اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

الحمد للہ کہ درین زمان برکت اقتران بعون ایزد منان رسالۂ اعتقادیہ موسوم بہ

الصراط المستقیم

معروف بہ

کتاب الاعتقاد

محض طلباً لمرضات اللہ

مؤلفہ الفاضل الجلیل العالم النبیل زبدۃ المحققین عمدۃ المدققین
مولانا مولوی سید آقا محمد علی صاحب قبلہ المتخلص مداح

در مطبع فدای دکن واقع چھتہ بازار
حیدرآباد دکن از حلیۂ طبع مزین گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اگرچہ کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین جو مذہب امامیہ اثنا عشریہ جعفریہ کے واسطے زبان حال میں آیات و احادیث تفاسیر معتبرہ و کتب احادیث متقنہ و موثقہ سے تالیف و ترتیب پائی ہے کسی تقریظ کی اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس کے تقاریظ اور تصدیقات آیات قرآنیہ اور ان کے تفاسیر متین اور احادیث ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین ہیں جو خود اس کتاب میں درج اور بطور عیدہ زینت افزا کرسی شہادت ہیں تاہم زمانہ کے لحاظ سے جبکہ آیات قرآن اور احادیث رسول انس و جان و ائمہ ہدات و ایمان کے معانی و مفاہیم اپنی اپنی اغراض و مقاصد کے اعتبار سے من مانے لباس پہنائے جا رہے ہیں تو اسکی ضرورت تھی کہ کتاب مذکور کی توثیق و تصدیق ایسے مجتہدین عظام و علماء اعلام فریقین کے مقدس تصدیقات کے عفیف آگین تقریظات سے کر دیجائے جن کے اقدام فیض التزام

برکات سے ہمارے ملک حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن
کی زمین معمور و آباد ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ قدر قدرت
اعلیحضرت ناصر شریعت حامی دین متین کی توجہات سے ہمارے
ملک میں اعلیٰ سے اعلیٰ فضلاء فریقین موجود ہیں انہیں حضرات
علماء کی تصدیقات و تقریظات کتاب آرا ہو سکتے ہیں جن کی ہدایت
ارشاد سے اس ملک کے باشندے سب فیض یاب ہو سکتے اور ہر وقت
اونکی خدمات مبارک میں پہنچ کر اور ان سے زبانی اپنی مشکلات اور
شکوک رفع کرنے کا موقع اچھی طرح حاصل کر سکتے ہیں اور بخلاف غیر
ملک کے علماء تک ہماری دسترس نہیں اور نہ ہم اون سے وقتاً فوقتاً
اپنے شکوک و شبہات کو رفع کر سکتے ہیں اس لئے ہم نے علماء عراق و
حجاز یا لکھنؤ و دہلی کے علماء کی تقریظات کی چنداں ضرورت نہیں
سمجھی اور خاص کر کے اس وجہ سے بھی کہ جب تار و ٹیلیگراف اور خط
اور چٹھی کا اعتبار نہیں رکھا گیا ہے تو ایسی صورت میں ایسے بلاد و امصار کے
علماء کی تصدیقات و تقریظات سے چنداں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا
پس بلحاظ ضرورت علماء مقام و محال کے تقریظات ہی ہمارے خیال
نیک مآل میں بہت زیادہ موثر ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد ہر شکاک
شاک کا شک اچھی طرح رفع ہو جائے گا۔ تقریظات نہایت صاف و صحیح
ہیں کسی طرح کا اون میں تذبذب و تعطل نہیں ہے اور تمام مطالب و مقاصد
کتاب مذکور بالاستیعاب حاوی و محیط ہیں۔ تقریظات یہ ہیں۔ اکبر علیخان

تقریظ ذوالفضل والمجد والعلی الیف الورع والتقی
الجامع العلوم العقلیۃ والنقلیۃ الفاضل المجید المکرم المحترم

والعلم المفخم المبین فی الفضل والکمال الممتاز بین الاقران والامثال الادیب الاریب الحسیب النسیب الجناب الشیخ عبد اللہ الطہرانی الحائری ۔ وارد بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی کلت عن نعت السنۃ الواصفین فلا تتوہم
ستایش اس خدا کی جسکی نعت سے واصفین وحامدین کی زبانیں گنگ ہیں اور وہم وبینش کی
معرفت ذاتہ الا الضالون ۔ والصلوۃ علی محمد
معرفت ذات سے وہی گمراہ لوگ بہرہ ور ہیں ۔ رحمت درود نازل ہو جناب محمد مصطفی
خاتم النبیین ۔ فلا تتخیل نبیا بعدہ الا الغاوون
خاتم پیغمبروں پر جنکی ذات پر نبوت ختم ہوگئی ہے۔ نہیں خیال کرتا ہے کوئی آنحضرت کے بعد نبی ہونیکا مگر وہ عاصی وگمراہ ہیں
وعلی الہ الطیبین القائلین بان من قال باننا
اور درود ہو آنحضرت کی آل پاک پر جنہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو ہمکو
انبیاء فعلیہ لعنۃ اللہ وبعد فان الجناب
نبی کہے اس پر لعنت خدا کی ہے ۔ اور بعد بریں کہ جناب
السید الزکی والفاضل البہی اللوذعی الالمعی
سید سردار زکی فاضل
قرۃ عین الرسول ثمرۃ فواد البتول مستجمع الفضل
خنکی چشم رسول میوہ دل جناب بتول جامع فضل کمال
الاثر لی السید محمد علی دامت توفیقاتہ

ہمیشہ توفیق یافتہ رہیں

كان جامعاً لمنقبتي العلم والعمل ثابتاً في الدين

جو ہیں جامع دونوں صفتوں علم وعمل کے اور ثابت ہیں دین

القويم وشريعة جده خاتم الانبياء والمرسلين

مضبوط اور شریعت پر اپنے جد خاتم الانبیا اور مرسلین کے

حريصاً للوعظ والهداية ناهياً عن البدعة

حریص ہیں وعظ و پند و ہدایت پر اور روکنے والے اور منع کرنیوالے بدعت

والغواية على ذلك يدل تصنيفه المسمى

ضلالت و گمراہی کے اثبات پر دلالت کرتی ہے انکی تصنیف مسمی

بالصراط المستقيم في اصول الدين وجعله

بالصراط مستقیم جو اصول دین میں لکھی ہے

محتوياً لآيات كريمة واخبار شريفة جامعاً

اس کتاب کو آیات کریمہ اور اخبار شریف پر حاوی

لمطالب منيفة وبراهين دقيقة كفى ما كتب

اور بڑے بڑے مطالب شریفہ اور دلائل دقیق اور باریک کے جامع پایا کافی ہے اسپر

وسطر عليه علماء البلد تقريظاً وعلق

جو تقریظیں علماء موجود فی البلد نے لکھی ہیں اور وہ

عليه تعويذاً فينبغي للمهتدين المستهدين

تعویذ کتاب کے گردا گرد لگے ہیں پس سزاوار یہ کہ اس کتاب سے ہدایت پانیں

ان يرجعوا اليه بعين الانصاف ويعرضوا عن

اور اس کتاب کی طرف عین انصاف سے رجوع کریں اور اعراض کریں

طریق الجور والاعتساف فلا زال مد ظلہ

راہ جور و ظلم اور اعتساف سے ہیں ہمیشہ

مادحا للائمة و واعظا للامة واعاذنا

ائمہ ہدایت کی مدح کرنے والے اور امت کے وعظ و پند کرنے والے

الله من شر الشیاطین وثبتنا علی الطریق

اور اپنی پناہ میں رکھے اللہ ہمکو شیطانوں کے شر و فساد سے اور ثابت رکھے ہمکو

المستقیم رب العالمین۔

سیدھے راستے پر اے اللہ کے

والسلام علی من اتبع الهدی الاحقر عبد الله الطهرانی الحائری

اور سلام و سلامتی ہو اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی میں ہوں احقر شیخ عبد اللہ طہرانی کربلائی

تقریظ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول
المحقق المدقق عمدة العلماء زبدة الفضلا
سلیل الکرام فرید الایام الادیب الاریب علامہ
فہامہ جناب المولوی السید میر موسی حسین
صاحب مدرس مدرسہ سرکار عالی اورنگ
آباد حیدر اباد دکن۔

نقل

قد نظرت فی هذا التالیف المنیف والجمع الوصیف
الذی الفه الحبر النقاد والجهبذ الوقاد النحریر

الاعظم والصحف الاخر ولانا انا نتصدى حجة
عن قضية الاقدم مقتضية الاكبر فوا بينتكم بالبينة
صحة العقول والاذهان بنصرانيتنا نعرف الا
عبادات فيا لله افصح بما ذكر او افصح شيئا في كل
ما انظمه في سلك الدر المنثور فضلا عن في
سلك منظومة المنثور من التفاسير المنتسب
للفرقة الامامية حتى بان ظهور صدقه
حججنا بان ينشر فضل الحال واصل المآل ان
اعتقادنا انه لو خي نبينا صلى الله عليه واله في
سيد الانبياء الاولين والاخرين بلا مرية وامامة
ائمتنا الاطهار فرع عن وجود نبوته فيعلم ويظهر
القلب ان الائمة عليهم السلام وان كانوا مشا
ركين لنبينا صلى الله تعالى عليه واله في بعض
الكمالات والصفات لكنهم ليسوا بانبياء قطعا و
جزما لا اصالة ولا نيابة كما يظهر من الايات
الظاهرة الزاهرة والاحاديث المتظاهرة
واقوال علمائنا المتعاضدة المتظافرة فمن
اعتقد وقال بان امير المومنين عليه الصلوة
والسلام نبيا ومساو لنبينا صلى الله تعالى عليه
واله وسلم مطلقا او افضل منه فقد ركب
متن عمياء وخبط خبط عشواء وضل عن طريق

الھدیٰ وھوی عن الرشد وغوی ومن ذھب الی ان علیاً علیہ الصلوٰۃ والسلام امام وحجۃ اللّٰہ علی الخلق لکنہ لیس نبی ولیس بافضل من نبینا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا وھو الافضل من جمیع الرسل والانبیاء الاصفیا ومن علی امیر المومنین وسائر الائمۃ من ولدہ علیہم الصلوٰۃ والسلام فقد ھدی الی الصراط المستقیم ونجیٰ وحشر مع ائمۃ الھدیٰ ومصابیح الدجیٰ۔

حررہ الاقل

میر موسیٰ حسین

خلاصہ ترجمہ تقریظ مذکور

میں نے اس تالیف لطیف کو بغور تمام دیکھا اصلاح عقائد میں بے مثل پایا اللہ تعالیٰ سب مومنین کو توفیق کرامت فرمائے کہ اس رسالہ کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اور اپنے عقائد کو درست کریں اور جناب مولف فاضل کبیر و عالم نحریر و علامہ لمعی و فہامہ یلمعی مولنا آقا محمد علی صاحب دامت فیوضاتہ و برکاتہ کو جزائے خیر عنایت فرمائے فی الواقع جناب مولف نے آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقوال علمائے کرام و ثقات اعلام سے صاف طور پر ثابت کردیا کہ نبوت اصل ہے اور امامت ائمہ طاہرین علیہم السلام

اسکی فرع ہے اور حضرات ائمہ معصومین السلام نہ ہوتا سے پیغمبر آخر الزمان کے اور کوئی امام ہرگز پیغمبر نبی نہیں ہے گو ائمہ معصومین اوصاف صفات وکمالات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شریک ہیں مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبوت میں بھی شریک ہو جائیں اور فرقہ اثنا عشریہ کا یہی اعتقاد ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء ومرسلین اور تمام آئمہ معصومین علیہم السلام سے افضل واکمل ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء ہیں بعد آپ کے کوئی نبی نہیں پس جو شخص ائمہ معصومین سے کسی کو بھی یا حضرت سرور کائنات سے افضل یا مطلقاً مساوی خیال کرے وہ گمراہ ومضل ہے بلکہ کافر وملحد

میر موسیٰ حسین

تقریظ قدوۃ المحققین الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام کامل الکملا زبدۃ الاتقیا جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول رئیس العلماء الکاملین بحر الامناء العاملین فرید الدہر وحید العصر عمدۃ الافاضل زبدۃ الفواضل مجتہد العصر والزمان مشہور دوران جناب السید ابو الحسن صاحب قبلہ وکعبہ دام ظلہ العالی

کتاب الصراط المستقیم میں جناب زبدۃ الافاضل مولوی آقا سید محمد علی صاحب مداح نے جو آیات واخبار کتب علامہ ثعلبی وغیرہ سے نقل فرمایا ہے صحیح ہے اور یہی اعتقاد میرا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نبوت ختم ہوگئی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے

کوئی نبی نہیں اور آئندہ قیامت تک کوئی نبی نہوگا جو شخص کہ خلاف اسکے اعتقاد
رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اجتناب اور بیزاری ایسے شخص سے
لازم ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعما
لنا من یہدی اللہ فلا مضل لہ۔

حررہ الاقل سید ابو الحسن عفی عنہ

تقریظ سرکار شریعت مدار حجۃ الاسلام عالم
علوم ربانی واقف اسرار سبحانی مدقق علامہ
محقق فہامہ رئیس الکملا زین القانعین اسوۃ الخا
شعین الحادی للسعادات والجامع لمکارم الصفات
نخبۃ السادات مجتہد العصر والزمان جناب السید
اسد اللہ الموسوی تلمیذ علامہ جناب سرکار
میرزا محمد حسن شیرازی طاب ثراہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق جناب مستطاب اجل السادات زبدۃ افاضل آقا سید محمد علی صاحب
دام تاییدہ توفیقہ آنچہ درین کتاب از آیات و احادیث کہ از کتب مجلسی
و علامہ و غیرہما علیہم رحمۃ اللہ نقل فرمودہ صحیح است و حقیر و سائر علمای
اعلام اعتقاد شان ہمین است کہ نبوت بخاتم انبیا ختم شد و ایشان

جاعل شرع شریف میباشند و آئمہ وصی و حافظ شرع ایشان و تابع ایشان
می باشند و ایشان یعنے ائمہ علیہم السلام نہ در ظاہر نبی ہستند و نہ در باطن
وہر کہ اعتقاد غیر ایں را داشتہ باشد کافر و نجس میباشد با جماع علمای امامیہ
علیہم الرحمۃ و اعتقاد ما ایں است کہ ائمہ و پیغمبر در طینت مساوی و ایشان
از نور واحد مخلوق شدہ اند و در عصمت ایضاً مساوی و لے در علم شکے
نیست کہ ائمہ تکمیل علم شان از پیغمبر شدہ و ہر کہ اعتقاد او ایں باشد کہ تکمیل
علم ائمہ از علم پیغمبر نشدہ او از ضلال محسوب است حررہ الاحقر اقل
الحاج خادم الشریعۃ اسد اللہ موسوی از تلامذہ مرحوم میرزا شیرازی
طاب ثراہ فی یوم غرہ شہر محرم الحرام ۱۳۴۲ھ

تقریظ صاحب القوۃ القدسیہ والملکۃ الراسخۃ الفاضل
المجید العادل الاوحد البحر الزاخر والعلم الزاہر العالم
النحریر والفقیہ الخبیر قدوۃ علما الراشدین
رئیس المحققین والمدققین زبدۃ الفقہاء العظام عمدۃ
العلماء الاعلام مجتہد العصر والزمان الشیخ علی اکبر
الشہرودی دام ظلہ العالی۔
کتاب الصراط المستقیم کتابیست در اصول عقاید حقہ امامیہ اثنا عشریہ جعفریہ
مطالبش ہمہ صحیح و قابل عمل و اعتقاد مومنین امامیہ اثنا عشریہ جعفریہ مطابق
است باعتقاد علماء ما چہ از متقدمین و چہ از متاخرین رضوان اللہ علیہم اجمعین
وکثر ہم اللہ امثالہم والحق ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین بنص
قرآن مبین و ارشاد حضرت خاتم النبیین ریاست عامہ داشتند بر کافہ

ناس از جانب خداوند متعال بہ نیابت حضرت رسول ذو الجلال و امام مفترض
الطاعه بودند و وارث و نائب حضرت رسول در جمیع مراتب از سائر انبیاء
و المرسلین و از ائمه طاهرین افضل میباشد و شکی نیست که ائمه در علم تکمیل
شان از حضرت پیغمبر شده است و نبوت بر آن والاگوهر ختم شده و آنحضرت
آخر پیغمبران میباشند هیچ کس از شریک پیغمبریش بوده و نه بعد آنحضرت
کسے بہ نبوت و رسالت ممتاز شده و مجال نیست که کسے بگوید که امیر المومنین
علی ابن ابی طالب و یازده فرزندان او ائمه نبی و رسول غیر مستقل یا بالقوه یا
در باطن نبی و رسول بودند و تبلیغ رسالت میفرمودند یا بواسطه پیغمبر خدا نبوت
و رسالت داشتند اعاذنا الله من شرور انفسنا و هدانا الله و ایاکم الی
صراط المستقیم زیرا که هیچ نصے و آیتے از قرآن در نبوت و رسالت ائمه نداریم نه
تنزیلا نه تاویلا نه تلویحا و نه تصریحا و کسے که نسبت نبی بودن بائمه کرد ایشان
بیزاری جستند و لعنت فرمودند و باتشش سوختند بالحق

امیر المومنین با یازده فرزندان

خود از ائمه و وصی و حافظ و تابع شریعت و امام مفترض الطاعه من الله بودند خدا
توفیقات مولف این کتاب که جناب الصفی الوفی جامع المنتقی العلم و العمل
المحفوظ من الخطار و الخطل جناب مولوی آقا سید محمد علی صاحب مداح را زیاده
کند که در جمع و تالیف آن خیلی زحمت فرموده و حق را از باطل جدا نموده فجزاه
الله خیر الجزاء و حرسه الله من الاعداء۔

حرره خادم العلماء الشیخ علی اکبر الشروانی النجفی

تقریظ سلیل الکرام فرید الایام سلالة الاطیاب عمدة

الانجاب الفاضل الجلیل و العالم النبیل جامع العلم و المعنی
فخر الاماثل و الاقران عدیم النظایر فی الدور ان فرید
العصر و الزمان جناب السید محمد حسن صاحب قبلہ
مدظلہ العالی مقیم حیدر اباد دکن در دولت
عالیجناب نواب رکن الملک بہادر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانس و الجان و اوضح لہم
الہدی و الایمان و الصلوٰۃ علی رسولہ الامین الذی
مدحہ فی کتابہ المبین فقال ما ینطق عن الہوی ان
ہو الا وحی یوحی و عترتہ دعائم الاسلام و ولائج الا
عتصام و بہم عاد الحق فی نصابہ و انزاح الباطل عن مقامہ
اما بعد۔ جناب عالم فاضل کامل السید محمد علی صاحب المتخلص بہ
مداح جزاہ اللہ خیر نے کتاب مستطاب موسوم بہ الصراط المستقیم جسمیں
اصول دین کو زبان اردو میں بہ عبارت سلیس تحریر فرمایا ہے جہانتک
حقیر نے دیکھا موافق مذہب اثنا عشریہ و مستدل بہ احادیث ائمہ اطہار پایا
فی الواقع ایسی ہی کتاب بچونکو بلکہ بڑونکو عوام شیعہ کے تعلیم کرنی چاہیے
کہ عقائد اونکے درست ... و شیاطین سے ضلالت
میں نہ آجائیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا
وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب

حررہ الراجی شفاعۃ جدہ محمد حسین فی شہر ۱۳۱۲ھ

تقریظ المعظم البهی المفخم الفاضل الکامل و التقی العالم زبدة الفضلاء الاخیار عمدة الاتقیاء الابرار الفقیه الاوحد و العلامة الفرید الاسعد مولانا الاجل المحلی بکل زین الاکرم المبری من کل شین جناب المولوی السید التصدق حسین دام ظله العالی۔

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب الصراط المستقیم معروف به کتاب الاعتقاد مولفه جناب المولی الجلیل و الفاضل النبیل المتبع الشریعة خاتم النبیین و المقتفی لآثار الائمة الطاهرین صلوة الله و سلامه علیهم اجمعین الی یوم الدین آقا سید محمد علی مدّ ظله ادام الله تائیده لدینه المتین در حقیقت کتابیست موافق عقائد حقه مذهب اثنا عشری و تالیفی است بلا افراط و تفریط متضمن معارف یقینیه فرقه حقه جعفری و درین کتاب بیان عقائد صحیحه مذکور است که از حضرات ائمه معصومین سلام الله علیهم اجمعین بما پیروان آل طه و یسین بذریعه علمای کرام و حامیان شریعت غرای حضرت خیر الانام و وارثان علوم نبوی و حاملان طریقه مصطفوی و مرتضوی رسیده و کافه علمای کرام و اسلاف عظام ما معتقد باین عقائد صحیحه بوده اند و افراط و تفریط درین عقائد جائز نداشته اند بلکه تصریحا به منع آن پرداخته اند پس بر هر بندهٔ مومن متبع حضرات اهل بیت طاهرین علیهم السلام واجب و لازم است که در اصول دین به همین عقائد صحیحه معتقد بوده مترقب نجات آخروی باشد و خداوند عالم بتصدق جناب سید المرسلین و اوصیائه الطاهرین سلام الله علیهم اجمعین خاتمه جملهٔ مومنین

ومثنات بین عقائد فرمائید حرره بیمناه الوازره السید تصدق حسین الکاظمی النشاپوری ابن العلامت الکنتوری السید غلام حسنین دام ظله العالے وابن اخت العلامۃ المفتی العالمین الناصر لشریعۃ ابایہ الطاہرین مولانا وسیدنا واستاذنا السید حامد حسین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ وکان ہذا فی الیوم الثالث من المحرم سنہ اربع وثلثین بعد الالف وثلثمأۃ من الہجرہ =

تقریظ معدن الفضائل مخزن العلوم ومحاسن الخصائل ہادی الی خیر السبل وحامی شریعت خیر الرسل صاحب التصانیف الشہیہ والدفاتر الوفیہ فی اکثر العلوم واغلب الفنون البحر العلوم الفہام والبحر الخضم الفخام والعالم المحقق القمقام المخاطب بہ بحر العلوم وعمدۃ العلما وحسام الاسلام جناب المولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

عالیجناب علام فہام مولنا سید محمد علی صاحب متخلص بمداح کہ شخص فاضل مقبول جامع معقول ومنقول اند در کتاب صراط مستقیم باطل کردہ اند این اعتقاد خلاف اسلام را کہ حضرت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و الہ خاتم النبین وخاتم المرسلین نیستند۔ وہم باطل فرمودہ اند این اعتقاد خلاف اسلام را کہ ہر امام از ائمہ علیہم السلام یا بعضے از آنہا نبی ورسول اند ومثل یا متحد اند ومساوی در جمیع صفات ونبوت ورسالت با حضرت سرور کائنات اشرف موجودات جزاہ اللہ تعالے خیر الجزاء بالنبی آخر الانبیاء وآلہ وتوابعہ النجباء وصلوات اللہ وسلام علیہم الی بقاء الارض والسماء ذو فوق من انحرف عن جادۃ

الاسلام البیضاء باقتباس انوار ہدایت الغراء فانہ علیاء العقلاء و
العلیاء و دریاق لسم جہل الجہلاء من اہل الظلماء ولعلل الضلالۃ نعم الدواء
وللصدور ہند الشفاء وحقیقتہ کتاب الصراط المستقیم مطابق مذہب شیعہ اثنا
عشری اصولی است کہ حضرت رسول خدا خاتم المرسلین اند و کسے دیگر از ائمہ
وغیرہم نہ نبی است نہ رسول نہ ظاہراً نہ باطناً
و ہم امامی
از ائمہ علیہم السلام مساوی نیستند با رسول خدا و نہ عین معاذ اللہ نہ ظاہر
و نہ باطناً نبوت و رسالت را مستقلاً از برائے حضرت رسول خدا گفتن
و غیر مستقل از برائے ائمہ علیہم السلام گفتن و یا ائمہ را در باطن نبی دانستن
مفوات است و از سخنان جہال و الحمد للہ سہیں اعتقاد دارم موافق عقائد
و
شیعیان اصولیین اثنا عشریہ الراقم الاثم السید نثار حسین ۲۰ ذیحجہ ۱۳۲۳ ہجری
قد صدقت فیما حررہ العلام الفہام جناب مولانا مولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ
وانا الاحقر السید فیض حسین

تقریظ تقدس مآب قدسی القاب عمدۃ المتقین زبدۃ
العارفین ازہد بے مثل اورع بے بدل فاضل الجلیل
عالم بے بدیل سلیل الکرام فرید الایام الفقیہ الزکی اسوۃ
الاجلاء المتقین قدوۃ الاذکیاء والبارعین نخبۃ الخا
شعین علام فہام جناب المولوی السید سبط حسن
صاحب دامت افاضتہ۔

بسم ولہ الحمد

کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین مولفہ الکامل الباذل نخبۃ الاحبۃ۔

سلالۃ الانجاب سعادت شعار تورع آثار سعید ازلی مولوی آقا محمد علی صاحب
مدّاح حفظہ اللہ من شرور الاعداء کو میں نے دیکھا مطابق
عقائد حقہ امامیہ اثناعشریہ کے پایا اس کتاب پر عمل و اعتقاد صحیح ہے بالیقین
ائمہ اثناعشر صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین نہ نبی ہیں نہ رسول بلکہ منصوص
من اللہ نائب رسول امام مفترض الطاعہ وارث علوم جناب محمد مصطفیٰ
تابع شریعت غرا حافظ ملت بیضا ہیں من جمیع الوجوہ حضرت رسول خدا سے
مساوی نہیں ہیں۔ حضرت رسول خدا مع نبوت و رسالت و مختصات کے
ائمہ اثناعشر صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین سے اور انبیاء سابقین
سے افضل ہیں نبوت و رسالت ذات جناب حضرت محمد مصطفیٰ پر ختم ہو چکی
اس لئے نہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی و رسول ہوا اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے
یہی کل علماء اعلام حقہ کا اور میرا اعتقاد ہے بیشک ضروریات دین و مذہب
سے ہے مخالف و منکر اسکا دائرہ اسلام سے خارج ہے فقط۔

حررہ الاحقر خادم الشریعۃ سید بندہ حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم تقریظ الادیب الاریب الحبیب اللبیب
الفاضل الالمعی البحر الخبیر اللوذعی سلالۃ الاطیاب
عمدۃ الانجاب السید الجلیل والورع الاید علامۃ
العصر فہامۃ الدہر الجناب السید احمد حسین
دام مجدہ مدرس مدرسہ دار العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی محمد و اہلبیتہ الطاہرین المعصو

وجہ فرمایا ہے پروردگار عالم نے یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی
الامر منکم باتفاق علمائے شیعہ مراد اولی الامر سے ائمہ معصومین ہیں جو شخص
پناہ بخدا اعتقاد ہو کہ ائمہ نبی و رسول ہیں تو اولی الامر کن اشخاص سے
مقصود ہے۔ یا یہ عقیدہ معاذ اللہ شیعہ کا ہے کہ قبل نزول وحی حضرت علی
اور حضرت رسول علیہما السلام ہر دو بزرگوار من جمیع الوجوہ مساوی تھے جو
حقیقۃً محال ہے باعث ترجیح حضرت خاتم الانبیاء بخلعت نبوت کیا امر ہے
علاوہ بریں جس مقام میں معانی حقیقی مستحیل ہو جاویں قریب بہ حقیقت اصولاً
اختیار کیا جاتا ہے جسطرح علمائے آیہ مباہلہ اتحاد نفس بین الشخصین محال
سمجھ کر غایت اختصاص و قرب و محبت پر محمول فرمایا ہے ہاں اسمیں شک
نہیں کہ جمیع آئمہ پر باب علم مفتوح رہا مثل رسول خدا صلعم اور انشراح صدر
جستقدر ان حضرات میں تھا بطفیل جناب محمد مصطفی آ تھا اور یہ اعتقاد
رکھنا کہ آئمہ نبی و رسول ہیں علمائے نے باعث کفر سمجھا ہے انہیں امور کو
جناب مولوی آقا سید محمد علی صاحب مداح جو حقائق میں سیف قطعی
ہیں نہایت عمدہ اسلوب سے اپنے رسالہ الصراط المستقیم میں تحریر
فرمایا ہے اور کتاب مذکور میں حسب اعتقاد فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مسائل
مندرج ہیں۔ فجزاہ اللہ خیر الجزا جو شخص آئمہ کے متعلق یہ اعتقاد رکھے
کہ نبی و رسول ہیں اوسکے حق میں یہ کہنا صحیح ہے لقد باض الشیطان
فی راسہ و فرخ۔ حررہ الاحقر سید احمد حسین۔ غرہ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۲ھ

تقریظ العالم الفاضل الکامل رئیس الواعظین سلطان الذاکرین صاحب الفوز و السعادات

تقریظ سلالة الاطیاب نخبة الانجاب

عمدة العلماء زبدة الفضلاء الفاضل الجلیل والعالم المستند النبیل جامع المعقول والمنقول الفقیه الزکی قدوة الاتقیاء البارعین جناب المولوی عبد الحسین النجفی دام فیضه

الحمد لله الذی هدانا الی الصراط المستقیم و جعلنا من امة سید المرسلین و شیعة سید الاوصیاء امام المتقین والائمة المعصومین صلوٰة الله وسلامه اجمعین ۔

و بعد جناب مستطاب عمدة العارفین و زبدة الکاملین علامی فهامی السید الجلیل والکهف الدلیل مولوی سید محمد علی صاحب المتخلص بمداح لازال مادحاً و مویداً و منصوراً النجیة تالیف نموده در کتاب مسمی به صراط المستقیم از کتب معتبره مثل بحار الانوار جدهم مجلسی اعلا الله مقامه و رفع الله درجته و از کتب دیگر صحیح و درست موافق حکم خدا و رسول می باشد چونکه درین زمان بعضی مومنین بجهت لاعلمی ائمه اثنا عشر صلوٰة الله وسلامه علیهم اجمعین را نبی و رسول می دانند لهٰذا حسب استدعا اکثر احباب فاضل موصوف بهدایت خالصاً مخلصاً لوجه الله کتاب مذکور تحریر فرمودند هر کس چنین اعتقاد داشته باشد که ائمه اثنا عشر علیهم السلام نبی و رسول هستند فاسد العقیده است لاقائل به من صدر الاسلام الی یومنا هذا ائمه اطهار از ان شخص بری می باشند در دنیا و آخرت و نیز مخفی نباشد که رسول اکرم صلی الله علیه وسلم از تمام انبیا و مرسلین و از ائمه اثنی عشر اعلیٰ و ارفع و افضل میباشد بالاجماع بجهت اینکه سرفراز بودند

پنج مرتبه یعنی نبوت و رسالت و امامت و ولایت و نجابت و ائمه اثنی عشر سرفراز

بوده اند به دو مرتبه یعنی امامت و ولایت پس در بعضی صفات مثل نورانیت و

معصومیت و غیرها مساوی میباشند با رسول کریم نه در جمیع صفات و نیز

معلوم بوده باشد چنین که رسالت رسول خدا از جانب خداوند تبارک و

تعالی واقع شده است نیز امامت حضرت امیر و ائمه طاهرین علیهم السلام

از جانب باریتعالی واقع شده است چنانچه حدیثی از ابن بابویه در

کتاب النصوص متعرض شده است و سید هاشم بحرانی اعلی الله مقامه در

غایت المرام تمامه ذکر نموده حدیث طولانیست بجهت اختصار قدری

ذکر میشود بعد از مراجعت از معراج برخی از کیفیت معراج بیان فرمودند و فرمودند

فاوحی الله الی یا محمد انی اطلعت علی الارض اطلاعة

فاخترتک منها وجعلتک نبیا ثم اطلعت ثانیا فاخترت

منها علیا فجعلته وصیک و وارث علمک والامام

بعدک الی الحدیث پس اظهار این مرتبه حسب الحکم رب جلیل بعد از آیه کریمه

یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالته الخ

رسول کریم در روز غدیر امامت خود امامت و ولایت حضرت امیر علیه السلام را ظاهر فرمودند

پس حضرت امیر و یازده فرزندانش وصی و وارث و حافظ شریعت نبوی میباشند و نه

ظاهر نبی و رسول هستند و نه در باطن نبی و رسول هستند چنانچه فرمودند یا علی انت منی بمنزلة

هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی. والسلام علی من اتبع الهدی حسبی الله

ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر اللهم اید العلما والمتعلمین وانصر الاسلام

والمسلمین ووفقنا لطاعتک ورسولک والائمة المعصومین.

خادم العلما والمؤمنین حاجی عبد الحسین النجفی والمحلبی

مصداق آنکه انما ولیکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

اگرچہ کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین جو مذہب
امامیہ اثنا عشریہ جعفریہ کے واسطے زبان حال میں آیات و احادیث تفاسیر
معتبرہ و کتب احادیث مستند و موثقہ سے تالیف و ترتیب پائی ہے کسی تقریظ
کی اس لئے ضرورت نہ تھی کہ اس کے تقاریظ اور مصدقات آیات
قرآن مبین اور اُن کے تفاسیر متین اور احادیث ائمہ طاہرین سلام
اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ جو خود اس کتاب میں درج اور بطور بینہ زینت
افزا کرسی شہادت ہیں۔ تاہم زمانہ کے لحاظ سے جبکہ آیات قرآن اور
احادیث رسول انس و جان و ائمہ ہدات و ایمان کے معانی و مفاہیم
اپنی اپنی اغراض و مقاصد کے اعتبار سے من مانے لباس پہنائے
جا رہے ہیں تو اسکی ضرورت تھی کہ کتاب مذکور کی توثیق و تصدیق
ایسے مجتہدین عظام و علماء اعلام فریقین کے مقدس تصدیقات
و فیض آگین تقریظات سے کر دی جائے جن کے اقدام فیض التزام

برکات سے ہمارے ملک حیدرآباد دکن حماہ اللہ عن الشرور والفتن
کی زمین معمور و آباد ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ خلد اللہ ملکہ
اعلیحضرت ناصر شریعت حامی دین و ملت کی توجہ بیحد سے ہمارے
ملک میں اعلی سے اعلی اعلم علماء فریقین موجود ہیں انہیں حضرات
علماء کی تصدیقات و تقریظات کار آمد ہو سکتے ہیں جن کی ہدایت و
ارشاد سے اس ملک کے باشندے مستفیض و فیضیاب ہوتے ہیں اور ہمیشہ
اونکی خدمات مبارک میں پہنچنے کا اور ان سے اپنی مشکلات اور
شکوک دفع کرنے کا موقع اچھی طرح حاصل کر سکتے ہیں اور چونکہ غیر
ملک کے علماء تک ہمارا دست رس نہیں اور نہ ہم اون سے وقتاً فوقتاً
اپنے شکوک و شبہات کو دفع کر سکتے ہیں اس لئے ہمنے علماء عراق و
حجاز یا لکھنو و دہلی کے علماء کی تقریظات کی چنداں ضرورت نہیں
سمجھی اور خاص کر کے اس وجہ سے بھی کہ جب تار و ٹیلیگراف اور خط
او رشتہ کا اعتبار نہیں رکھا گیا ہے تو ایسی صورت میں ایسے بلاد و امصار کے
علماء کی تصدیقات و تقریظات سے چنداں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا
پس بلحاظ ضرورت علماء مقام و محال کے تقریظات ہی ہمارے خیال
ناقص میں بہت زیادہ موثر ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد ہر شکاک
شاک کا شک اچھی طرح دفع ہو جائیگا۔ تقریظات نہایت صاف و صحیح
ہیں کسی طرح کا اون میں تذبذب و تعطل نہیں ہے اور تمام مطالب و مقاصد
کتاب مذکور بالاستیعاب حاوی و محیط ہیں۔ تقریظات یہ ہیں۔ اکبر علیخان

تقریظ ذو الفضل والمجد والعلی الیف الورع والتقی
الجامع العلوم العقلیۃ والنقلیۃ الفاضل المجید المکرم العالم

و العالم المفخم المميز في الفضل و الكمال الممتاز بين الاقران
والاشقان الاديب الاريب الحسيب النسيب الجناب الشيخ
ضيف الله الطهراني الحائري - وارد بلده حيدرآباد فرخنده بنياد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي كلت عن نعته السنة الواصفين فلا تتوهم
حمد اس خدا کی جس کی تعریف سے واصفین وحامدین کی زبانیں گنگ ہیں پس توہم و بینش کی
معرفته ذاته الا الضالون - والصلوة على محمد
اس کی معرفت ذات میں گروہ گمراہ ہیں۔ رحمت و درود نازل ہو جناب محمد مصطفی
خاتم النبيين - فلا تخيل نبيا بعده الا الغاوون
جن کی ذات پر نبوت ختم ہوگئی پس نہیں خیال کرتا ہے کوئی آنحضرت کے بعد نبی کا مگر وہ جو گمراہ ہو
وعلى اله الطيبين القائلين بان من قال بانا
اور درود ہو آنحضرت کی آل پاک پر جو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہم کو
انبياء فعليه لعنة الله وبعد فان الجناب
نبی کہے اس پر لعنت خدا کی ہے۔ اور بعد حمد ونعت کے جناب
السيد الزكي والفاضل البهي اللوذعي الالمعي
سید و سردار زکی فاضل
قرة عين الرسول ثمرة فؤاد البتول مستجمع الفضل
جو کہ چشم رسول ہیں و ثمرہ دل جناب بتول جامع فضل کمال
الالي السيد محمد علي دامت توفيقاته

ہمیشہ توفیق یافتہ رہیں

كان جامعاً لمنقبتي العلم والعمل ثابتاً في الدين

جو ہیں جامع دونوں منقبتوں علم و عمل کے اور ثابت ہیں دین

القويم وشريعة جده خاتم الانبياء والمرسلين

مضبوط اور شریعت پر اپنے جد خاتم الانبیا اور مرسلین کے

حريصاً الوعظ والهداية ناهياً عن البدعة

حریص ہیں وعظ و پند و ہدایت پر اور روکنے والے بدعت سے اور منع کرنے والے

والغواية علىٰ ذالك يدل تصنيفه المسمىٰ

ضلالت و گمراہی کے اثبات پر دلالت کرتی ہے انکی تصنیف مسمیٰ

بالصراط المستقيم في اصول الدين وجعله

بالصراط مستقیم جو اصول دین میں لکھی ہے اور کیا ہے

محتوياً للآيات الكريمة والاخبار الشريفة جامعاً

اس کتاب کو آیات کریمہ اور اخبار شریفہ پر حاوی

لمطالب منيفة وبراهين دقيقة كما كتب

اور بڑے بڑے مطالب رشیقہ اور دلائل دقیق اور باریک کے جامع پایا کافی ہے

وسطر عليه علماء البلد تقريظاً وعلقوا

جسقدر تقریظیں علماء موجود فی البلدہ نے لکھی ہیں اور وہ

عليه تعويذاً فينبغي للمهتدين المستهدين

تعویذ کتاب کردانتے گئے ہیں پس سزاوار ہے کہ اس کتاب سے ہدایت پانیوالے

ان يرجعوا اليه بعين الانصاف ويعرضوا عن

اور اس کتاب کی طرف عین انصاف سے رجوع کریں اور اعراض کریں

طریق الجور والاعتساف فدام ظلہ
راہ جور ظلم اور اعتساف سے ہیں موصوف ہیں
مادحا للائمة و واعظا للامة واعاذنا
ائمہ ہدات کی مدح کرنے والے اور امت کے وعظ وپند کرنیوالے
الله من شر الشياطين وثبتنا على الطريق
ہیں اور اپنی پناہ میں رکھے اللہ ہمکو شیطانوں کے شر وفساد سے اور ثابت رکھے ہمکو
المستقيم رب العالمين۔
سیدھے راستے پر اللہ کے

والسلام على من اتبع الهدى — الاحقر عبد الله الطهرانی الحائری
اور سلام وسلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے — میں ہوں حقیر ترین شیخ عبد اللہ طہرانی حائری

تقریظ جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول المحقق المدقق عمدة العلماء زبدة الفضلا سلیل الکرام فرید الایام الادیب الاریب علامۂ زمان جناب المولوی السید میر موسی حسین صاحب مدرس مدرسہ سرکار عالی۔ اورنگ آباد حیدرآباد دکن۔

حامداً ومصلیاً

قد نظرت فی هذا التالیف المنیف والجمع الوصیف
الذی الفه الحبر النقاد والجهبذ الوقاد النحریر

الاعظم والصدر الافخم لازالت شموس فضله
عم فيضه الانام ثم سمعت الاخبار ايقنت بالبيان
صدق العقول والاذهان ان الشيعة المعيون الا
عيان فبالله اتصور اننا فاشرح تبيانه بل ذلك
ما انظمه في سمط اللآلي المنثور ونضده في
سلك منظومه المشهورة المتعاقدة الحقة
للفرقة الامامية حق حقيق بان يظهر وصدق
جدير بان ينشر تحقيق الحال واصل المقال ان
اعتقادنا ان نبوة نبينا صلى الله عليه واله وسلم
سيد الانبياء الابرار اصلية بلا مرية وامامة
ائمتنا الاطهار فرعية بدون فرية وليعلم بظهر
القلب ان الائمة عليهم السلام وان كانوا مشا
ركين لنبينا صلى الله تعالى عليه واله في بعض
الكمالات والصفات لكنهم ليسوا بانبياء قطعا و
جزما لا اصالة ولا نيابة كما يظهر من الايات
الظاهرة الزاهرة والاحاديث المتظاهرة
واقوال علمائنا المتعاضدة المتظافرة فمن
اعتقد وقال بان امير المومنين عليه الصلوة
والسلام نبيا وساو لنبينا صلى الله تعالى عليه
واله وسلم مطلقا او افضل منه فقد ركب
متن عمياء وخبط خبط عشواء وضل عن طريق

الهدی مهوی عن الرشد وغوی ومن ذ
الی الائمة علیهم الصلوٰة والسلام امامهم وحجة
علی الخلق لکنه لیس نبی ولیس بافضل من نبینا
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیا
وهو الافضل من جمیع الرسل والانبیاء الاصفیا
ومن علی امیر المومنین وسائر الائمة من ولده علیهم
الصلوٰة والسلام فقد هدی الی الصراط
المستقیم ونجی وحشر مع ائمة الهدی ومصابیح
الدجی۔

حررہ الاقل
سید موسیٰ حسین

خلاصہ ترجمہ تقریظ مذکور

میں نے اس تالیف لطیف کو بغور تمام دیکھا اصلاح عقائد میں بے مثل
پایا اللہ تعالی سب مومنین کو توفیق کرامت فرمائے کہ اس رسالہ کو پڑھیں
اور اس پر عمل کریں اور اپنے عقائد کو درست کریں اور جناب مولف فاضل
کبیر وعالم نحریر وعلامہ لبیب وفہامہ لبیب مولانا آقا محمد علی صاحب دامت
فیوضاتہ وبرکاتہ کو جزائے خیر عنایت فرمائے فی الواقع جناب مولف نے آیات
قرانیہ واحادیث نبویہ واقوال علمار کرام وثقات اعلام سے صاف
طور پر ثابت کردیا کہ نبوت اصل ہے اور امامت ائمہ طاہرین علیہم السلام

انکی فرع ہے اور حضرات ائمہ معصومین نائب ہیں ہمارے پیغمبر آخر الزمان
کے اور کوئی امام ہرگز پیغمبر و نبی نہیں ہے گو ائمہ معصومین بعض صفات
و کمالات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شریک ہیں مگر اس سے
یہ لازم نہیں آتا کہ نبوت میں بھی شریک ہو جائیں اور فرقہ اثنا عشریہ کا
یہی اعتقاد ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب انبیا
و مرسلین اور تمام ائمہ معصومین علیہم السلام سے افضل و اکمل ہیں اور
حضرت خاتم الانبیا ہیں بعد آپ کے کوئی نبی نہیں پس جو شخص ائمہ
معصومین سے کسی کو نبی سمجھے یا حضرت سرور کائنات سے افضل یا مطلقاً
مساوی خیال کرے وہ گمراہ و مضل ہے بلکہ کافر و ملحد۔

میر موسیٰ حسین

تقریظ قدوۃ المحققین الاعلام زبدۃ الفقہاء العظام
کامل الکملا زبدۃ الاتقیا جامع معقول و منقول حاوی
فروع و اصول رئیس العلماء الکاملین فخر الامناء العاملین
فرید الدہر وحید العصر عمدۃ الافاضل زبدۃ
الفواضل مجتہد العصر و الزمان مشہور دوران جناب
السید ابوالحسن صاحب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی

کتاب الصراط المستقیم میں جناب زبدۃ الافاضل مولوی آقا
سید محمد علی صاحب مداح نے جو آیات و اخبار کتب علامہ مجلسی وغیرہ
سے نقل فرمایا ہے صحیح ہے اور یہی اعتقاد میرا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ پر نبوت ختم ہو گئی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے

کوئی نبی نہیں اور آیندہ قیامت تک کوئی نبی نہوگا جو شخص کہ خلاف اسکے اعتقاد رکھے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اجتناب اور بیزاری ایسے شخص سے لازم ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضل لہ۔

حررہ الاقل سید ابو الحسن عفی عنہ

تقریظ سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام عالم علوم ربانی واقف اسرار سبحانی مدقق علامہ محقق فہامہ رئیس الکملا زین القانعین اسوۃ الخاشعین الحاوی للسعادات والجامع لمکارم الصفات نخبۃ السادات مجتہد العصر والزمان جناب السید اسد اللہ الموسوی تلمیذ علامہ جناب سرکار میرزا محمد حسن شیرازی طاب ثراہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق جناب مستطاب اجل السادات زبدۃ افاضل آقا سید محمد علی صاحب مدّ ظلہ زید توفیقہ آنچہ دریں کتاب از آیات و احادیث کہ از کتب مجلسی و علامہ وغیرہما علیہم رحمۃ اللہ نقل فرمودہ صحیح است و حقیر و سائر علمار اعلام اعتقاد شان ہمین است کہ نبوت برخاتم انبیا ختم شدہ و ایشان

جاعل شرع شریف میباشند و آئمه وصی و حافظ شرع ایشان و تابع ایشان
می باشند و ایشان یعنی ائمه علیهم السلام نه در ظاهر نبی هستند و نه در باطن
و هر که اعتقاد غیر این را داشته باشد کافر و نجس میباشد بالاجماع علمای امامیه
علیهم الرحمة و اعتقاد ما این است که ائمه و پیغمبر در طینت مساوی و ایشان
از نور واحد مخلوق شده اند و در عصمت ایضاً مساوی و لیکن در علم تشکیکی
نسبت که ائمه تکمیل علم شان از پیغمبر شده و هر که اعتقاد اینها باشد که تکمیل
علم ائمه از علم پیغمبر نشده او از ضلال محسوب است حرره الاحقر اقل
الحاج خادم الشریعة اسد الله موسوی از تلامذه مرحوم میرزا شیرازی
طاب ثراه فی یوم غره شهر محرم الحرام ۱۳۳۴ھ

تقریظ صاحب القوة القدسیة و الملکة الراسخة الفاضل
المجید العادل الاید البحر الذاخر و العلم الزاخر العالم
النحریر و الفقیه الخبیر قدوة علماء الراشدین
رئیس المحققین و المدققین زبدة الفقهاء العظام عمدة
العلماء الاعلام مجتهد العصر و الزمان الشیخ علی اکبر
الشهرودی دام ظله العالی۔

کتاب الصراط المستقیم کتابیست در اصول عقاید حقه امامیه اثنا عشریه جعفریه
مطالبش همه صحیح و قابل عمل و اعتقاد مؤمنین امامیه اثنا عشریه جعفریه مطابق
است با اعتقاد علما چه از متقدمین و چه از متاخرین رضوان الله علیهم اجمعین
و کثر الله امثالهم و الحق ائمه اثنا عشر صلوات الله و سلامه علیهم اجمعین بنص
قرآن مبین و ارشاد حضرت خاتم النبیین ریاست عامه داشته اند بلا فصل

شان از جانب خدا و تعالی بنیابت حضرت رسول ذو الجلال و امام مفترض
الطاعه بودند بنابرین قائم مقام حضرت رسول در جمیع مراتب از سائر انبیاء
و المرسلین و از ائمه طاهرین افضل میباشند و شکی نیست که ائمه در علم تکمیل
شان از حضرت پیغمبر شده است و نبوت بر آن والا گوهر ختم شده و آنحضرت
آخر پیغمبران میباشند هیچ کس از شریک پیغمبریش بوده و نه بعد آنحضرت
کسی به نبوت و رسالت ممتاز شده و محال نیست که کسی بگوید که امیر المومنین
علی ابن ابی طالب و یازده فرزندان او از ائمه نبی و رسول غیر مستقل یا بالقوه یا
در باطن نبی و رسول بودند و تبلیغ رسالت میفرمودند یا بواسطه پیغمبر خدا نبوت
و رسالت داشتند اعاذنا الله من شرور انفسنا و هدانا الله و ایاکم الی
صراط المستقیم زیرا که هیچ نص و آیه از قرآن در نبوت و رسالت ائمه نداریم نه
تنزیلا نه تاویلا نه تلویحا و نه تصریحا و کسی که نسبت نبی بودن با ائمه کرد ایشان
بیزاری جستند و لعنت فرمودند و باتشش سوختند الحق

امیر المومنین با یازده فرزندان

خود ائمه و وصی و حافظ و تابع شریعت و امام مفترض الطاعه من الله بودند خدا
توفیقات مولف این کتاب که جناب الصفی الوفی جامع المنتقی العلم و العمل
المحفوظ من الخطاء و الخطل جناب مولوی آقا سید محمد علی صاحب مداح را زیاده
کند که در جمع و تالیف این نسخه همت فرموده و حق را از باطل جدا نموده فجزاه
الله خیر الجزاء و حرسه الله من الاعداء

حرره خادم العلماء الشیخ البرهان الشروانی النجفی

تقریظ سلیل الکرام فرید الایام سلالة الاطیاب سید

الانجاب الفاضل الجلیل والعالم النبیل جامع العلم والعمل فخر الاماثل والاقران عدیم النظایر فی الدوران مجتہد العصر والزمان جناب السید محمد حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی مقیم حیدرآباد دکن در دولتکدۂ عالیجناب نواب رکن الملک بہادر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانس والجان واوضح لہم الہدی والایمان والصلوٰۃ علے رسولہ الامین الذی مدحہ فی کتابہ المبین فقال ماینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وعترتہ دعائم الاسلام وولائج الاعتصام وبہم عاد الحق فی نصابہ وانزح الباطل عن مقامہ اما بعد۔ جناب عالم فاضل کامل السید محمد علی صاحب المتخلص بمداح جزاہ اللہ خیراً نے کتاب مستطاب موسوم بہ الصراط المستقیم جسمین اصول دین کو زبان اردو میں بہ عبارت سلیس تحریر فرمایا ہے جہانتک حقیر نے دیکھا موافق مذہب اثنا عشریہ و مستدل بہ احادیث ائمہ اطہار پایا فی الواقع ایسی ہی کتاب بچونکو بلکہ بڑونکو عوام شیعہ کے تسلیم کرنی چاہئے کہ عقائد اونکے درست رہیں اور شیاطین سے ضلالت میں نہ آجائیں۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب

حررہ الراجی شفاعۃ جدہ محمد حسین فی ۸ م ۱۳۰۴ ھ

تقریظ المعظم البهی المفخم الفاضل الکامل و التقی العالم
زبدۃ الفضلاء الاخیار عمدۃ الاتقیاء الابرار
الفقیہ الاوحد و العلامۃ الفرید الاسعد مولانا
الاجل المحلی بکل زین الاکرم المبری من کل شین جناب
المولوی السید التصدق حسین دام ظلہ العالی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصراط المستقیم معروف بہ کتاب الاعتقاد مولفہ جناب المولی
الجلیل و الفاضل النبیل المتبع الشریعۃ خاتم النبیین و المقتفی لآثار الائمۃ
الطاہرین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین الی یوم الدین آقا سید محمد علی
مداح ادام اللہ تائید و لدینہ المتین در حقیقت کتابے است موافق عقائد
حقہ مذہب اثنا عشری و تالیفی است بلا افراط و تفریط متضمن معارف یقینیہ
فرقہ حقہ جعفری و درین کتاب ہماں عقائد صحیحہ مذکور است کہ از حضرات ائمہ
معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین بما پیروان آل طہ و یسین بذریعہ علماء
کرام و حامیان شریعت غرا حضرت خیر الانام و وارثان علوم نبوی و حاملان
لواء طریقہ مصطفوی و مرتضوی رسیدہ و کافہ علماء کرام و اسلاف عظام ما
معتقد باین عقائد صحیحہ بودہ اند و افراط و تفریط درین عقائد جائز نداشتہ
اند بلکہ تصریحا بہ منع آن پرداختہ اند پس بر ہر بندہ مومن متبع حضرات اہل بیت
طاہرین علیہم السلام واجب و لازم است کہ در اصول دین بہ ہمیں عقائد
صحیحہ معتقد بودہ مترقب نجات اخروی باشد و خداوند عالم تصدق جناب
سید المرسلین و اوصیایہ الطاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین خاتمہ جملہ مومنین

ومُثمات بريں عقائد فرائدہ حررہ بمیناہ الوازرہ السید تصدق حسین الکاظمی النشاپوری ابن العلامت الکنتوری السید غلام حسنین دام ظلہ العالی و ابن اخت العلامہ آیۃ اللہ فی العالمین الناصر لشریعۃ آبائہ الطاہرین مولانا وسیدنا واستاذنا السید حامد حسین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ وکان ذلک فی الیوم الثالث من المحرم سنہ اربع وثلثین بعد الف وثلثمائۃ من الہجرۃ =

تقریظ معدن الفضائل مخزن العلوم ومحاسن الخصائل ہادی الی خیر السبل وحامی شریعت خیر الرسل صاحب التصانیف الشہیرہ والدفاتر الوفیرہ فی اکثر العلوم واغلب الفنون البحر العلوم الفہام والبحر الخضم الضخام والعالم المحقق القمقام المخاطب بہ بحر العلوم وعمدۃ العلما وحسام الاسلام جناب المولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ مد ظلہ العالی

عالیجناب علام فہام مولٰنا سید محمد علی صاحب متخلص بمداح کہ شخص فاضل مقبول جامع معقول ومنقول اند در کتاب صراط مستقیم باطل کردہ اند ایں اعتقاد خلاف اسلام را کہ حضرت رسول خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہ خاتم النبین وخاتم المرسلین نیستند وہم باطل فرمودہ اند ایں اعتقاد خلاف اسلام را کہ ہر امام از ائمہ علیہم السلام یا بعضے از آنہاں نبی ورسول اند ومثل یا متحد اند ومساوی در جمیع صفات ونبوت ورسالت با حضرت سرور کائنات اشرف موجودات جزاہ اللہ تعالٰے خیر الجزاء بالنبی اخر الانبیاء وآلہ وتوابعہ النجباء وصلوٰۃ اللہ وسلام علیہم الی بقاء الارض والسماء ووفق من انحرف عن جادۃ

الاسلام البیضاء باقتباس انوار ہدایت الحرباء فانہ علیاء العقلاء و
العلیاء و دریاق لسم جہل الجہلاء من اہل الظلماء ولعلل الضلالۃ نعم الدواء
وللصدور عند الشفاء وحقیقۃ کتاب الصراط المستقیم مطابق مذہب شیعہ اثنا
عشری اصولی است کہ حضرت رسول خدا خاتم المرسلین اند و کسے دیگر از ائمہ
وغیرہم نہ نبی است نہ رسول نہ ظاہراً نہ باطناً وہیچ امامی
از ائمہ علیہم السلام مساوی نیستند با رسول خدا و نہ عین معاذ اللہ نہ ظاہر
و نہ باطناً نبوت و رسالت را استقلالاً از برائے حضرت رسول خدا گفتن
وغیر مستقل از برائے ائمہ علیہم السلام گفتن و یا ائمہ را در باطن نبی دانستن
ہفوات است و از سخنان جہال و الحمد للہ کہ ہمیں اعتقاد دارم موافق اعتقاد
شیعیان اصولیین اثنا عشریہ ہا الراقم الاثم السید نثار حسین ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۲۳ ہجری
وافقت فیما حررہ العلام الفہام جناب مولانا مولوی السید نثار حسین صاحب قبلہ
وانا الاحقر السید فیض حسین

تقریظ تقدس مآب قدس القاب عمدۃ المتقین زبدۃ
العارفین ازہد بے مثل اورع بے بدل فاضل الجلیل
عالم النبیل سلیل الکرام فرید الایام الفقیہ الزکی اسوۃ
الاجلاء المتقین قدوۃ الاذکیاء والبارعین نخبتہ الخا
شعین علام فہام جناب المولوی السید سبط حسن
صاحب دامت افاضتہ۔

بسم ولہ الحمد

کتاب الصراط المستقیم فی اصول الدین مؤلفہ الکامل الباذل زبدۃ الاصحاب

سلالۃ الانجاب سعادت شعار تورع آثار سعید ازلی مولوی آقا محمد علی صاحب مداح حفظہ اللہ من شرور الاعداء کو میں نے دیکھا مطابق عقائد حقہ امامیہ اثنا عشریہ کے پایا اس کتاب پر عمل و اعتقاد صحیح ہے بالیقین ائمہ اثنا عشر صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین نہ نبی ہیں نہ رسول بلکہ منصوص من اللہ نائب رسول امام مفترض الطاعہ وارث علوم جناب محمد مصطفیٰ تابع شریعت غرا محافظ ملت بیضا ہیں من جمیع الوجوہ حضرت رسول خدا سے مساوی نہیں ہیں۔ حضرت رسول خدا مع نبوت و رسالت و مختصات کے ائمہ اثنا عشر صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین سے اور انبیاء سابقین سے افضل ہیں نبوت و رسالت ذات جناب حضرت محمد مصطفیٰ پر ختم ہوگئی اس لئے نہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی و رسول ہوا اور نہ قیامت تک ہوسکتا ہے یہی کل علماء اعلام حقہ کا اور میرا اعتقاد ہے یہ مسئلہ ضروریات دین و مذہب سے ہے مخالف و منکر اسکا دائرہ اسلام سے خارج ہے فقط۔

حررہ الاحقر خادم الشریعۃ سید بندہ حسن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تقریظ الادیب الاریب الحبیب النبیہ الفاضل الالمعی البحر الخبیر اللوذعی سلالۃ الاطیاب عمدۃ الانجاب السید الحمید والورع الاید علامۃ العصر فھامۃ الدھر الجناب السید احمد حسین دام مجدہ۔ مدرس مدرسہ دار العلوم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی محمد و اھلبیتہ الطاہرین المعصومین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ابتدع المخلوقات بغایتہ حکمتہ واخترع الممکنات لنہایتہ قدرتہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وخیر خلقہ محمد خاتم النبیین سید المرسلین والہ الطیبین الطاہرین سیما ابن عمہ السید الرضی الامام الوصی علی الذی قال فی حقہ خاتم النبیین والمرسلین یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی - اما بعد اضعف العباد آقا محمد علی جعفری المتخلص بہ... ابن صاحب الاسرار السبحانیہ وفایض الانوار الرحمانیہ مولوی سید آقا معصوم مرحوم استاد نواب مختار الملک وعماد السلطنت ومنیر الملک طاب ثراہم وجعل الجنۃ مثواہم - برادران ایمانی واخلائے روحانی کی خدمت مین ملتمس ہے کہ اکثر احباب صادق الاخلاص نے حقیر سے استدعا کی اس زمانہ مین دریائے دہریت محیط عالم ہو کر ایسا مواج ہی - کہ سر بفلک کشیدہ موجین اعتقاد کی بڑی بڑی بنیادون کو منہدم کر رہی ہین - اور عالیشان عمارتین عقاید اسلام کی باپایہ استحکام سے مثل حباب وتار عنکبوت توٹ توٹ کر سیلاب دہریت سی ضائع وبرباد ہو رہی ہین -

لہذا ایک مختصر رسالہ عقاید مین بزبان اردو عام فہم اگر لکہا جائے تو بفضل خلاق بر وبحر گرتی ہوئی - عمارتین اعتقاد کی بچ جائین اور ہر شخص اپنی زبان پر صدق دل و خلوص کامل

سے کلمہ توحید جناب اقدس الہی جاری کرکے نعت جناب رسالت پناہی مین یہ شعر پڑھتا ہے۔

شعر

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چو تو پشتی بان — چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان

حسب خواہش احباب بنظر رفاہ عام و فائدہ انام خصوصاً بینہ فرزند مسمی آقا محمد محسن طال عمرہ و زاد علمہ کیلیے کتب معتبرہ احادیث مثل شرح باب حادی عشر و حدیقۃ الشیعہ و حدیقہ سلطانیہ و شرح اصول کافی و جلد سابع و تاسع بحار الانوار وغیرہ سے احادیث اخذ کرکے بحوالہ سطیع و صفحہ و سطر۔ ماہ رجب ۱۳۳۲ھ علی صادعہا الآف التحیۃ و الثناء مین رسالہ ہذا تالیف کیا اور ایک مقدمہ اور پانچ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کرکے نام اس مختصر مفید کا کتاب الاعتقاد رکھا۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَھُوَ لِمَنْ عَصَاہُ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ =

(مقدمہ معرفت الدین)

مخفی نرہے کہ معرفت الہ اول معرفت دینیہ یقینیہ ہے جیسا کہ جناب امیر المومنین علیہ افضل الصلوۃ المصلین فرماتے ہین۔ اول الدین معرفتہ یعنی پہچاننا خداوند عالم کا ہر بالغ و عاقل پر واجب ہے مراد پہچاننے سے اُسکی کنہ ذات دریافت کرنا نہین کہ اوس مین عقل عاجز و قاصر ہے لیکن صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا تحقیقاً لازم ہے نہ تقلیداً اس لیئے کہ اصول دین مین تقلید یعنے غیر کے قول کو بغیر دلیل کے قبول کرنا درست نہین۔

معرفت اللہ جل ذکرہ کی موقوف ہے اوس کے عجائب صنع و غرائب آثار مین تفکر اور نظر کرنے پر اور تفکر موقوف ہے صمت پر صمت پھیرنا قلب کا ہے کافہ خلق سے یعنے قطع توجہ کرنا ہے غیر خدا سے ۔ پس معرفت جناب اقدس الہی اعتقاد رکھنا ہے وجود صانع کا کہ وہ مخلوق نہین ہے وگرنہ وہ محتاج دوسرے صانع کا ہوگا ۔ اور اعتقاد اس بات کا کہ صفات ذاتیہ اوسکی عین ذات ہے تعدد و مغائرت درمیان اوسکی ذات اور اون صفات کے یوجھی مِنَ الْوُجُوْہِ نہین ہے وگرنہ تعدد قدما لازم آیگا ۔ اور نیز ہر مکلف پر واجب

ہے کہ جاننے حق تعالیٰ کو کہ موجود ہے اس واسطے کہ ایجاد عالم فرمایا اگر معدوم ہوتا تو
اپنے غیر کے ایجاد پر قادر نہوتا اور یہہ بھی یقین کرنا چاہیے کہ حق تعالیٰ باقی ہے دائما
استدلال - اس میں شک نہیں کہ اثر خود بخود حادث نہیں ہوتا بلکہ وہ محتاج موثر کا ہے
کہ اوسکو احداث کرے پس اثر لامحالہ دلالت کرتا ہے موثر پر اور وہ حق تعالیٰ ہے ؛
جس وقت کہ عاقل عجائب مصنوعات و غرائب مخلوقات ارض و سما میں تفکر کرے تو صاف
ظاہر ہو جاتا ہے کہ انکا پیدا کرنیوالا دانا و توانا ہے اور بدون مدبر حکیم اور صانع علیم کے ان
مصنوعات کا خود بخود ہونا خلاف عقل ہے ؛ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ ابو
شاکر دیصانی قبل اسلام لانے کے خدمت میں مبین الحقائق حضرت امام جعفر صادق
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر ہوا اور عرض کی کہ ارشاد ہو کہ میرا معبود کون ہے حضرت
نے فرمایا بیٹھ جا کہ ناگہاں ایک طفل صغیر تخم مرغ ہاتھ میں لئے کھیلتا ہوا آیا حضرت نے اوس
تخم مرغ کو لیکر دیصانی سے فرمایا کہ یہ بیضہ مثل ایک قلعہ محکم کے ہے کہ ہر طرف سے بند ہے
اور اوس کے اندر کا حال نظر نہیں آتا اس پر ایک پوست سخت لپٹا ہے اور پر اس کے
نیچے اور ایک پوست باریک ہے اور اس کے نیچے ایک طلائی روان ہے زردی بیضہ کی
اور ایک نقرہ گداختہ یعنے سفیدی اوسکی پس خلاق عالم نے محض اپنی قدرت کاملہ سے
زردی اور سفیدی کو جدا جدا قرار دی ہے کہ باوجود رطوبت اور روانی کے ایک دوسرے
میں نہیں ملتے ہیں اور کوئی بیضہ کے اندر سے اوسکا بنانیوالا باہر نہیں آیا کوئی باہر سے
اوس کا بگاڑنے والا اندر نہیں گیا پس اوسکا خالق کمال عاقل اور دانا ہے کہ بغیر اوس کے
کوئی نہیں جانتا کہ بیضہ کے اندر بچہ نر پیدا ہوگا یا مادہ اور جسوقت کہ جس پرند کا بچہ پیدا ہوتا
ہے اور پوست تخم کو شگافتہ کرکے باہر آتا ہے خصوص بچہ طاوس کہ کیا کیا رنگ برنگ
کا ہو جاتا ہے آیا تو ان صنعتوں کے لئے کسی صانع کو گمان کرتا ہے دیصانی دیر سے
تفکر میں سر جھکائے ہوئے تھا ؛ امام علیہ السلام کے کلام معجز نظام نے اوس کے

دل کو نور ایمان سے روشن و منور کر دیا پس اوس نے کلمۂ شہادتین پڑھا اور فوراً مسلمان ہو گیا حاصل یہ ہے کہ اگر انسان آثار مصنوعات اور عجائب و غرائب مخلوقات کو ذرا اپنی نظر توجہ سے دیکھے تو بغیر اس کے رہ نہیں سکتا کہ اپنے لیے موثر کامل اور صانع مدبر کو مان دے اور یہ بدیہی بے عقلی کی بات ہے کہ اپنے وجود کا تو انسان اقرار کرے اور اپنے خالق و صانع کا منکر ہو ۔ جو شخص کہ واجب الوجود کی نفی کرے اوسے لازم ہے کہ پہلے اپنی ذات کی نفی کر لے ۔ تدبروا ولا تغفلوا ۔

(فصل صفات ثبوتیہ مین)

یعنے جو صفات خداوند عالم کی ذات مقدس کو ثابت ہین بنظر اختصار اون کا بیان کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ صفات ثبوتیہ آٹھ ہین ۔ ۱۔ قدیم یعنے خداوند عالم بذات خود قدیم ہے اگر ذات حق تعالے قدیم نہو گی تو البتہ وجود اوسکا مستفاد ہو گا ۔ اوس کے غیر سے اس صورت مین وہ محتاج ہو گا ۔ اپنے غیر کا اور احتیاج صفت خاص حادث کی ہے اور خداوند عالم حادث نہین ۔ جاننا چاہیے کہ قدم و ازل و دوام و ابد و اولیت بلا اول و آخریت بلا آخر ایک جنس ہے ان الفاظ کی معانی مین کسیطرح کی مغایرت نہین ہے اسیطرح حال تمام صفات کمالیہ ذاتیہ خداوند عالم کا ہے مانند علم و قدرت و سمع و بصر وغیرہ کے پس علم عین قدرت ہے سمع عین بصر اور بصر عین سمع ہے ۲۔ قادر یعنے جناب باری تعالے قادر و مختار ہے اگر قادر نہوتا تو البتہ عاجز ہوتا عطا کرنے سے ہر شے کے جو لازم قابلیت اوس کے ہوے اور عاجز و محتاج ہے طرف قادر کے اور ہر محتاج حادث ہے پس حق تعالے تقدیر پر معاذ اللہ حادث ہو گا تعالی اللہ عن ذلک ۔ ۳۔ عالم یعنے جناب باریتعالی عالم ہے جمیع اشیاء جزو و کل کا خواہ وہ اشیاء موجود ہون یا معدوم مگر جو معدوم کہ لیست یعنی ہے اوس کا علم خداوند عالم کو نہین ہے چنانچہ خداوند عالم قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ۔ ان اللہ بکل شئی علیم اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ہر شے کا علم خداوند عالم کو

ہے اور جو لیس بشئ ہے اوسکا علم نہین ہے مسئلہ علم باریتعالے کے ساتہہ اشیاء کے
ادق مسائل علم کلام و محل عزال الاقدام ہے چنانچہ اس مقام مین محققین و مدققین
نے لکہدیا ہے کہ ھذا المقام من مزال ۲۱۹ قدام ۔ حکماے فلاسفہ واشراقین
و مشائین مثل افلاطون و معلم اول ارسطا طالیس و معلم ثانی ابو نصر فارابی و بہمن یار وغیرہ
کے اقوال مختلفہ کثیرہ ہین نیز ہمارے علماء شیخ محمد ابن شیخ صالح بحرانی منازل الانسان مین
اور صدرالدین شیرازی اسفار مین اور محقق طوسی علیہ الرحمۃ نے بہی اس مسئلہ مین بہت سے
اقوال ہین بخوف اطالت و ملالت غیر مناسب جانکر یہان لکہنا ترک کر دیا گیا اسی قدر
لکہنا کافی ہے کہ حق تعالے ہمیشہ سے عالم باشیاء ہے اور یہ علم اوس کا فعلی ہے
نہ ذاتی ۔ ۲ حیّ یعنے خداوند عالم زندہ ہے اس لئے کہ حیات مخلوقات مین پیدا
فرمایا جو کہ پیدا کرے زندون کو محال ہے عند العقل کہ وہ حیّ نہو جب ثابت ہوا کہ وہ قدیم
ہے پس حیات بہی اوسکی قدیم ہے یعنے ہمیشہ سے وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا ۔
۵ مدرک یعنے خداوند عالم سمیع و بصیر ہے معنی مدرک کا یہ ہے کہ جو چیزین ہم
بواسطہ الات جسمانیہ پہچانتے ہین جناب باریتعالی ان چیزون کو بدون آلات حواس کے
پہچانتا ہے اوسکو آلات حواس کی حاجت نہین ہے اس لئے کہ اوس نے اپنی قدرت
کاملہ سے آلات حواس کو پیدا فرمایا ہے ۔ ۵ مرید یعنے حق تعالی صاحب ارادہ ہے
اور ارادہ صفت افعال سے ہے اگر صفات ذات سے ہوگا تو عین ذات ہوگا جب ایسا ہوگا
تو نفی اوسکی بعینہ نفی ذات ہوگی ۔ اور حق تعالے اس صفت کی نفی اپنی ذات اقدس سے
قرآن مجید مین فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ۔ واولئک الذین لم یرد اللہ
ان یطہر قلوبہم یعنے وہ لوگ ہین کہ ارادہ نہین کرتا ہے حق تعالے کہ طاہر کرے
دلون کو اون کے پس اگر ارادہ عین ذات ہوتا تو نفی ارادہ سے نفی ذات لازم آتی
پس ثابت ہوا کہ ارادہ صفات افعال سے ہے ۲ متکلم یعنے خداوند عالم خالق اور

موجد کلام ہے اور اس صفت سے حق تعالے نے اپنا وصف فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہوا
کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسٰی تَکْلِیْمًا یعنے کلام کیا اللہ نے موسیٰ سے حق کلام کرنیکا باتفاق اہل
لغت معنی کلام حروف و اصوات مسموعہ مرکبہ ہے پس اسناد کلام کی طرف خداوند عالم کے
بواسطہ فعل ہے نہ من حیث الذات پس ایجاد کرتا ہے حق تعالے کلام کو جسمیں
چاہتا ہے حیوان و نبات و جمادی سے اور وہ حادث ہے اس لئے کہ مرکب و مولف
ہے اور ہر مرکب حادث ہے پس کلام حادث ہے۔ ۵ صادق یعنے خداوند عالم
صادق ہے اور کلام اوس کا سچا ہے اس لئے کہ کذب قبیح ہے اور قبیح
اوس پر روا نہیں۔

(فصل صفات سلبیہ میں)

اس میں عمدہ تعدد کی نفی ہے اور وہ اصل توحید ہے اس کا بیان باب توحید میں آئیگا
انشاء اللہ تعالے۔ واجب ہے ہر مکلف پر اعتقاد رکھے کہ حق تعالے اپنا کوئی مثل
اور مانند نہیں رکھتا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یعنے نہیں ہے مثل اوس کے
کوئی شئے پس خلاق عالم نہ جسم ہے نہ عرض نہ جوہر نہ مرکب اور نہ کسی مکان میں نہ کسی
حیز میں ہے۔ نہ کسی جہت میں اس لئے کہ یہ تمام صفات مخلوق کے ہیں اور متصف کرنا
خالق کو صفات مخلوق سے صحیح نہیں اور حق تعالے کا کوئی مثل و شبیہ نہیں ہے اس لئے کہ دو چیز
مشابہ کا ضرورۃً ذاتیات میں شریک ہوتا ہے۔ اور یہ مستلزم نقص ہے کمال ذات میں اس
واسطے بے مثل و بے نظیر ہونا اکمل ہے۔ پس جو نظیر نقص ہوگا۔ اور جس پر نقص جائز ہوا وسپر
زیادتی جائز ہے۔ اور جسپر نقصان و زیادتی جائز ہوگی پس وہ متغیر ہے اور جو متغیر ہے وہ
حادث اور خداوند عالم حادث نہیں۔ اور حق تعالے جسم نہیں ہے اس سبب سے کہ جسم
محتاج ہے ترکیب کا کساتھ یعنے اجزا کے اور محتاج حادث ہے پس خداوند عالم جسم
نہیں ہے۔ اور حق تعالے جوہر نہیں ہے اس واسطے کہ جوہر خواہ جوہر فرد ہو یا

مذہب اون لوگون کے کہ اوس کے وجود کا اثبات کرتے ہین اور جوہر فرد وہ جوہر ہے
کہ قبول قسمت نہین کرتا ہے اصلاً طول و عرض و عمق مین یا اینکہ وہ خط ہوا اور خط وہ ہے
کہ قبول قسمت کرتا ہے طول مین فقط یا وہ سطح ہوا اور سطح وہ ہے کہ قبول قسمت کرتا ہے
طول و عرض مین یا وہ جوہر جسم ہوگا اور جسم وہ ہے کہ قبول کرتا ہے قسمت کو ابعاد
ثلاثہ یعنے طول و عرض و عمق مین یہ مجموع اقسام اربعہ محتاج ہوتا ہے طرف مکان کے اور ہر ایک
کو ان سے حرکت لازم وقت انتقال اپنے محل سے ساتھہ سکون کے محل مین قرار لینے
کے وقت اور تمام یہ حوادث ہین ۔ اور حق تعالے لیے مرکب نہین ہے اس لئے کہ مرکب
محتاج ہوتا ہے اپنے اجزا کا اور محتاج حادث ہے ۔ اور حق تعالے کسی چیز و مکان
مین نہین اور کسی سمت مین رہتا ہے اس لئے کہ یہ لوازم جسمانی ہین اور بطلان اسکا عقلاً
اور شرعاً ثابت ہے جیسا کہ کتاب توحید مین صدوق علیہ الرحمہ نے سلمان بن مہران سے
روایت کی ہے کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ آیا جناب
باریتعالے کسی مکان مین رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا
اگر کسی مکان مین ہوتا تو چاہئے کہ حادث ہوا اس لئے کہ متمکن مکان کا محتاج ہے
اور یہہ حوادث کی صفت ہے ۔ قدیم کی صفت نہین ۔
اور حق تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا حلول ایک چیز کا دوسری چیز مین آنیکو کہتے ہین
مانند آنے رنگ کے جسم مین اور اتحاد دو چیزون کے ملکر ایک چیز ہو جانیکو کہتے ہین
اللہ جل شانہ پر حلول اور اتحاد روا نہین اس لئے کہ یہہ عوارض جسم سے تعلق رکھتے ہین
اور جناب باریتعالی ان چیزون سے منزہ ہے ۔ اور واجب ہے کہ اعتقاد رکھے کہ حق
تعالے کو حاسہ سے ادراک کہ نہین سکتے خواہ حواس ظاہرہ ہون مثل سمع و بصر و ذوق
و شم و لمس خواہ حواس باطنہ ہون مثل حس مشترک و خیال و واہمہ و حافظہ و متصرفہ
اس لئے کہ خداوند عالم مشابہ و مجانس کسی چیز کے ساتھہ نہین ہے اور نہ کسی ادراک نہین

کہ لی مگر اوس چیز کو جو مشابہ و مجانس اوس کے ہو = اے برتر از قیاس و خیال و گمان و وہم
وز ہرچہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم ؎

(باب اول توحید مین)

اس مین عمدہ تعدد کی نفی ہے اور وہ اصل توحید ہے تحقیق تر ہے کہ خداوند عالم واحد اور
احد ہے سوا اوس کے کوئی واجب الوجود نہین اور وہ کسیکو اپنا شریک نہین رکھتا اسواسطے
کہ اگر اوس کا شریک ہو اور مثل ہو یعنے دو خدا ہوں اور انمین سے کوئی کسی چیز کا ارادہ
کرے اور دوسرا منع کرے تو اول کا عجز لازم آتا ہے اور اگر مانع ہو تو دوسرے کا عجز
لازم آتا ہے اور خدا پر عجز روا نہین اور اگر دونون کے موافق مرضی ہو تو اجتماع
نقیضین لازم آتا ہے - اور یہہ محال ہے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
نے زنادقہ کے جواب مین فرمایا تھا کہ تیرا اعتقاد ہے کہ دو خدا ہین اور یہہ باطل ہے
اس لئے کہ یہہ تین حال سے خالی نہین یا دونون قدیم اور صاحب قوت ہین یا دونون
ضعیف یا اونمین سے ایک قوی و دوسرا ضعیف ہے اگر دونون قوی ہین تو کیون نہین ایک
دوسرے کو دفع کرتا اور اگر ایک قوی دوسرا ضعیف ہے پس جو ضعیف ہے وہ خدا نہین
اس لئے کہ خدا عاجز نہین ہوتا اور جناب امیر المومنین علیہ افضل الصلوٰۃ المصلین اپنے
وصایا مین جناب امام حسن مجتبیٰ روحی لہ الفدا سے فرماتے ہین اے فرزند تیرے
پروردگار کا شریک ہوتا تو چاہئے تھا کہ تیرے پاس اوس کے کتابین اور رسول
آتے کہ آثار اوس کے ملک اور سلطنت کے دیکھتا اور اوس کے افعال اور صفات
کو پہچانتا لیکن خدائے عزوجل یگانہ ہے اپنا شریک نہین رکھتا مخفی نرہے کہ
اس عقیدہ صحیحہ مین کئی فرقہ باطلہ نے خلاف کیا ہے منجملہ اون کے ثنویہ اور مانویہ
ہین کہ وہ نور اور ظلمت دونون کو قدیم اور ازلی جانتے ہین - اور کیومرثیہ یزدان
یعنے نور کو قدیم اور اہرمن یعنے ظلمت کو حادث کہتے ہین - زردشتیہ کہتے ہین -

کہ نور و ظلمت دونون مخلوق خدا ہین مگر یہ کہتے ہین کہ دونون کی شرکت سے عالم پیدا
یزدان نے خیر اور سرور کو پیدا کیا اور اہرمن نے فتنہ و شر کو اسطرح اور بہی کئی فرقے
ہین مثل غلاۃ و نصریۃ و سبائیۃ و باطنیۃ و مفوضہ وغیرہ کے کتاب حدیقہ سلطانیہ قلمی
مولفہ جناب سید حسینی الحسینی مین لکہا ہے کہ غلو تجاوز کرنا حد سے ہے ساتہ افراط کے
کسی امر مین اور نیز اسی کتاب مین لکہا ہے کہ سرکردہ غالیان ابن سبا ہے کہ وہ جناب امیر علیہ السلام
کو خدا جانتا ہے اور اصل طریقہ غالیون کا یہودی سے ہے کہ عبد اللہ بن سبا پہلے یہودی
تہا بعد اس کے بظاہر اسلام لایا اور مسلمان ہوا اور پہر کافر ہو کے کہنے لگا کہ جناب
امیر علیہ السلام خدا ہین اور مین اون کا پیغمبر ہون حضرت نے جب یہہ سنا اوسکو بلا کر پوچہا
کہ تو کیا کہتا ہے اوس نے عرض کیا کہ میرے دل مین آیا کہ آپ خدا ہین اور مین آپ کا
پیغمبر ہون حضرت نے فرمایا توبہ کر لیکن اوس نے توبہ نہ کی حضرت نے اوسکو تین روز قید
رکہا جب بہی توبہ پر راضی نہوا آخر اوسکو قیدخانہ سے نکالکر جلا دیا اور مفوضہ تابع اوس
کے بیٹے کے ہین وہ اپنے اعتقاد سے ایک درجہ پائین تہا کہتا تہا کہ خداوند عالم نے
حضرت محمد اور علی علیہما السلام کو پیدا کر کے امور عالم اون کے سپرد کئے یہی دونون
بزرگوار روزی دیتے ہین اور زندہ کرتے ہین اور مار ڈالتے ہین پس یہ عقیدہ
اون کا فاسق اور باطل ہے جیسا کہ حضرت امام رضا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے ہین
کہ غالی کافر ہین اور مفوضہ مشرک پس جو شخص کہ ان سے ہمنشینی کرے یا اون کے
ساتہ کہاوے یا پیوے یا ان سے نکاح کرے یا اونکی امانت رکہے یا اونکو سپرد کرے
اون کے حدیث کی تصدیق کرے یا اونکی اعانت کرے اگرچہ ایک کلمہ یا بعض کلموں سے
ہو تو وہ دشمن خدا اور رسول خدا کا اور ائمہ ھدیٰ علیہم السلام کا ہوگا۔

اور نیز جلد سابع بحار الانوار مطبوعہ ایران باب نفی الغلو فی النبی و الائمۃ علیہم السلام
انما یکون بالقول بالوہیتہم اوبکونہم شرکاء اللہ تعالیٰ فی عبودیتہ

والخلق والرزاق او بالقول فی الائمة علیهم السلام انهم کانوا انبیاءً والقول بکل منها الحاد وکفر وخروج عن الدین لما دلت علیه الدلالة العقلیة والآیات والاخبار السالفة وغیرها۔ یعنے جناب مجلسی تحریر فرماتے ہین تحقیق کہ غلو نبی اور ائمہ علیہ السلام مین بجز اسکے نہین ہے کہ اونکو الہ کہنا یا نبی یا ائمہ کو شریک خدا کرنا عبودیت اور خلق ورزق مین یا ائمہ علیہا السلام کو انبیا ہین کہنا پس یہ اقوال تمام الحاد و کفر کے ہین اور خارج ہونا دین سے ہے جیسا کہ اسپر ادلہ عقلیہ اور آیات اور اخبار سالفہ وغیرہ دلالت کرتے ہین اور نیز اسی کتاب اور اسی باب نفی فی الغلو کے صـ ٢٦٣ سطر ٢٦ مین ہے والغلاة من المتظاہرین بالاسلام ہم الذین نسبوا امیر المومنین والائمة من ذریته علیہم السلام الی الالوہیة والنبوة ووصفوہم من الفضل فی الدین والدنیا وہم ضلال کفار حکم فیہم امیر المومنین بالقتل والتحریق بالنار یعنے غلاۃ ظاہر مین مسلمان ہین اور وہ لوگ ہین کہ جنہون نے نسبت دی ہے امیر المومنین اور ائمہ کو اونکی ذریت سے طرف الہیت ونبوۃ کے اور وہ لوگ گمراہ ہین کفار ہین اور اون کے باب مین امیر المومنین علیہ السلام نے حکم فرمایا اون کے قتل کا اور اونکو آگ سے جلانیکا۔ اور نیز اسی کتاب کے صـ ٢٦٣ کی سطر آخر مین ہے اعتقادنا انہ صدوق فی الغلاة المفوضة انہم کفار باللہ جل جلالہ وانہم شر من الیہود والنصاری والمجوس یعنے اعتقاد صدوق علیہ الرحمہ کا غلاۃ اور مفوضہ مین یہ ہے تحقیق کہ وہ لوگ کفار ہین اور تحقیق کہ وہ لوگ بدتر ہین یہود ونصاری ومجوس سے ×

(باب دوم عدل مین)

عدل عبارت ہے ان امور کے ... جو افعال عامہ حق تعالی کے طرف راجع ہوتا ہے

نسبت کرنے ساتھ مکلفین کے دار دنیا میں امر و نواہی سے اور دار آخرت میں ثواب و عقاب
سے پس افعال حق تعالی متعلق ہوتے ہیں ساتھ مکلفین کے دنیا میں بر سبیل عدل
اس معنی سے کہ تکلیف نہیں دیتا ہے خداوند عالم اون کو مگر اوس چیز کی کہ وہ طاقت رکھتے
ہیں اون اعمال و افعال کی کہ جنمیں صلاح اور خیریت اونکی ہے اس طریقہ سے کہ جزائے عمل
اونکی زیادہ ہوتی ہے تکلیف طاعت میں اور بقدر فعل مکلف معصیت میں یعنی ثواب و
عقاب اون کا زیادہ ہوتا ہے فعل مامور یا منہی عنہ سے تا حاصل ہوئے فائدہ انکی
تکلیف و خلق کا کہ وہ عین منفعت انکی ہے اس واسطے کہ حق تعالی غنی مطلق ہے جمیع
امور سے پس فائدہ تکلیف کا لا محالہ راجع ہوگا طرف عباد مکلفین کے ؞

(باب سوم نبوت میں)

جاننا چاہیے کہ جب حق تعالے غنی مطلق ہے اور محتاج کسی چیز کا نہیں پس خلق کیا
خلقت کو محض اپنے فضل و کرم سے اور چاہا کہ اونکو اپنی نعمت ہائے بیکران سے
متنعم فرمائے ۔ پس تکلیف دی خلق کو بہ تکالیف عدیدہ کہ بسبب اوسکے مستحق
وصول نعمت ہوں اگر خداوند عالم اوامر و نواہی کی تکلیف نہ دیتا تو مکلفین کسی امر
کے مستحق نہ ہوتے اور اگر بدون عمل اون کو ثواب عطا فرماتا تو وہ عبث ہوتا
اور فعل عبث خداوند عالم سے واقع نہیں ہوتا ۔ اس لئے کہ وہ حکیم مطلق ہے اور
جو حکیم ہے اوس سے عبث سرزد نہیں ہوتا ۔ لہذا خداوند عالم نے تکلیف دی اپنے
عباد کو اوامر و نواہی کی چونکہ خداوند عالم کو چشم ظاہر و باطن ادراک نہیں کر سکتی اور
کل خلق اسپر قادر بھی نہیں کہ حق تعالے سے اخذ احکام کرے اور اوس کے فیض
کو قبول کرے پس واجب ہوا کہ حق تعالے اختیار کرے خلق سے ایسے شخص قوی
کو کہ جو باعانت حق تعالے قادر ہو اخذ احکام پر اوس کے بیواسطہ تا پہنچائے اون چیزوں
کو طرف خلق کے کہ جنمیں اصلاح دین و آخرت ہو اور وہ وجود نبی ہے ۔

پس جناب باری عز اسمہ نے انبیا و رسل کو مبعوث فرمایا تا وہ حسب مرضی خلاق
عالم اپنی امتون کو احکام دین تعلیم فرمائین پس ہر امت مین یکے بعد دیگرے نبی
یا رسول مبعوث ہوتے رہے تا آنکہ منتہی ہوی نبوت و رسالت طرف ہمارے
پیغمبر کے اور آنحضرت آخر پیغمبران ہین اور نبوت اور رسالت آنحضرت پر ختم ہو گئی
اب قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہوگا آنحضرت کی ختم نبوت آیۂ مجیدہ ما کان
محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین
دال ہے یعنے نہین ہے محمد پدر کسی ایک تمہارے آدمیون سے ولاکن فرستادہ
خدا اور آخر پیغمبران ہے خاتم النبیین سے ختم ہونا نبوت صاف ظاہر ہے - آیۂ
مذکورہ مین خاتم جو بفتح ہے معنی اوس کا مہر وغیرہ کا ہے اس سے یہ خیال نہ کیا جائے
کہ آنحضرت پر نبوت ختم نہین ہوی ہے اگر خاتم النبیین مین لفظ خاتم بکسر تا ہوتا
تو ختم کنندہ پیغمبران کا معنی ہوتا - ایسا خیال کرنا مناسب نہین کیونکہ قرآن مجید
اعراب دیا ہوا تو نازل نہین ہوا - بلکہ قرآء سے حفص نے اسکو بفتح تا پڑھا ہے
چنانچہ خاتم النبیین کی تفسیر ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ اپنی تفسیر مین باین عبارت تحریر فرماتے ہین
ہست ختم کنندہ پیغمبران یعنے آخر ایشان و حفص بفتح تا خواندہ یعنے محمد آنکسے است
کہ مہر پیغمبران است با وی مہر نبوت تمام کردہ شدہ است باین معنی کہ نبوت از و در نخواہد
گذشت و بدیگرے بعد از وے تعلق نخواہد گرفت و لہذا اولاد ذکور آنحضرت قبل از وفات
او شربت فنا چشیدند چہ اگر بعد از وے فرزند بالغی میماند منصب نبوۃ لایق او می بود
بجہت شرافت مرتبہ و مزیت رتبہ او بر سایر خلقان و در وقتے کہ ابراہیم در گذشت
حضرت فرمود اگر زندہ میماند پیغمبری بودے در عیون الاجوبہ آوردہ کہ ختمیت ہر کتابے
بمہر او ست حق تعالے پیغمبر را مہر گفت و چون شرف و بزرگواری کتاب بمہر آنست
شرف جملہ انبیا و رسل بدان حضرت است چون کتاب را مہر کردند از خواندن اغیار محفوظ

شدہ و نبوت بچون سمت اختتام یافت و در نبوت بر غیر او بستہ گشت مرویست کہ آنحضرت امیر المومنین را خطاب کرد کہ یا علیؑ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی اے علیؑ تو مین بمنزلہ ہارونی از موسیٰ الا آنست کہ بعد از من پیغمبری نخواہد بود یعنی اگر جائز میبود کہ بعد از من پیغمبری باشد آن تو میبودی نہ غیر تو بجہت جامعیت فضل و عصمت ۔ ترجمہ اس عبارت فارسی کا یہ ہے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے پیغمبرون کے ہین یعنے آخر پیغمبران ہین اس معنی سے کہ نبوت حضرت سے تجاوز نہ کریگی اور بعد آنحضرت کے کسی دوسرے سے اوس کا تعلق نہوگا اس واسطے اولاد ذکور آنحضرت کی قبل از نبوت وفات آنحضرت انتقال فرمائی اگر بعد آنحضرت کوئی فرزند بالغ رہتا تو منصب نبوت لائق اون کے ہوتا بسبب شرافت مرتبہ و مزیت رتبہ اون کے تمام خلق پر جسوقت جناب ابراہیم فرزند آنحضرت نے انتقال فرمایا تو آنحضرت نے ارشاد کیا اگر ابراہیم زندہ رہتا تو پیغمبر ہوتا اور عیون الاجوبہ مین منقول ہے کہ خاتمیت ہر کتاب کی ساتھہ مہر کے ہے پس شرف تمام انبیا کا نیز ساتھ آنحضرت کے ہے جب کتاب پر مہر لگیگی پڑہنے سے غیرون کے محفوظ ہوگی اور نبوت بہی جبکہ سمت اختتام پائی دروازہ نبوت کا غیر پر بستہ ہوا مروی ہے کہ آنحضرت نے امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب فرمایا کہ یا علیؑ تو مجہسے بمنزلہ ہارون ہے مگر یہہ کہ بعد میرے کوئی پیغمبر نہوگا اگر جائز ہوتا کہ بعد میرے کوئی پیغمبر ہوئے تو وہ پیغمبر تو ہوتا نہ غیر تیرا بسبب جامعیت فضل و عصمت وغیرہ کے ۔ اس تمام عبارت نقلیہ مذکور سے مثل آفتاب نصف النہار کے روشن ہوتا ہے ۔ کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگئی دوسرا کوئی نبی نہوگا اس لئے آنحضرت کے فرزند ارجمند ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوگیا ۔ کیونکہ وہ زندہ ہوتے تو بعد آنحضرت کے وہ پیغمبر ہوتے اور دروازہ نبوت کا غیر آنحضرت پر بند ہوگیا عام ازین کہ وہ غیر آنحضرت کے قرابت قریبہ بلکہ

اقرب ترین قرابت ہو مثل جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے یا وہ پیغمبر آنحضرت کے
اہلبیت و ذریت طاہرہ سے بالکل علیحدہ ہو سب کیلئے دروازہ نبوت بند ہو گیا ہے
اس لئے آنحضرت نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام ارشاد فرمادیا کہ یا علیؑ اگر جائز
ہوتا کہ کوئی پیغمبر میرے بعد ہوتا تو تم پیغمبر ہوتے غرض ثابت ہوا کہ آنحضرت خاتم النبیین
یعنے ختم کنندہ پیغمبران ہیں ۔ اور نیز تفسیر صافی سورہ احزاب ص ۴۲۴ سطر ۱۷ میں مرقوم
ہے خاتم النبیین و آخرہم الذی ختمہم او ختموا بہ علی اختلاف القرا
ئتین فیکم من کلمۃ ان یختم بہ النبوۃ وکیف ینبغی انتہانہ ۔ خلاصہ ترجمہ
یہ ہے کہ آنحضرت آخر پیغمبران ہیں ایسے کہ سب اون کے تمام انبیا کی نبوت ختم
ہوگئی کبھی شان ہوگی اون پیغمبروں کی کہ جو لائق اس کے تہا کہ نبوت اسپر ختم کیا ہے
جاننا چاہیے کہ حق تعالے ظاہر کرتا ہے ہاتھ پہ پیغمبر مبعوث کے اوس امر اور اوس صفت
کو کہ جو خلاف عادت ہوئے اور مطابق اوس کے دعوی کے اور معجز ہو کہ مثل اوس کے
ابنائے جنس پیغمبر سے واقع نہوتا تو وہ امر معجز دلیل ہو صدق دعوی پر اوس کے ۔ اور
شرائط پیغمبر کے یہ ہیں کہ صحیح النسب طاہر المولد مستقیم الخلقت صادق القول ہو اور
اتقی و ازہد و اعلم اہل زمان ہو اور قوی العمل و امین جمیع مردم سے ہو اور پاک ہو
جمیع حالات ردیہ خلقی و خلقی سے اور مبرا ہو جمیع خصایل رذیلہ و نقایص ظاہری و
باطنی سے اور معصوم ہو جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے قبل بعثت و بعد بعثت اول
عمر سے آخر عمر تک اور کمال عقل و ذکا و فطنت و عدم سہو و قوۃ الرائے و شہامت
و نجدت و عفو و شجاعت و کرم و سخاوت و جود و ایثار و عزت و رافت و رحمت
و تواضع و غیر ذلک رکہتا ہو ۔ جس وقت معنی نبوت و شرائط معلوم ہوئے تو پس
جاننا چاہیے کہ نبی اس امت کے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن
عبد مناف صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس واسطے کہ آنحضرت نے ادعائے نبوت

کیا اور اظہار معجزات دعوے پر اپنے فرمایا اور معجزات آنحضرت کے کثرت سے ہین انا شحمل شق القمر ہے اور جاری ہونا پانی کا انگشتان مبارک سے اور سیر کرنا خلق کثیر کا طعام قلیل سے اور تسبیح کرنا سنگریزون کا ہے دست مبارک آنحضرت مین سوائے ان کے معجزہ آنحضرت قرآن عزیز بہی ہے اس قرآن مجید سے ہمارے برحق پیغمبر نے فصحا و بلغائے عرب سے معارضہ فرمایا پس فصحائے عرب کوچک ترین سورہ ہائے قرآن کے مثل سورہ لانیسے عاجز ہوئے اور اسلام کو بسبب حمیت جاہلیت کے قبول نہین کیا اور گوارہ کئے زخمہائے تیر و شمشیر کہانیکو اور آوارہ ہونیکو وطنون سے ساتھہ ذلت و خواری کے اکثر کفار عرب یہ تمام ننگ و عار اور ہمیشہ جہنم مین رہنے کو گوارہ کیا اور دفع پیغمبر پر ایک سورہ کوچک مثل قرآن لانے پر قادر نہو سکے اور یہہ معجزہ باقی ہے فنائی عالم تک اس لئے کہ نبوت آنحضرت کی بہی باقی ہے ہمارے پیغمبر سے کہ قطع کرتا ہے معاندین کی حجت کو ہر زمانہ مین ۔ جاننا چاہئے کہ عدد انبیا ایک لاکہہ چوبیس ہزار ہین اسی طرح اوصیا ہین اس مین تین سو تیرہ رسول ہین چار نبی سریانی ہین آدمؑ شیثؑ ۔ نوحؑ ۔ ادریسؑ اور چار عرب سے ہین ہودؑ صالحؑ شعیبؑ ۔ آنحضرتؐ ۔ اول نبی اسرائیل کے موسیٰؑ ہین آخر اون کے عیسیٰؑ اور بعد عیسیٰؑ چہہ سو نبی ہین اور ایک سو چار کتابین نازل ہوئین ۔ حضرت شیثؑ پر پچاس صحیفہ حضرت ادریسؑ پر تیس حضرت ابراہیمؑ پر بیس ۔ اور توریت و انجیل و زبور و فرقان ۔ پانچ پیغمبر اولو العزم ہین ۔ نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ و آنحضرت علیہم السلام ۔ اولو العزم وہ ہے کہ مشرق سے مغرب تک مبعوث ہو اونکو اولو العزم اس لئے کہتے ہین کہ انہون نے سبقت کی اقرار کرنے مین واسطے اللہ کے اور اقرار کیا ہر نبی کا جو اون کے بعد ہو یا قبل اور عزم کیا صبر کرنے مین تکذیب اور اذیت پر ۔

(باب چہارم امامت مین)

جاننا چاہئے کہ امامت لغت مین بمعنی تقدم ہے اور اصطلاح مین وہ ریاست عامہ الہیہ ہے

جمیع مکلفین پر امور دین و دنیا مین بر نہج خلیفگی پیغمبر سے ۔ جو شرائط و صفات پیغمبر
کے ہین وہی شرائط اور صفات امام کے بہی ہین مثل صحیح النسب و طاہر المولد
و صادق القول اور پاک ہونا جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے اول عمر سے آخر عمر تک
وغیر ذالک چنانچہ جناب علامہ حلی باب حادی عشر مین اور جناب فاضل مقداد شرح
باب حادی عشر مین انہین شرائط و صفات کے نظر کرتے قایل مساوات جناب امیر علیہ السلام
ہین ساتھ حضرت رسول کریم کے جیسا کہ کتاب مذکور کی فصل خامس مین مرقوم ہے
الامام بعد رسول اللہ علی ابن ابی طالب فی النص المتواتر عن
النبی و لانہ افضل بقولہ تعالی و انفسنا و انفسکم و مساوی
الافضل افضل لاحتیاج النبی الیہ فی المباہلۃ لان
الامام یجب ان یکون معصوماً ۔ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام نفس رسول ہین اور حضرت رسول افضل ہین تمام امت سے اور حضرت
امیر المومنین بھی مساوی حضرت رسول ہین معصومیت مین جیسا لان الامام یجب ان
یکون معصوماً ۔ دال ہے لہذا جناب امیر علیہ السلام بہی افضل ہین تمام
امت سے اگر جناب علامہ موصوف من جمیع الوجوہ قائل مساوات ہوتے تو
کتاب مذکور کی فصل مذکور ط ۳۸ س ۱۹ مین یہ عبارت نہ لکھتے انہ کان شدید
الحدس و الذکاء و الحرص علی التعلم و دائم المصاحبۃ
للرسول الذی ہو الکامل المطلق بعد اللہ تعالی و کان
شدید المحبۃ و الحرص علی تعلیمہ یعنی جناب امیر المومنین شدید
الحدس و ذکا تھے اور علم حاصل کرنے مین حریص تھے اور ہمیشہ صحبت
رسول مین رہتے تھے اور آنحضرت جناب امیر علیہ السلام کو شدت
سے دوست رکھتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام کو تعلیم مین

آنحضرت بھی حریص تھے
اور شرح باب حادی عشر مطبوعہ نولکشور ص۳۳ س۱۹ فصل سادس بحث امامت میں
شارح فرماتے ہیں اقول الامامۃ وھو محیتا ۲ لا مامۃ من توابع النبوۃ
وفرعہا اس عبارت سے نیز کلفلق الصبح روشن ہے کہ نبوت آنحضرت
اور امامت جناب شاہ ولایت اوسکی فرع ہے اور جناب مقدس اردبیلی کتاب
حدیقۃ الشیعہ میں ص۳۳ س۱۳ تفسیر آیۂ مباہلہ میں فرماتے ہیں جسکی عبارت یہ ہے حق
تعالے پیغمبر خود فرمود کہ در مباہلہ فرزندان وزنان ونفس را طلب نماید معلوم ست کہ
مراد حق تعالے از نفس خود نفس نفیس خود پیغمبر نبود چرا کہ فرمودہ شما بخوانید
نفس خود را ما بخوانیم نفسہا ے خود را و بیقین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم از زنان بہ فاطمہ و از فرزندان بہ حسنین از کسے بنفس پیغمبر تواند بود بجز حضرت
علی علیہ السلام اختصار نمود اس کے بعد کتاب مذکور میں جناب مقدس موصوف تحریر
کرتے ہیں کہ مراد کیست کہ مساوی پیغمبر باشد بہ جمیع صفات بغیر از نبوت مثل او تواند
بود یعنے کون شخص ہے کہ مساوی پیغمبر کے ہوئے جمیع صفات میں بغیر نبوت
کے اور مثل اوس کے ہو سکے اس عبارت واضحہ سے واضح ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام جمیع صفات میں مساوی پیغمبر کے ہیں بغیر نبوت کے اور نیز اسی کتاب
کے ص۲۴ س۳ میں معنی مساوات کو بھی تحریر فرماتے ہیں مساوات کنایہ است
از نہایت اختصاص وقرب ومحبت چہ ہرگاہ میان دوکس محبت بمرتبہ کمال رسید
میگویند کہ سر دو یکجا اند واتحاد بہم رسانیدہ اند اگرچہ بحسب صورت دوئی وجدائی
درمیان باشد ونہایت آنچہ ازین اتحاد لازم آید مساوی بودن در مرتبہ درجہ است
نہ در نبوت حاصل یہ کہ مساوات کنایہ ہے نہایت اختصاص وقرب ومحبت
سے اور اس اتحاد سے جو کچھ لازم آتا ہے وہ مساوی ہونا مرتبہ میں درجہ میں
نہ نبوت میں جناب مقدس اردبیلی اعلی اللہ مقامہ کی نیز تمام عبارت مذکورہ

جناب امیر و دیگر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہر طرح سے نبوت سے مستثنیٰ ہیں ارباب
بصیرت پر واضح و لائح ہو کہ جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے انبیا ہونے پر
احادیث صحیحہ متواترہ و روایات مستندہ متوافرہ کتب معتبرہ مثل اصول کافی
و شرح اصول کافی و جلد سابع و ثانی بحار الانوار وغیرہ میں موجود ہیں انشاء اللہ
تعالیٰ آئندہ بر موقع مذکور ہونگی اور اگر انبیا نبوت کو بسبب ماموریت آل محمد علیہم السلام
علیہم السلام پاس بقدر عقول بندگان مخفی رکھتے ہیں پر حمل کریں تو قطعاً نادرست ہے اس
لئے کہ یہ انبیا مبعوث برسالت و نبوت ہوں تو اخفائے نبوت جائز نہیں ورنہ لازم و فات
اخفائے نبوت و رسالت سے تو انبیا کی بعثت ہی عبث ہو جائیگی چنانچہ انبیا رکھے
تو شکالیف ہر ایک کفار کے کیا کچھ خوف جان و مال و عزت رکھتا نہ تھا مگر اس پر بھی
کبھی اخفائے نبوت و رسالت نہیں فرمایا ہرچند اظہار نبوت میں قتل ہوگئے
چنانچہ حضرت جرجیس پیغمبر کس کس سختی سے کئی بار قتل کیے گئے اور اسیطرح
حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈال دیے گئے اور زکریا آرہ سے چیرے گئے
اور حضرت یحیٰی قتل ہوئے اور دیگر انبیا علی ہذا دار دنیا میں بسبب اظہار نبوت کے
بیحد مصیبتوں میں مبتلا ہوئے مگر دعوی نبوت اور ہدایت سے باز نہیں آئے اور ہمارے
پیغمبر برحق تو حد انتہا سے بڑھکر زیادہ مصیبتوں اور آفتوں میں مبتلا ہوئے لاکن
اپنی نبوت و رسالت کو کبھی حضرت نے مبعوث ہوکر مخفی نرکھی تن تنہا بدون اعوان
و انصار دعوت اسلام فرماتے تھے اور کفار حضرت کو انواع و اقسام کی ایذا پہنچاتے
تھے چنانچہ ابوجہل وغیرہ کی ایذا رسانی کتب سیر وغیرہ سے ظاہر ہے = [illegible]
منقول پاس اظہار نبوت و رسالت میں بلکہ اظہار امامت میں بے معنی ہے اس لیے
کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت سے نبوت و رسالت دریافت کیگئی ہو اور آپ
نے تقیتاً انکار فرمایا ہو اور نیز جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام باوجود مصیبتوں میں

مبتلا ہونے کے کبھی اپنی امامت سے انکار نہیں فرمایا چنانچہ جناب امام زین العابدین روحی و روح العالمین لہ الفدا باوجود اس کے کہ پابہ زنجیر تھے اور مع اہل بیت طاہرین کے مقید بقید شدید تھے مگر دربار ابن زیاد و دربار یزید میں اپنی اور اپنے پدر بزرگوار اور اپنے جد نامدار حیدر کرار کی امامت کی نسبت احتجاج فرمایا ہے جیسا کہ حضرت کے خطبوں وغیرہ سے جو کتب احادیث و تواریخ میں درج ہیں ظاہر ہے اگر ہم کہیں کہ اظہار امامت میں جناب امیر مہدی نے تقیہ نہیں فرمایا صرف نبوت رسالت میں تقیہ فرمایا تو یہ بڑی عجیب کی بات ہے کہ امیر مہدی علیہ السلام نے تا دم شہادت از روئے تقیہ اظہار نبوت و رسالت نہیں فرمایا یعنی جو انبیاء اظہار علیہم السلام نے تقیۃ اپنی نبوت و رسالت جس کا اظہار واجب و لازم تھا خاص و عام سے تا دم وفات مخفی رکھی تو پھر یہ کیونکر معلوم ہوا کہ امیر مہدی انبیاء و رسل ہیں ۔ اگر ہم یہ خیال کریں کہ جناب امیر مہدی نبوت سے بالاتر مرتبہ رکھتے ہیں اور مرتبہ نبوت معقول اس مرتبہ کا ہے پھر جناب امیر مہدی کیوں دائرہ نبوت میں داخل ہیں تامل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انبیاؤں میں داخل نہیں ہے اس لئے اصحاب جناب امام حسین علیہ السلام کا مرتبہ حضرت سلمان و ابوذر وغیرہ سے بالاتر ہے چونکہ خود جناب امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں اپنے اصحاب سے بہتر کسی کے اصحاب کو نہیں دیکھتا ہوں پس اس سے ثابت ہے کہ شہدائے کربلا جو غیر بنی ہاشم ہیں وہ سلمان و ابوذر سے افضل ہیں اور پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ السلمان منا اہل البیت اور حضرت سلمان اوصیائے حضرت عیسیٰ سے ہیں اور معصوم ہیں پس نظر بر آں لازم آتا ہے کہ جو دارائے مرتبہ بالاتر ہو وہ ضرور دارائے مرتبہ منا اہل البیت اور دارائے معصومیت ہو حالانکہ اصحاب جناب امام حسین جیسے ایسے نظائر

وسلم ابن عوسجہ وغیرہ نہ مصداق منا اہل البیت ہیں نہ معصوم ہیں اور نہ اون
کی شان میں معصوم سے حدیث منا اہل البیت آئی ہے = جناب علامہ مجلسی جلد سابع بحار میں باب انہم علیہم السلام یعنی الفضل والطاعات
ما جری لرسول اللہ وانہم فی الفضل سواء میں تحریر فرماتے ہیں
تشبیہ اوس کا یہ ہے کہ جاری ہوئی واسطے جناب ائمہ ہدی علیہم السلام کے
فضل و طاعات سے وہ چیز جو جاری ہوئی واسطے جناب رسول اللہ کے بتحقیق
کہ تمام ائمہ فضل میں برابر ہیں اور اسی باب میں ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے لقد حملت مثل حمولۃ محمد من حملی الحق العلم
والایمان والکمالات وتکلیف ہدایت الخلق وتبلیغ رسالات
حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے جناب امیر المومنین پر علم اور ایمان کمالات
اور تکلیف ہدایت خلق تبلیغ رسالات کا بار فرمایا یعنے حضرت امیر علیہ السلام مثل
حضرت محمد اس بار مذکور کے حامل ہیں مجلسی اسی باب کے صفحہ ۳۶۶ میں تحریر
فرماتے ہیں کہ لقد حملت فلتبہا علیہ السلام ما حملہ اللہ علیہ
من ریاسۃ الخلق وھدایتھم وولایتھم یعنے تشبیہ دی جناب امیر
علیہ السلام نے اوس بار کو ریاست خلق اور ہدایت اور ولایت سے اسی باب
مین دوسری حدیث ہے کہ فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے انی وایاہ
لعلی السبیل الواحد الا انہ المدعو باسمہ حاصل ترجمہ یہ ہے
کہ میں اور حضرت رسول اللہ ایک سبیل پر ہیں مگر یہ کہ بتحقیق کہ وہ مدعو اپنے
اسم کیا تھا میں اس حدیث کی شرح میں مجلسی فرماتے ہیں انی انا شریک لہ
فی جمیع الکمالات ولا فرق بیننا الا انہ مسمی باسم غیر
اسمی یعنے میں شریک ہوں حضرت رسول کا جمیع کمالات مین اور کوئی

فرق نہین درمیان میرے اور اون کے مگر یہ کہ وہ نام رکھے گئے ہین اپنے اسم سے جو غیر نام میرے ہے ۔ مسمیٰ باسم غیری اور مدعو باسمہ کی شرح مین جناب مجلسی سابع بحار صـ۲۶۶ مین فرماتے ہین و لقد حملت علی مثل حمولتہ اے حملنی اللہ تعالیٰ مثل ما حملہ علیہ من الامور التی توجب الوصول الیٰ اقصیٰ منازل الکرامۃ من الخلافۃ و الامامۃ ۔ یکون المراد بالاسم وصف النبوۃ او المعنی انہ دعاہ اللہ فی القرآن باسمہ ولم یدعنی و الاول اظہر ۔ یعنے مثل حضرت رسول صلعم حضرت علی علیہ السلام پر جس چیز کو خداوند عالم نے فرمایا وہ بار وہ امور ہین کہ واجب ہوتا ہے پہنچنا جنسے طرف انتہا ے منازل کرامت کے خلافت و امامت سے اور مراد اوس اسم سے وصف نبوت ہے جو مدعو باسمہ مین اسم ہے یا یہ کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت کو اون کے اسم سے پکارا ہے قرآن مجید مین اور جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین و لم یدعنی یعنے مجھے نہین پکارا ہے یہ دو معنی جو الا انہ المدعو باسمہ کے مذکور ہوے جناب مجلسی فرماتے ہین ان دونون مین معنی اول اظہر ہے یعنے وصف نبوت ۔ مخفی نرہے کہ آیات کثیرہ و احادیث متواترہ فضایل و مناقب آل محمد علیہم السلام مین وارد ہین بلکہ معصوم ارشاد فرماتے ہین کہ ربع قرآن مجید ہمارے فضایل مین ہے منجملہ اون کے یہان چند آیات و احادیث تیمنا و تبرکا لکھی جاتی ہین ۔

(آیہ نمبر ۱ سورہ احزاب)

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما ۔ تحقیق اللہ اور اوس کے ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہین اوپر نبی کے اے وہ لوگ جو ایمان لاے صلوٰۃ بھیجو تم اوپر نبی کے اور سلام جو حق ہے سلام بھیجو

اس آیہ مجیدہ سے کمال فضیلت جناب رسالت مآب اور اون کے اہل بیت علیہم
السلام کی ظاہر ہے آدمیون سے بڑھکر فرشتے اور اون سے بھی زیادہ یہہ ہے
کہ خود خداوند عالم درود بھیجتا ہے = جب یہہ آیت عالی رایت نازل ہوئی تو اصحاب
نے عرض کی یا حضرت ہم سلام کو تو جانتے ہین ولکن کیف نصلی علیک
یعنے کسطرح صلوات بھیجین ہم آپ پر فرمایا اسطرح کہو اللھم صلی علی محمد و آل
محمد کما صلیت و بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید
تفسیر شیبۃ البیان مین تین باتین ہین مساوات اہلبیت کو حضرت رسول سے مساوات
لازمی ہے اور بعض کتب [illegible] آیا ہے تو سلام [illegible]
طہارت مین تیسرے تحیت مین [illegible] حرام ہونے مین پانچوین درود
مین غرض اس پر اتفاق ہے کہ صلوۃ بھیجنا جیسا کہ حضرت رسول پر واجب ہے
ویسا ہی اہل بیت رسول پر ہے اس آیہ مجیدہ سے بسبب ظاہر خیال پیدا ہوتا ہے
کہ صلوۃ مختص بہ نبی ہے اور لفظ نبی عام ہے جو شامل ہے جناب محمد و
آل محمد علیہم السلام کو لہذا آل محمد بھی انبیا ہین کیونکہ آنحضرت معصوم ہین جمیع
اقوال و افعال مین لا اقل معصوم ہین تبلیغ احکام مین اور یہہ حکم بھی آنحضرت
کی تبلیغ سے ہے کہ منزل علیہ کو بدون تغیر تبلیغ کرین اگر معنی نبی منحصر ہو
حضرت محمد مین تو آنحضرت کا اضافہ کرنا صلوۃ مین آل محمد کو بیشک تغیر ہے مگر
یہہ کہ لفظ نبی عام لیا جائے محمد و آل محمد سے تو اسوقت آل پر صلوۃ بھیجنا صحیح
ہوگا اور خلاف آیہ مجیدہ وما ینطق عن الھوی الخ کے لازم نہ آیگا یہہ خیال
قطعاً نادرست ہے اس لئے کہ جب لفظ نبی عام لیا جائے تو لفظ النبی کل
ہو جایگا جسمین کل افراد انبیا داخل ہون گے اور صلوۃ مین شامل ہون گے
اور یہہ خلاف مقصود خداوند عالم ہے کیونکہ آیہ صلوۃ مین خداوند عالم اور اوسکے

ملائکہ جو صلوٰۃ بھیجتے ہیں وہ صلوٰۃ خاص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ لفظ النبی عام نہیں بلکہ خاص ہے چونکہ معرف
باللام ہے جس سے آنحضرت کی ذات پاک مراد ہے رہا یہ امر کہ آنحضرت نے
جو اپنی آل اطہر کو شریک صلوٰۃ فرمایا ہے اس سے منزل علیہ میں تغیر پیدا ہوتا ہے
ظاہر ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مگر عند العقل ہرگز اس سے منزل علیہ میں تغیر نہیں ہوتا اس لئے النبی
کی تفسیر تو آنحضرت نے اپنی ذات مقدس سے فرمائی ہے اگر النبی کی تفسیر سلمان اور ابو ذر رضی اللہ عنہما
سے فرماتے تو بیشک تغیر ہوتا اور اپنی آل امجاد کو جو آنحضرت کے صلوٰۃ میں اضافہ
فرمایا ہے یہ بنظر اعزاز و اختصاص بحکم خداوند عالم ہے اس لئے کہ جملہ اہل
اسلام کے نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت کوئی بات بدون وحی خداوند
عالم نہیں فرماتے تھے جیسا کہ خود جناب اقدس الٰہی ارشاد فرماتا ہے وَمَا
يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ پس جب آنحضرت نے بحکم خداوند عالم
آل امجاد کو صلوٰۃ میں اضافہ فرمایا تو یہ موافق آیہ کریمہ مذکورہ ہوا نہ مخالف آیہ مَا
يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ الخ الحاصل آل محمد علیہم السلام شریک صلوٰۃ ہونے سے ساتھ نبی مکرم کے
لازم نہیں آتا کہ انبیا ہو جائیں اگر ایسا ہی ہو تو صدقہ کے حرام ہونے میں جملہ سادات
بنی ہاشم شریک پیغمبر برحق ہیں کیا جملہ سادات بھی اس شرکت سے پیغمبر ہو جائیں
گے ہرگز نہیں فتدبروا ولا تغفلوا۔

(آیہ نمبر ۲ سورہ حدید)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُم
مُّهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ٥ بہ تحقیق ہم نے بھیجے نوح اور ابراہیم
واور قرار دی ہم نے ذریت میں اونکی نبوت و کتاب کو پس بعض اون سے
ہدایت یافتہ ہیں اور اکثر اون سے فاسق ہیں آیہ مجیدہ مذکورۃ الصدر میں

ہنوت کو خداوند عالم نے ذریت نوح و ابراہیم مین جو مہتدی ہین قرار دی ہے اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ جو ذریت ابراہیم مین ہون اور مہتدی ہون وہ انبیاء ہوئین اس لیئے کہ ذریت ابراہیم کے ہونا اور مہتدی ہونے کو نبی ہونا ضرور نہین - بلکہ بعد نوح پیغمبر جو نبی ہوا ہے ضرور ہے کہ وہ ذریت ابراہیم سے اور مہتدی ہی کیونکہ ان دونون مین عموم و خصوص مطلق کے نسبت ہی نہ تساوی کی اگر ایسا ہی ہو تو لازم آئیگا کہ جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام انبیا ہون اور آئمہ معصومین ہی پر کیا موقوف بلکہ حضرت عبد المطلب اور حضرت عبداللہ اور حضرت ابو طالب علیہم السلام یہہ سب بزرگ وار ذریت ابراہیم سے ہین اور مہتدی بھی ہین پس یہہ سب بدرجہ اولی انبیا ہو سکتے ہین کیونکہ جناب ائمہ ہدا کے اباد و اجداد ہین اور سوائے حسنین علیہما السلام دیگر اولاد جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب عباس اور محمد حنفیہ وغیرہ اور جناب علی اکبر اور جناب قاسم علیہم السلام یہہ بھی سب کے سب مہتدی ہین اور ذریت ابراہیم سے بھی ہین حالانکہ ان بزرگوارون سے کوئی بھی نبی نہین ؛ اور نیز حدیث کنت نبیا و آدم بین الماء والطین یعنے جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ تہا مین پیغمبر دران حالے کہ آدم آب و گل مین تھے اس سے بھی ہم اپنے ذہن کو پریشان نہ کرین کہ وہ نور محمدی جو متصف بالنبوت تھا وہ نور مقدس منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب تک پہنچا وہان سے دو نصف ہو کر نصف صلب عبداللہ مین اور نصف صلب ابو طالب مین منتقل ہوا حضرت عبداللہ سے جناب ختمی مآب اور حضرت ابو طالب سے جناب ولایت مآب پیدا ہوئے پس یہہ امر خلاف عدل خداوند عالم ہے کہ ایک نور متصف بالنبوت تہا اوس کے دو حصے ہوئے نصف کو نبوت و رسالت اور دوسرے نصف کو فقط امامت و ولایت عطا ہوئی اسطرح سے

خیالات ونسبتا درعقل مستفاد سے کام لیا جائے تو مثل آفتاب روشن ہوجائیگا
کہ یہہ امر خلاف عدل خداوند عالم ہرگز نہین ہے اسلئے کہ عدل جناب باریتعالی
کے یہ معنی نہین ہے کہ ایک شخص کو جیسا پیدا کیا اور جو کچھ اوسے عطا فرمایا
دوسرے تمام بندون کو بھی اُسیطرح پیدا فرمائے اور عطا فرمائے اگر یہی
معنی عدل خداوند عالم ہے تو لازم آئیگا کہ جتنے بندے ہین سب انبیا ہو جاتے
کیا معنی کے بعض بندونکو انبیا کیا اور بعضون کو امت نظر برآن یہ بھی
خلاف عدل ہے کیونکہ عبدیت مین سب مساوی ہین = بلکہ کل کائنات انبیا
ہو جائے اس لئے کہ خلاق عالم نے جب نور محمدی کو پیدا فرمایا اوسی وقت
سے وہ نور محمد مصطفوی متصف بالنبوت تہا اور تمام کائنات اوسی نور محمدی
سے پیدا ہوئی جیسا اکثر کتب احادیث سے ثابت ہے بناء علیہ سب کائنات
کو انبیا ہونا چاہئے ورنہ خلاف عدل خداوند عالم ہوتا ہے - یہ معنی عدل
خداوند عالم نہین بلکہ عدل خداوند عالم کا یہ معنی ہے کہ وہ متعلق ہوتا ہے
افعال عباد سے نہ افعال باریتعالی سے جیسا کہ بحث عدل مین علما نے
لکہا ہے اور نیز کتاب ہذا کے باب دوم مین مرقوم ہے : من شاء
فلیرجع الیہ =

(آیہ نمبر ۳ سورہ صافات)

سلام علی آل یاسین - آل یسین سے مراد آل محمد علیہم السلام ہے
یہ آیہ کریمہ اہلبیت کے کمال فضیلت پر دلالت کرتی ہے چنانچہ جلد سابع
بحار ۳۵ سطر ۲۲ مین جناب مجلسی تحریر فرماتے ہین قال السید نور اللہ
الشوستری نور اللہ ضریحہ فی آیات متصافۃ من

هذه السورة عدة من الانبياء بالسلام فقال سلام على نوح في العالمين و سلام على ابراهيم و سلام على ابراهيم و سلام على موسى و هارون ثم قال سلام على آل يٰسين ثم ختم السورة بقوله سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين ومن البين ان السلام عليهم منفردا في اثناء السلام على الانبياء و المرسلين دلالة واضحة على كونهم في درجة الانبياء والمرسلين ومن هو في درجتهم لا يكون الا اماما معصوما فيكون نصا في الامامة و لا اقل من كونه نصا في الافضلية ۔

خلاصہ ترجمہ عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ خداوند عالم نے فرداً فرداً انبیاء علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے اور اثناء سلام انبیاء و مرسلین میں آل یٰسین پر بھی سلام فرمایا ہے مراد آل یٰسین سے آل محمدؐ ہیں مجلسی فرماتے ہیں کہ اثنائے سلام انبیاء و مرسلین میں آل یٰسین پر سلام فرمانا دلالت صریحہ ہے اوپر ہونے جناب آل محمدؐ کے درجہ انبیاء و مرسلین میں اور درجہ انبیاء میں جو شخص ہو وہ نہیں ہوتا مگر امام معصوم پس یہ نص ہے امامت میں لا اقل نص ہے افضلیت میں ۔ بنا علیٰ ہذا صاحب ناسخ میں جناب امام رضا علیہ السلام نے اسی آیہ سلام علی آل یٰسین سے احتجاج فرما کر اپنی معصومیت و امامت و افضلیت ثابت فرمائی ہے اس آیہ سلام علی آل یٰسین سے یہ خیال نہ کیا جاوے کہ جناب ائمہ ہدی بھی انبیاء ہیں کیونکہ خداوند عالم نے انبیاء پر سلام فرمایا ہے اور آل محمدؐ پر بھی سلام فرمایا پس آل محمدؐ انبیاء ہیں ۔ یہ خیال درست نہیں بلکہ حسب تحریر جناب مجلسی و سید نور اللہ شوستری آیہ مذکور سے ائمہ اطہار کی امامت و معصومیت و افضلیت ثابت ہوتی ہے نہ نبوت

ورسالت - فافهموا واحفظوا =

آیہ منبر ۴ ربع جز پنجم سورة النساء

ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ فقد آتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمۃ وآتیناھم ملکاً عظیماً =
یعنی کیا وہ لوگ اس بات پر کہ اللہ تعالی نے اونہیں اپنا فضل و رحمت عطا فرمایا ان سے حسد کرتے ہیں = پس بیشک ہم نے آل ابراہیم کو کتاب دی اور حکمت (پیغمبری) دی اور اونہیں آل ابراہیم کو ملک عظیم عطا فرمایا کتاب کافی اور تفسیر عیاشی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آل ابراہیم میں امر کتاب اور حکمت کو منظور کرتے ہیں اور آل محمد میں کتاب اور حکمت کا حسد کرتے ہیں = تفسیر مجمع البیان مطبوعہ ایران صفحہ ۲۴۵ سطر ۲۳ آیہ مذکورۃ الصدر کے باب میں مذکور ہے المراد بالناس النبی عن ابی جعفر = المراد بالفضل فیہ النبوۃ و فی آل ابراھیم الامامۃ = ملکاً عظیماً مراد النبوۃ - یعنے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے تفسیر آیہ مذکورہ میں منقول ہے کہ ناس جس حسد کرتے ہیں مراد ذات نبی صلعم ہے اور مراد فضل سے نبوت ہے آنحضرت کی اور امامت آل اطہر کی ہے اور ملک عظیم سے نیز مراد نبوت ہے جلد سابع بحار صفحہ ۴۶ سطر ۲۴ میں ملک سے مراد فہم الائمہ ہے = اور نیز کتاب مذکور میں مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امام جعفر صادق نے آیہ مذکورہ میں کتاب نبوت ہے = اور حکمت فہم و علم ہے اور ملک عظیم طاعت مفروضہ ہے اور نیز جلد سابع بحار صفحہ ۶۹ سطر ۱۹ باب وجوب طاعتھم

مین یہ عبارت لکھی ہوئی ہے و انہما المعنی الملک العظیم قال الطبرسی رحمہ واختلف فی معنی الناس ھھنا فقیل اراد بہ النبی حسدوہ علی ما اعطاہ اللہ من النبوۃ واباحتہ لتسعۃ نسوۃ ومیلہ الیھن ۔ یعنے علامہ مجلسی فرماتے ہین کہ کہا طبرسی رحمہ نے کہ معنی ناس مین اختلاف ہے بعض نے کہا کہ ناس سے مراد نبی ہین کہ حسد کیا مردم نے اوس چیز پر کہ اللہ نے عطا فرمائی آنحضرت کو نبوت سے اور آنحضرت کیلئے نو بی بیان مباح ہو تیسے اور نیز اسی کتاب اور اسی باب کے صفحہ ۱ مین علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہین عن برید العجلی عن ابی جعفر فی قول اللہ تبارک وتعالی :
فقد اتینا آل ابراھیم الخ فجعلنا منھم الرسل والانبیا والائمۃ فکیف یقرون فی آل ابراھیم وینکرون فی آل محمد
یعنے جناب امام محمد باقر سے تفسیر آیہ مذکورہ یعنے فقد اتینا آل ابراھیم کی فجعلنا منھم الرسل تا آخر منقول ہے کہ فرمایا خداوند عالم نے پس گردانے ہم نے آل ابراہیم سے بعض کو رسل اور بعض کو انبیا اور بعض کو ایمہ پس کیسا اقرار کرتے ہین آل ابراھیم مین یعنے رسل اور انبیاء ہونیکا اور انکار کرتے ہین آل محمد مین ایمہ ہو نے سے اور نیز تفسیر مین اسی آیہ کی اسی باب کے صفحہ ۳ مین ہے کہ برید بن معویہ حضرت محمد امام باقر سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا اوس جناب نے فنحن المحسودون ما اتانا اللہ من الامامۃ دون خلق اللہ جمیعا یعنے پس ہم محسود ہین اوس چیز پر کہ دیا ہمکو اللہ نے امامت سے اس آیہ مذکورہ کی تفسیر و تصریح خود امام علیہ السلام نے فرمائی ہے کہ تعلق الفضل ۔ روشن ہے کہ ایمہ

ہدی امام ہین آیت کریمہ سے یہہ خیال نکیا جاے کہ امام علیہ السلام استعجاب
اور استدلال فرماتے ہین کہ آل ابراہیم سے مراتب مین کم ہین وہ تو رسل اور
اور انبیاء اور ائمہ ہوں اور ہم نہوں یہہ خیال قطعاً نادرست ہی اس لیئے کہ امام علیہ السلام
اپنی امامت کے نسبت استعجاب فرماتے ہین نہ نبوت ورسالت کیلئے کیونکہ خود فرماتے
ہین فنحن المحسودون علی ما آتانا اللہ من الامامۃ کما تقدم
ذکرہ لا تغفل ۔

(آیت نور نمبرہ سورہ نور)

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح فی
زجاجۃ کانہا کوکب دری توقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ
لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار نور
علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء ۔ یعنے اللہ نور ہے آسمان کا
اور زمین کا مثال اوس کے نور کے مانند روشندان کے ہے اور وہ ایسا
ہے کہ اوسمین چراغ ہے نہایت روشن وہ چراغ شیشہ مین ہے ۔ وہ
شیشہ نہایت صاف ہے گویا کہ وہ ایک ستارہ ہے بڑا چمکنے والا تفسیر
عمدۃ البیان مین مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امام علیہ السلام نے کہ مراد
نور سے ہادی ہے یعنے ہدایت کرنیوالا اہل آسمان اور زمین کا یہہ بسبیل
تشبیہ ہے بعضے کہتے ہین کہ نور بمعنی منور ہے بمعنی اسم فاعل اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد نور سے مزین ہے یعنے آراستہ کرنیوالا آسمانون اور زمین کا
ہے کیونکہ خدا تعالے حقیقت مین نور نہیں ہو سکتا کہ نور حادث ہے
اور جسم ہے اور خداوند عالم اس سے پاک ہے بعضے کہتے ہین کہ مضاف

نور کا محذوف ہے کہ اصل مین ذو نور ہے یعنے صاحب نور آسمانون اور زمین کا
آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین اقوال کثیرہ ہین کتاب شرح اصول کافی مطبوعہ
نولکشور باب ستر ہم باب ان الائمۃ علیہم السلام نور اللہ عز وجل صفحہ ۹۰
سطر ۹ مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد مشکواۃ
سے حضرت فاطمہ ہین مراد مصباح سے جناب امام حسنؑ مراد زجاجہ سے جناب
امام حسین علیہما السلام ہین کوکب دری سے نیز جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام
مراد ہین = اور تفسیر مجمع البیان کے صفحہ ۱۶۳ سطر آخر مین مرقوم ہے اس مشبہ
اور مشبہ مین اقوال مختلفہ ہین بعضے کہتے ہین کہ خدا تعالے نے یہ مثال
اپنے پیغمبر کے واسطے دی ہے کہ روشندان سینہ حضرت کا ہے اور شیشہ
دل آنحضرت کا ہے اور چراغ اوس مین نبوت ہے نہ شرقی ہے نہ غربی ہے
قریب ہی کہ خوبیان محمدؐ کے ظاہر ہون پہلے اس سے کہ اون پر وحی کیجائے
نور اوپر نور کے یعنے پیغمبر نسل سے پیغمبر کے اور بعضے کہتے ہین کہ روشندان
تو عبد المطلب ہین اور شیشہ عبد اللہ ہین اور چراغ پیغمبر خدا ہین کہ نہ شرقی ہین
نہ غربی ہے بلکہ مکی ہے اس لئے کہ مکہ وسط دنیا مین ہے = اور حضرت
امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ نور علم کا سینہ مین نبیؐ کے ہے کہ وہ چراغ ہے
اور چراغ شیشہ مین ہے اور شیشہ سینہ علیؑ کا ہے یعنے ہوگیا ہے
علم نبیؐ کا سینہ مین علیؑ کے کہ تعلیم کیا ہے اوسکو نبی نے = اس بیان
سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ جس کے دل مین پیغمبری ہو وہ نبیؐ ہے
یعنے علم نبیؐ جو حضرت علیؑ کے دل مین منتقل ہوگیا ہے اس حضرت علیؑ
پیغمبر ہوگئے حالانکہ ایسا نہین = کیونکہ پیغمبر بلا واسطہ بشر ہوتا ہے ؎

(آیہ نمبر ۶ سورۂ بقر)

افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون یعنے پس اگر آئے تمہارے پاس محمدؐ ساتھہ اوس چیز کے یعنے ساتھہ موالات علیؑ کے نہین چاہتے ہین تمہارے نفس سرکشی کی تم نے پس ایک فریق کی تکذیب کی تم نے آل محمدؐ سے اور دوسرے فریق کو قتل کروگے تم اس آیہ کریمہ کے متعلق جلد سابع بحار باب جوامع تاویل صفحہ ۱۵۵ سطر ۵ مین مرقوم ہے عن جابر عن ابی جعفر قال ابو جعفر ذلک مثل موسی والرسل من بعدہ وعیسی صلوٰۃ اللہ علیہ ضرب لامتہ محمد فقال اللہ لھم فان جاءکم محمد بما لا تھوی انفسکم بموالاۃ علی استکبرتم ففریقا من آل محمد کذبتم وفریقا تقتلون فذلک تفسیرھا فی الباطن بیان علی ھذہ التاویل یکون الخطاب متوجھا الی الکافرین والمکذبین للرسل واسناد القتل مجازا فان قتل اھلبیتہ بمنزلۃ قتلہ آیہ مذکورۃ الصدر کی یہہ تفسیر جو جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمائی ہے حاصل اوس کا یہہ ہے کہ وہ مثال موسی اور دیگر رسل کی ہے جو بعد اون کے ہوئے واسطے امت محمدؐ کے علامہ مجلسی فرماتے ہین بنابر اس تاویل کے یہہ خطاب ہے کافرین ومکذبین جمیع رسل کیطرف اور احتمال یہہ ہے کہ جمیع آیت مین خطاب عموم ہے اور تحقق اس کا اس امت مین ضمن مین قتل اہلبیت کے یا یہہ تعمیم رسل مجازاً ہے یا باسناد قتل مجازاً اس لئے کہ قتل اہلبیت محمدؐ بمنزل قتل محمدؐ کے ہے ہم یہہ گمان نہ کرین کہ زمانہ مستقبل مین انبیاء مقتول غیر ائمہ

ائمہ اثنا عشر علیہم السلام نہیں ہیں پس ائمہ ہدی انبیاء ہیں حالانکہ ملا فتح اللہ علیہ الرحمۃ کی تفسیر اور نیز جناب مجلسی کی تحریر مذکور سے ثابت ہے کہ قتل اہلبیت محمد بمنزلہ قتل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے و افہموا واحفظوا ۔

(آیہ نمبر ۷ سورہ رعد)

ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب ۔ یعنے اور کہتے ہیں وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے کہہ تو خدا کافی گواہ ہے درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوس کے ہے علم کل قرآن کا ومن عندہ علم الکتاب

اس آیہ کریمہ میں جناب امیر المومنین امام المتقین علیہ افضل الصلوۃ المصلین مراد ہیں ۔ پس یہہ آیت عالی رایت جناب رسالتمآب کی رسالت پر بصراحت تمام اور تین وجہوں سے جناب امیر المومنین کی فضیلت وامامت پر دلالت کرتی ہے وجہ اول جناب امیر کا عالم ہونا وجہ دوم حق تعالے کا حضرت رسول کی حقیت کی گواہی میں جناب امیر کو اپنا قرین قرار دینا اور کوئی مرتبہ اس سے بالاتر نہیں ہوتا وجہ سوم جناب امیر کی گواہی پر اکتفا کرنا حضرت امیر کی عصمت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ سوائے معصوم کے گواہی کے ایک گواہ سے مدعا ثابت نہیں ہوتا اور عصمت دلیل امامت ہے ۔ مخفی نرہے کہ ومن عندہ علم الکتاب میں حضرت رسول اول ہیں جیسا کہ جلد سابع بحار باب ان عندہم جمیع علوم

الملائکة و اولو العلم سے یہین عبداللہ بن احمد سے منقول ہے
قل کفی باللہ الخ قال نزلت فی علی بعد رسول اللہ وفی
الائمۃ بعدہ اس آیہ مجیدہ سے یہ خیال نہو کہ گواہ کو چاہیے کہ عالم شہود
ہوئے پس جو گواہ کے عالم بہ تمام مشہود بہ نہو گواہی تصدیق دے
نہین سکتا ئیس شاہد صفت یا کمال مین مساوی یا افضل مشہود علیہ سے
ہوئے پس آیہ کریمہ مذکورہ مین مشہود بہ رسالت ہے کہ صفت آنحضرت
ہے اور مشہود علیہ آنحضرت ہین اور شاہد اللہ عز اسمہ اور حضرت علی ہین
پس نظر بران حضرت علیؑ کا حضرت رسول سے مساوی یا افضل ہونا
لازم آتا ہے اور نیز حضرت علیؑ کا رسول و نبی ہونا ثابت ہوتا ہے
اور اسی طرح ہر امام تا امام دوازدہم شاہد و مشہود علیہ ہین پس ہر امام
رسول و نبی ہے اور رسالت و نبوت مین حضرت رسول سے کل ائمہ
مساوی المرتبہ ہین یہ خیالی استدلال ہمارا قطعاً مدفوع اور تاویل علیل
مین داخل ہے یعنے شاہد کو صفت یا کمال مین مشہود علیہ سے مساوی
یا افضل ہونا لازم ہو تو پس جز سوم سورہ آل عمران ہین جو خداوند عالم
رشاد فرماتا ہے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ
و اولو العلم قائما بالقسط وہو العزیز الحکیم یعنے گواہی دی
اللہ نے بہ تحقیق کے کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی اللہ اور ملائکہ
نے گواہی دی اور صاحبان علم یعنے جناب ائمہ اطہار نے گواہی دی
دران حالیکہ وہ قایم ساتھ عدل کے ہے اور وہ اللہ غالب و حکیم
ہے اس آیہ کریمہ مین مشہود بہ توحید خداوند عالم ہے اور مشہود علیہ
خداوند عالم ہے اور شاہد خود خداوند عالم و ملائکہ و ائمہ اطہار ہین

نظر براین لازم آتا ہے کہ ملائکہ اور ایمہ ہدی جو شاہد ہیں صفت یا کمال
میں مشہود علیہ یعنی خداوند عالم سے = معاذ اللہ مساوی یا افضل
ہوں یعنی شاہد جو ملائکہ اور ایمہ ہیں سب خدا ہو جائیں جیسے کل ایمہ سابقین
و نبوت میں آنحضرت سے مساوی المرتبہ ہو کر رسول و نبی ہو گئے تھے
یہہ تو مرتبہ مساوات خداوند عالم کا ہے اب رہا یہہ امر کہ شاہد کو مشہود
علیہ سے افضل ہونا چاہیے پس بنا بر استدلال خیالی مذکور خدا سے
بھی بڑھکر کوئی درجہ ہونا ضرور ہے کہ جس درجہ میں ملائکہ اور جناب ایمہ
ہدی نقل کفر کفر نباشد خداوند عالم سے افضل قرار پائیں نعوذ باللہ
ذلک الاعتقاد و ہذا افراط القتاد =

(آیہ نمبر ۹ سورہ یونس)

لکل امۃ رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط
وھم لا یظلمون) اس آیہ مجیدہ کے نسبت جناب ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ
اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں جسکا ترجمہ یہہ ہے یعنی ہر گروہ کیواسطے
امم ماضیہ سے رسول تہا کہ اونکو دعوت حق فرماتا تہا پس جس
طرف وہ رسول کہ مبعوث تہا اون پر تکذیب کی اوسکی حکم کیا گیا
درمیان رسل اور مکذبین ستم دیدہ نہیں ہوے یعنی رسول کے
... نہیں کرتے ہیں اور عذاب مکذبین میں جسکے وہ مستحق
ہیں حکم زیادتی نہیں فرماتا تہے = آیہ مذکورہ کی یہہ تفسیر بالظاہر تہی تفسیر
بالباطن جلد سابع بحار باب جوامع تاویل ما نزل فیہم میں اسطرح مذکور ہے
عن جابر وعن ابی جعفر قال سئلۃ تفسیر ہذہ الآیۃ قال تفسیر
ھا بالباطن ان لکل قرن من ہذہ الامۃ رسولاً من آل محمد یخرج

الی القرآن الذی هو الیهم رسولٌ وهم الاولیاء وهم الرسل
واما قوله فاذا جاء رسولهم قضی بینهم بالقسط قال معناه
ان الرسل یقضون بالقسط وهم لا یظلمون کما قال
الله تعالی ۔

بیان لعله تاویل الباطن المراد بالرسول معناه اللغوی
یشمل الامام والمعنی انهم بمنزلة الانبیاء فی الامم
السالفة فی کل قرن بهم تتم الحجة کما ورد ان
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل و فسرتهم علیهم ا
لسلام یعنے جابر نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام آیہ کریمہ مذکورہ سے
سوال کیا حضرت نے فرمایا تفسیر باطنی اسکی یہہ ہے بتحقیق کہ واسطے
ہر زمانہ کے اس امت سے رسول ہے آل محمد سے باہر آتا ہے طرف
قرآن کے کہ وہ انکی طرف رسول ہے اور یہہ لوگ ہین اولیاء اور
یہہ لوگ ہین رسول علامہ مجلسی جو قدوۃ المحققین اور خاتم المحد
ثین کہلاتے ہین وہ فرماتے ہین المراد بالرسول معناه اللغوی لیشمل
الامام یعنے یہان مراد رسول سے معنی لغوی ہے جو شامل ہے امام کو
معنی لغوی رسول کے ارسال کنندہ ہے = آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین جو
امام علیہ السلام نے فرمایا هم الرسل وہی لوگ رسول ہین یا رسول اور اس
معنی سے کہ بتحقیق ائمہ ہدی بمنزل انبیاء ہین جیسا کہ آنحضرت سے وارد
ہوا کہ بتحقیق علماء میری امت کے مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہین علماء
سے ائمہ ہدی علیہم السلام تعبیر کیے گئے ہین پس آیہ مذکورہ لکل امة
رسول الخ سے یہہ خیال نکیا جائے کہ مراد رسول سے امام دوازدہم

ہیں کیونکہ وہ جناب جب ظہور فرمائینگے تو زمین کو عدل سے بھر دیں گے
اور امام دوازدہم رسول حقیقی اور رسول معلی صطلاحی ہیں یہ تاویلات
باردہ اور اختراعات فاسدہ خیالیہ کو جب کتب تفاسیر واحادیث کے طرف
رجوع کرتے ہیں تو ہمارے خیالات ذہنیہ المعلم ہباءً منثوراً ہو جاتے
ہیں جیساکہ علامہ مجلسی کی تحریر سے ہمارا خیال فاسد ہو گیا

(آیت نمبر ۹ سورہ آل عمران)

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا
ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا
وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین =

یعنی جو کوئی اس بارہ (عیسیٰ کے باب میں) میں تجھہ سے جھگڑا کرے
بعد اس کے کہ اوسکا علم حاصل ہو گیا ہے تو کہدے اون نصاریٰ سے
کہ آؤ ہم اپنے بیٹوںکو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں
کو بلائیں تم اپنی عورتوںکو طلب کرو ہم اپنے نفسوںکو بلائیں تم اپنے
نفسوںکو بلاؤ پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں اس
آیۂ وافی ہدایہ کا قصہ نہایت معروف ومشہور ہے جب کہ مباہلہ
مقرر ہو گیا اور وقت حاضری اور بارگاہ مقدس جناب اقدس الہیٰ
قریب ہوا تو آپ نے کسی کو اس معرکہ عظیم کے قابل نہ پایا -
اور اون لوگوںکو منتخب کرلیا جو بارگاہ ایزدی سے برگزیدہ گی کا
تمغہ لائے تھے یعنی علی وفاطمہ وحسنین علیہم السلام
کو ہمراہ لے گئے = اس آیہ مجیدہ نے انوار خمسہ نجباء یعنی

والملائکة والوالنبیا وص ۳۲ س ۱۴ مین عبداللہ بن احمد سے منقول ہے
قل کفی باللہ الخ قال نزلت فی علی بعد رسول اللہ والائمۃ
الائمۃ بعدہ اس آیہ مجیدہ سے یہ خیال ہو کہ گواہ کو چاہیے کہ عالم شہود
ہوئے پس جو گواہ کے عالم بہ تمام مشہود بہ نہو گواہی تصدیق ہو
نہین سکتا پس شاہد صفت یا کمال مین مساوی یا افضل مشہود علیہ
ہوئے پس آیہ کریمہ مذکورہ مین مشہود بہ رسالت ہے کہ صفت آنحضرت
ہے اور مشہود علیہ آنحضرت ہین اور شاہد اللہ عز اسمہ اور حضرت علی ہین
پس نظر بران حضرت علیؑ کا حضرت رسول سے مساوی یا افضل ہونا
لازم آتا ہے اور نیز حضرت علیؑ کا رسول و نبی ہونا ثابت ہوتا ہے
اور اسی طرح ہر امام تا امام دوازدہم شاہد و مشہود علیہ ہین پس ہر امام
رسول و نبی ہے اور رسالت و نبوت مین حضرت رسول سے کل ائمہ
مساوی المرتبہ ہین یہ خیالی استدلال ہمارا قطعاً غلط اور تاویل علیل
مین داخل ہے یعنے شاہد کو صفت یا کمال مین مشہود علیہ سے مساوی
یا افضل ہونا لازم ہو تو پس جز سوم سورہ آل عمران ہین جو خداوند عالم
ارشاد فرماتا ہے شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ
واولوالعلم قائما بالقسط وھو العزیز الحکیم یعنے گواہی دی
اللہ نے یہ تحقیق کے کوئی معبود نہین ہے مگر وہی اللہ اور ملائکہ
نے گواہی دی اور صاحبان علم یعنے جناب ائمہ اطہار نے گواہی دی
دران حالیکہ وہ قایم ساخت عدل کے ہے اور وہ اللہ غالب و حکیم
ہے اس آیہ کریمہ مین مشہود بہ توحید خداوند عالم ہے اور مشہود علیہ
خداوند عالم ہے اور شاہد خود خداوند عالم اور ملائکہ اور ائمہ اطہار ہین

نظر برآن لازم آتا ہے کہ ملائکہ اور ائمہ ہدیٰ جو شاہد ہیں صفت باکمال
میں مشہود علیہ یعنی خداوند عالم سے ؛ معاذ اللہ مساوی یا رفیع
ہوں یعنی شاہد جو ملائکہ اور ائمہ ہیں سب خدا ہو جائیں جیسے کل انبیاء
و نبوت میں آنحضرت سے مساوی المرتبہ ہو کر رسول و نبی ہو گئے
یہ تو مرتبہ مساوات خداوند عالم کا ہے اب رہا یہ امر کہ شاہد کو مشہود
علیہ سے افضل ہونا چاہیے پس بنا بر استدلال خیالی مذکور خدا سے
بہ [illegible] کوئی درجہ ہونا ضرور ہے کہ جس درجہ میں ملائکہ اور جناب ائمہ
[illegible] خداوند عالم سے افضل قرار پائیں نعوذ باللہ من
ذلک الاعتقاد وھذا افرط الفساد ؛

(آیہ نمبر ۹ سورہ یونس)

لکل امۃ رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط
وھم لا یظلمون اس آیہ مجیدہ کے نسبت جناب ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ
اپنی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں جسکا ترجمہ یہ ہے یعنی ہر گروہ کیواسطے
امم ماضیہ سے رسول تھا کہ اونکو دعوت بحق فرماتا تھا پس جب آیا اونکی
کی طرف وہ رسول کہ مبعوث تھا اون پر تکذیب کی اوسکی حکم کیا گیا
درمیان رسل اور مکذبین ستم دیدہ نہیں ہوئے یعنی رسول کے
ثواب سے کم نہیں کرتے ہیں اور عذاب مکذبین میں جسکے وہ مستحق
ہیں حکم زیادتی نہیں فرماتا ہے ؛ آیہ مذکورہ کی یہ تفسیر بالظاہر تھی تفسیر
بالباطن جلد سابع بحار باب جوامع تاویل صفحہ ۱۵ سطر ۸ میں اسطرح مذکور ہے
عن جابر وعن ابی جعفر قال سئلتہ تفسیر ھذہ الآیۃ قال تفسیرھا
بالباطن ان لکل قرن من ھذہ الامۃ رسولا من آل محمد یخرج

الی القرات الذی هو الیهم رسول وهم الاولیاء وهم الرسل
واما قوله فاذا جاء رسولهم قضی بینهم بالقسط قال معناه
ان الرسل یقضون بالقسط وهم لا یظلمون کما قال
الله تعالی =

بیان لعله تاویل الباطن المراد بالرسول معناه اللغوی
یشمل الامام والمعنی انهم بمنزلة الانبیاء فی الامم
السالفة فی کل قرن بهم تتم الحجة کما ورد ان
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وفسرهم علیهم ا
لسلام یعنی جابر نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام آیہ کریمہ مذکورہ سے
سوال کیا حضرت نے فرمایا تفسیر باطنی اوسکی یہہ ہے بہ تحقیق کہ واسطے
ہر زمانہ کے اس امت سے رسول ہے آل محمدؐ سے باہر آتا ہے طرف
قرآن کے کہ وہ اون کی طرف رسول ہے اور یہہ لوگ ہین اولیا اور
یہہ لوگ ہین رسول علامہ مجلسی جو قدوۃ المحققین اور خاتم المحد
ثین کہلاتے ہین وہ فرماتے ہین المراد بالرسول معناہ اللغوی یشمل
الامام یعنے یہان مراد رسول سے معنی لغوی ہے جو شامل ہے امام کو
معنی لغوی رسول کے ارسال کنندہ ہے = آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر مین جو
امام علیہ السلام نے فرمایا هم الرسل وہی لوگ رسول ہین یا رسول ہین
معنی ہے کہ بہ تحقیق ائمہ ہدی بمنزل انبیا ہین جیسا کہ آنحضرت سے وارد
ہوا کہ بہ تحقیق علما میری امت کے مانند انبیا بنی اسرائیل کے ہین علما
سے ائمہ ہدی علیہم السلام تفسیر کیے گئے ہین پس آیہ مذکورہ لکل امة
رسول الخ سے یہہ خیال نکیا جاوے کہ مراد رسول سے امام دوازدہم

ہین کیونکہ وہ جناب جب ظہور فرمائینگے تو زمین کو عدل سے بھر دینگے
اور امام دوازدہم رسول حقیقی اور رسول بمعنی اصطلاحی ہین یہ تاویلات
باردہ اور اختراعات فاسدہ خیالیہ کو جب کتب تفاسیر و احادیث کے طرف
رجوع کرتے ہین تو ہمارے خیالات ذہنیہ المتکلم ہمارے مسدود ہو جاتے
ہین جیساکہ علامہ مجلسی کی تحریر سے ہمارا خیال فاسد ہوگیا

(آیت نمبر ۹ سورۂ آل عمران)

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین =

یعنے جو کوئی اس بارہ (عیسیٰ کے باب مین) مین تجھسے جھگڑا کرے بعد اس کے کہ اوسکا علم حاصل ہوگیا ہے تو کہدے اون نصاریٰ سے کہ آؤ ہم اپنے بیٹونکو بلائین تم اپنے بیٹون کو بلاؤ ہم اپنی عورتونکو بلائین تم اپنی عورتونکو طلب کرو ہم اپنے نفسونکو بلائین تم اپنے نفسونکو بلاؤ پھر ہم مباہلہ کرین اور جھوٹون پر خدا کی لعنت کرین اس آیۂ وافی ہدایہ کا قصہ نہایت معروف و مشہور ہے جب کہ مباہلہ مقرر ہوگیا اور وقت حاضری اور بارگاہ مقدس جناب اقدس الہی قریب ہوا تو آپ نے کسی کو اس معرکہ عظیم کے قابل نہ پایا۔ اور اون لوگونکو منتخب کرلیا جو بارگاہ ایزدی سے برگزیدگی کا تمغہ لائے تھے یعنے علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام کو ہمراہ لے گئے = اسی ایہ حمیدہ سے انوار خمسہ کو اپنے

جناب امیر و حضرت صدیقہ طاہرہ و جناب حسنین علیہم السلام بدرجہ کمال ظاہر ہوتی ہے کیونکہ بحکم خدا موافق آیہ مذکورہ کے جناب امیر علیہ السلام نفس رسول ہوئے اور یہہ ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا سب اہل عالم سے افضل ہیں نفس رسول بھی سب اہل عالم سے افضل ہوا پس یہہ فضیلت از روئے قرآن آپکی ایسی ثابت ہے کہ اور کیلیے نہیں ہے = حضرت علیؑ کے نفس رسول ہونے سے ہم یہہ خیال نہ کریں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت سے من جمیع الوجوہ مساوی ہیں بدون تفاوت حتی نبوت و رسالت میں کیونکہ خداوند عالم نے آیہ مذکورہ میں نبوت و رسالت کو استثنار نہیں فرمائی اگر استثنار مقصود ہوتا تو مطابق و موافق اپنی مراد کے لفظ ارشاد فرماتا یہاں یہہ بات سمجھنی چاہیے کہ یہہ مقام مقام مباہلہ ہے باہم دیگر بددعا کرنے کا مقام ہے = اور استثنا مقام التباس و اشتباہ میں کیا جاتا ہے جو کلام سابق سے ناشی ہوتا ہے جیساکہ حدیث منزلت یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون الخ میں آنحضرت نے جناب امیر کو نبوت سے استثنا فرمایا کیونکہ حضرت ہارون علاوہ جمیع مراتب کے مرتبہ نبوت بھی رکھتے تھے اگر آنحضرت نبوت کو مستثنیٰ نہ فرماتے تو یقیناً یہہ بات ثابت ہو جاتی کہ مثل جناب ہارون حضرت امیر بھی علاوہ دیگر مراتب کے نبوت بھی رکھتے ہیں ازبسکہ نبوت جناب ختمی مرتبت پر ختم ہو چکی ہے اور کوئی نبی قیامت تک ہونیوالا نہ تھا لہذا آنحضرت نے نبوت کو جناب امیر سے استثنا فرمائی ہے پس یہہ مقام مقام استثنا ہے نہ مقام مباہلہ = جاننا چاہیے کہ جناب امیر المومنین معصوم اور دیگر شرائط امامت میں اور خلقت اور حقیقت اور نورانیت میں آنحضرت

سے مساوی ہین اور عدم نبوت و رسالت قادح اس مساوات کے نہین ؛
وفہموا وحفظوا ؛

(آیہ نمبر ۱ سورہ بقر)

ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم
ان اللہ علی کل شیء قدیر ؛ یعنے ہم کسی آیت کو منسوخ نہین کرتے
نہ بھلاتے ہین جبتک کہ اوس سے بہتر یا ویسی ہی نازل نہ کردین کیا
تمکو علم نہین کہ خدا ہر شئے پر قادر ہے ؛ اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں قمی
سے کہ عمر ابن زید نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے خدا کے
اس قول کا مطلب دریافت کیا ما ننسخ من آیۃ ؛ یعنے ہم کسی
آیت کو منسوخ نہین کرتے اور نہ بھلاتے ہین جبتک کہ اوس سے بہتر یا
ویسی ہی نازل نہ کردین حضرت نے فرمایا یون نہین ہے اگر خدا کسی آیت کو
منسوخ کرتا اور ویسی ہی بدلے مین لاتا تو پھر منسوخ ہی کیون فرماتا ؛ بخیر منہا
او مثلہا مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین الف واو
ہرگز نہین ہے ؛ بلکہ بخیر منہا ومثلہا ہے ؛ اس آیہ کریمہ مین لفظ آیت
سے مراد امام ہے۔ مطلب یہ کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ ہم کسی امام کو
اس دنیا سے اس لئے نہین اوٹھاتے کہ ذکر اوس کا فراموش ہو جائے
بلکہ اوٹھانے سے پہلے اوس کے صلب سے ایک خیر پیدا کر دیتے ہین
جو اوس کے مثل امام ہوتا ہے ؛ اور نیز آیہ والذین
ہم آیتنا غافلون مین جناب امیر علیہ السلام مراد ہین
جیسا جلد سابع بحار صفحہ ۴۲ سطر ۱۹ مین آیہ ما ننسخ مین لفظ

اور آیہ مذکورہ آتینا جو سورہ یونس میں ہے مراد جناب امیر المومنین اور
دیگر ائمہ ہدی ہیں چنانچہ علامہ مجلسی فرماتے ہیں و الدلیل علی ذلک
قول امیر المومنین ما للّٰہ آیۃ اکبر منی یعنے دلیل اس پر قول
جناب امیر المومنین علیہ السلام ہے کہ نہیں ہے کوئی آیت واسطے اللہ
کے بزرگتر مجھسے۔ آیہ ما ننسخ الخ میں جو لفظ آیت ہے اوس سے
یہ خیال نہ کریں کہ حضرت رسالتمآب بھی ایک آیت ہیں آیات خدا سے
اور حضرت علی بھی آیت ہیں پس جب خداوند عالم نے آنحضرت کو اس
دنیا سے اوٹھا لیا تو بموجب آیہ ما ننسخ تا آخر حضرت علی کو پیدا فرمایا اور
بنابر معنی آیت مذکورہ حضرت امیر المومنین معاذ اللہ حضرت رسول سے
افضل اور مساوی ہیں اسطرح کا معنی کرنا تفسیر بالرائے میں داخل ہے
اور جو اوس کا نتیجہ ہے وہ غلط ہے کیونکہ حضرت رسول سے افضل اور
نہ کوئی بہتر ہے۔ اور نہ کوئی من جمیع الوجوہ مساوی ہوسکتا ہے ان
بعد آنحضرت جو کچھ مرتبہ اور فضیلت ہے وہ جناب ائمہ ہدی علیہم السلام کیلئے
ہے جیسا کہ تفسیر صافی سورہ بقر صفحہ ۱۹ میں مرقوم ہے کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے فضلنی علی جمیع الانبیاء و المرسلین و
الفضل بعدی لک یا علی و الائمہ من بعدک یعنے آنحضرت
فرماتے ہیں کہ فضیلت دی مجھکو خدا تعالے نے جمیع انبیاء و مرسلین
پر اور فضیلت میرے بعد واسطے تیرے ہے یا علی اور بعد تیرے واسطے
ائمہ کے ہے پس اس سے آنحضرت کی فضیلت جمیع انبیاء و مرسلین پر ثابت
اور نیز اسی ارشاد سے ثابت ہوا کہ آنحضرت اپنی اہلبیت سے بھی افضل
ہیں۔ اور ہونا ہی چاہئے۔ بلکہ اہلبیت علیہم السلام کو شرف و کرامت

حاصل ہے وہ آنحضرت ہی کے سبب سے ہے جیسا کہ جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم و فضائلہم کے صفحہ ۲۶ میں یہ عبارت ہے کہ عن ابی جعفر امام محمد ابن علی علیہم السلام انہ قال ایہا الناس ان اہلبیت نبیکم شرفہم اللّٰہ بکرامتہ یعنی جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے گروہ مردم بہ تحقیق کہ خداوند عالم نے شرف دیا تمہارے نبیؐ کے اہلبیت کو بسبب نبی کی بزرگی کے اس حدیث معصوم سے فضیلت آنحضرت کی اہلبیت علیہم السلام پر اوضح و اصحات و ابدہ بدیہیات سے تاملوا و تدبروا ؛؛

(ایت نمبر ۱ سورہ احزاب)

انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ۔ سوائے نہیں اس کے ہے اس کے کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تا یہ کہ دور کرے تم سے نجس کو اے اہلبیت نبوت اور پاک کرے تمکو جو حق پاک کرنیکا ہے یہ آیہ تطہیر شان پنجتن نجبا یعنی حضرت محمد مصطفےٰ و علی مرتضیٰ و فاطمہ زہرا و حسن مجتبیٰ و حسین سید الشہدا علیہم الآف التحیۃ والثنا کی نازل ہوئی ہے اسی پر جملہ مفسرین و علمائے دین متین کا اتفاق ہے جاننا چاہئے کہ آیہ تطہیر میں عصمت اہلبیت کو بشرف حضرت رسالت پناہ خداوند عالم نے بتاکید متعددہ موکد گردانا ہے اول لفظ انما کہ لفظ حصر ہے دوم لام تاکید یہ ہے پر سوم مفاد اوس کا کہ اذہاب ہے دلالت مطابقی ازالہ رجس پر بالمرہ رکھتی ہے چہارم اتیان بہ ہیات صیغہ کہ دلالت نفی جمیع جزئیات پر رکھتی ہے پنجم لفظ عنکم دلالت شدت

اہتمام پیہ کرتا ہے وگرنہ بجائے اس کے عن اہل البیت کہنا کافی تھا ششم تعبیران کے
بخطاب اہلبیت وعدم ذکر اسامی مقدسہ خمسہ نجبا تعظیما ہفتم ندا یر وجہ اختصاص
ہشتم تاکید بلفظ یطہر جو جمیع ارجاس وادناس کی تنزیہ پیہ کرتی ہے
نہم تاکید بر تاکید تطہیر مصدر ہے جو تطہیرا مفعول مطلق واقع ہے
اس آیت عالی رایت سے ثابت ہے کہ خمسہ نجبا جمیع ارجاس وادناس
سے معصوم اور پاک وپاکیزہ ہیں سب پیہ بزرگوار جنکی عصمت کیلئے
نص فرمائیں وہ یہی معصوم ہیں تا علی ندا جناب امام زین العابدین
علیہ السلام سے تا جناب صاحب الامر علیہ السلام آئمہ معصوم ہیں
آنحضرت اور جناب فاطمۃ الزہرا اور آئمہ اثنا عشر علیہم السلام سب کی
سب معصومیت میں مساوی ہیں کیونکہ جیسی عصمت نبی کیلئے
شرط ہے ایسی ہی امام کیلئے مخفی نرہے کہ آیہ تطہیر میں جو لفظ رجس ہے معنی اوس کا
لغت میں پلیدی وعقوبت وخشم ہے اور تفاسیر میں مراد اوس سے
ناپاکی باطنی ہے کہ وہ معاصی صغیرہ وکبیرہ ہیں جیسا کہ تفسیر عمدۃ
البیان میں لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں مرقوم ہے کہ لیجائے تمہے ناپاکی
کو یعنے دور کرے تم کیر سے گناہوں کو اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا
ہے کہ بیان استعارہ کیا ہے واسطے گناہوں کے ناپاکی کو اور
واسطے تقویٰ کے تطہیر کو اور مجمل جو کتاب لغت ہی اوس میں لکھا
ہے کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہے ہر گناہ سے اور بدی سے
اور راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ تطہیر جسمانی میں اور اخلاق اور
افعال سب میں کہی جاتی ہے یہہ معنی رجس وطہارت کی جو قد کو

ہوئی از روئے لغت کو یا اصطلاح و تفاسیر مفسرین کی نہی نہ فرضی
مثل اوس کے کہ جہل و عجز اقسام رجس سے ہی حق تعالٰے نے
ان سے دور کیا اور علم و قدرت اقسام طہارت سے ہے اون کو
عطا فرمایا حالانکہ رجس کا معنی نہ جہل و عجز ہے اور نہ طہارت کا معنی
علم و قدرت ہے پس رجس و طہارت کے اس فرضی معنی سے
یہہ خیال نہ کیا جائے کہ ذوات مقدسہ پنجتن پاک علیہم السلام مین
ناواقفیت کسی چیز کی ہرچند وہ چیز نبوت و رسالت ہو فطرۃً و تخلیقاً
و تکویناً نہین ہے پس یہہ دلیل مساوات مستلزم مراتب اربعہ ولایت
و امامت و نبوت و رسالت ہے ورنہ مساوات ساتھہ آنحضرت کے
بے معنی ہے ایسا خیال کرنیسے ظاہر ہوتا ہے کہ معصوم وہی ہے
جسمین ناواقفیت کسی چیز کی فطرۃً و تخلیقاً و تکویناً نہو نظر بہین لازم
آتا ہے کہ جمیع ملائکہ و انبیا و اوصیاء علیہم السلام کیلئے بہی مراتب اربعہ
نبوت و رسالت و نبوت و امامت حاصل ہون کیونکہ وہ معصوم ہین
اور آنحضرت سے اس صفت عصمت مین مساوی ہین اگر ملائکہ اور دیگر انبیا
و اوصیاء مین مراتب اربعہ مذکورہ نہون تو اونمین عصمت متحقق نہوگی
حالانکہ ان مین از روئے احادیث وغیرہ عصمت متحقق ہے اور نیز جہل
و عجز کو اقسام رجس سے اور علم و قدرت کو اقسام طہارت سے خیال
کرنیسے ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ اور انبیاء اور اوصیاء معصوم نہین ہین
کیونکہ بنابر معنی مذکور کے معصوم تو وہی ہے کہ جسمین ناواقفیت
کسی چیز کی تکویناً و تخلیقاً و فطرۃً نہو حالانکہ یہہ امر کتب احادیث سے
ثابت ہے کہ ملائکہ نے نور مقدس محمدی سے تعلیم تسبیح جناب اقدس

الٰہی پائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ فطرۃً و تخلیقاً و تکویناً عالم نہ تھے
جب تکویناً عالم نہ تھے پس جہل لازم آیا اور جہل و عجز اقسام رجس سے
خیال کیا گیا ہے فلہذا ملائکہ معصوم نہ ہوئے فضلاً علیہ قرآن مجید
میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وعلّم آدم الاسماء کلّها ثم عرضهم
علی الملائکۃ فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان کنتم صادقین
قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علّمتنا انک انت العلیم الحکیم
یعنے اللہ نے آدم کو سب اسماء سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے روبرو
پیش کر کے کہا کہ ان اشیاء کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو وہ بولے
تیری ذات پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں ہے مگر جتنا کہ تو نے ہمیں سکھایا
اس سے صاف ملائکہ کا جہل و عجز ظاہر ہوتا ہے اور جہل و عجز بنا بر
بیان دیں اقسام رجس سے ہے پھر کہاں ملائکہ رجس سے پاک ہوئے اور
کیونکہ معصوم ہوئے۔ حالانکہ ملائکہ معصوم ہیں قطعاً انبیاء و اوصیاء کی عصمت
میں بھی کلام پیدا ہوتا ہے کیونکہ تحقیقاً معصوم وہی سمجھا گیا ہے کہ جسمیں کسی
چیز کی ناواقفیت تخلیقاً وغیرہ نہ ہو پس یہ امر کفلق الصبح روشن ہے
کہ جو علم جناب محمدؐ و آل محمدؐ کو عطا ہوا وہ اور انبیاء و اوصیاء کو نہیں
عطا ہوا چنانچہ کتاب عین الحیات مطبوعہ نولکشور ۹۲ سنہ میں علامہ
مجلسی تحریر فرماتے ہیں جسکی یہ عبارت ہے السیف تمار روایت
کہ حضرت صادق فرمود اگر من درمیان موسیٰ و خضر میبودم ایشان
را خبر میدادم کہ از ہر دو دانا ترم و علے چند بایشان میگفتم کہ ایشان
نہ دانستند زیرا کہ ایشان علم گذشتہ را میدانستند و علم آیندہ را
نمیدانستند و ما میدانیم علم گذشتہ و آیندہ را تا روز قیامت و از

تمام اشیا رسیدہ است لیتے سیف تمار سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صادق
نے کہ اگر میں درمیان موسی و خضر کے ہوتا تو اون کو خبر دیتا اس لیے
کہ دونوں سے میں داناتر ہوں اور چند علم اونکو کہتا کہ وہ خبر نہیں رکھتے
ہیں وہ علم گذشتہ کو جانتے تھے اور علم آیندہ کو نہیں جانتے تھے
اور ہم علم گذشتہ و آیندہ کو جانتے ہیں تا روز قیامت اور پیغمبر سے
ہم کو میراث پہنچی ہے اس حدیث سے حضرت موسی و خضر کی
ناداستگی علم آیندہ سے مثل آفتاب روشن ہوتی ہے جب
ناداستگی ثابت ہوئی تو پھر موسی وغیرہ کا [illegible] نا کیسا کیونکہ سہو
تو وہی ہے جسمیں کسی چیز کی ناداستگی فطرتاً و تکوینیا و تخلیقاً ہو
اور تیسیر کتاب مذکور صفحہ مذکور کی سطر ۱۲ میں علامہ کلینی سے تحریر کرتے ہیں
کہ حضرت صادق سے کلینی بسند روایت کی ہے ترجمہ جسکا یہ ہے
کہ خدا نے حضرت عیسی کو دو اسم اعظم تعلیم فرمائے تھے اور حضرت
موسی کو چار اور حضرت ابراہیم کو آٹھ اور حضرت نوح کو پندرہ اور حضرت
آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سبکی
تعلیم فرمائی ہے بدرستیکہ اسمار اعظم الٰہی تہتر ہیں البتہ آنحضرت کو
تعلیم فرمائے ہے اور ایک اسم اعظم کسی کو نہیں تعلیم فرمایا اس ایک
علم اسکے عالم خود پیغمبر خدا اور ایمہ ہدیٰ علیہم السلام بھی نہیں
ہیں اس حدیث صادق سے بمقابل حضرت محمد مصطفی کے اور انبیا
کا غیر عالم ہونا اور ناداستگی اونکی صاف طور سے ثابت ہوئی پھر
گمان معاذ اللہ انبیا سہو سے پاک ہو کیونکہ معنی سہو کے وہی ہے جو

جسمیں نادانستگی کسی چیز کی تکوینا و تخلیقاً و فطرۃ ہو تو بنا بر علی ہذا انبیا کے مذکور
غیر معصوم ہوے اور بہتّر اسمار اعظم سے الّا اسمار اعظم خداوند عالم جناب محمد و آل
محمد علیہ السلام کو تعلیم فرمائے اور ایک اسم اعظم کسی کو تعلیم نہیں ہوا ایس اس یک
اعظم سے جناب محمد و آل محمد بہی غیر عالم ہوے جب غیر عالم ہوے تو نادانستگی
اوس کے صراحۃ ثابت ہوی پس نظر کرتے اوس معنی رجس کے جسکو ہمارے ذہن
ناقص نے اختراع کیا تہا عصمت جناب محمد و آل محمد علیہم السلام میں معاذ اللہ
کیسا رخنہ عظیم پڑ گیا حالانکہ ملائکہ اور جمیع انبیا معصوم ہیں اور جناب محمد
وال محمد علیہم السلام کو خداوند عالم نے ایسا پاک و پاکیزہ فرمایا جو حق تہا جس مدلول
مطلق تطہیرا دال ہے مگر افسوس ہمارے عقل سلیم و فہم مستقیم نے رجس و طہارت
میں خلاف تفاسیر و احادیث معنی پیدا کرکے ملائکہ اور جمیع انبیا و اوصیا و جناب
محمد وآل محمد علیہم السلام کو غیر معصوم ثابت کر دیا نعوذ باللہ من ذلک المعنی
ومن ذلک الاعتقاد ۔

اور نیز اس مقام میں یہہ خیال کیا جاتا ہے علامہ حلی نے کتاب باب حادی
عشر میں انہ مساو للنبی لکہا ہے اس سے مقصود علامہ کا مساوات
مراتب اربعہ میں ہے یہہ خیال بہی درست نہیں کیونکہ عدم نبوت و رسالت
مستلزم عدم مساوات بعضے صفات کی نہیں ہے مثل عصمت و دیگر شرائط
امام جو مثل شرائط نبوت ہیں واسی لحاظ سے علامہ موصوف نے انہ مساو
للنبی جناب امیر کے باب میں فرمایا ہے چنانچہ اسی جملہ کے سطر بالا میں تحریر
فرماتے ہیں انہ افضل الناس بعد رسول اللہ یعنی جناب امیر افضل
ہیں جمیع ناس سے بعد رسول کے اور مساوات کو بدلیل آیہ مباہلہ
انفسنا ثابت ہے اور نفس رسول ہونیکے باب میں فرماتے ہیں لانّہ

انّہٗ لیس المراد بہ انّ نفسہٗ نفسہ لبطلان الاتحاد فیکون المراد انّہ
مثلہ ومساویہ یعنے مراد نفس سے عین نفس رسول نہیں واسطے باطل
ہونے اتحاد کے لئے اتحاد یعنے دو شئے کا ایک ہو جانا بلیس مراد نفس سے مثل
نبی اور مساوی نبی کے ہو جاتا ہے یعنے جیسے نبی معصوم اور پاک ہیں
ویسے ہی جناب امیر معصوم ہیں اور دیگر شرائط امامت میں مثل نبی ہیں
اور ان شرائط میں مساوی نبی ہیں اگر جناب علامہ حلی کا مقصود مساوٍ
للنبی لینے سے اجتماع نبوت و رسالت و ولایت و امامت ہوتا تو اپنی
کتاب باب حادی عشر مطبوعہ نول کشور میں اسی صفحہ کے پانچ ورق قبل ص ۲۹
سطر ۳ فصل خامس فی النبوۃ میں یہ کیوں تحریر فرماتے النبی ھو الا
نسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر یعنے
نبی وہ انسان ہے جو خبر دینے والا ہے منجانب خدا تعالی بغیر واسطہ بشر کے
اگر مقصود علامہ کا مساوٍ للنبی سے مراتب اربعہ مذکورہ ہوتا تو تعریف نبی سے
جو مذکور ہوئی خود علامہ کے قول کی تردید لازم آتی ہے۔ اور فاضل مقداد
شارح باب حادی عشر نے جو یہ فرمایا ہے کہ ان التعریف ینطبق علی النبوۃ
یعنے تعریف امامت منطبق ہوتی ہے تعریف نبوت پر یہ تعریف امامت تعریف
نبوت پر منطبق ہونے سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ ائمہ ہدی علیہم السلام
انبیاء و رسل ہیں۔ اگر شارح موصوف کا بھی یہی مقصود ہوتا تو یہ بزرگوار
بھی اپنے قول کی تردید آپ ہی فرماتے جیسا کہ کتاب باب حادی عشر
ص ۲۳ سطر ۱۵ فصل خامس فی الامامت میں ماتن نے جو امامت کی یہ تعریف
کی ہے الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا لشخص
من الاشخاص نیابۃ عن النبی اسکی شرح میں فاضل مقداد

رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں اقول ذا بحث وھو بحث الامامت من توابع النبوۃ وفروعھا الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا جناب فاضل موصوف کی اس شرح سے کہ نہایت صحیح روشن ہے کہ بحث امامت توابع نبوت اور فروع نبوت سے ہے اور نبوت اصل ہے اور امامت اوسکی فرع ہے اور نبوت متبوع اور امامت تابع ہے پس جو فرق اصل وفرع اور تابع ومتبوع مین ہے ارباب بصیرت پر خوب روشن ہے اور نیز شارح موصوف ماتن ممدوح کے قول اول کی شرح الیسی فرماتے جو کتاب باب حادی عشر ۲۹ سے تعریف نبوت مین کی ہے وہ یہ ہے۔

النبی بانہ انسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر شارح فرماتے ہین فبقید الانسان یخرج الملک وبقید المخبر عن اللہ تعالی یخرج المخبر عن غیرہ وبقید عدم واسطۃ البشر یخرج الامام والعالم فانھما مخبران عن اللہ تعالی بواسطۃ النبی یعنے جناب فاضل مقداد فرماتے ہین کہ قید انسان سے ملک خارج ہوتا ہے اور قید مخبر عن اللہ تعالے سے مخبر عن غیرہ خارج ہوتا ہے اور قید بغیر واسطہ احد من البشر سے امام اور عالم خارج ہوتے ہین بدین سبب کہ وہ دونون مخبر عن اللہ تعالے بواسطہ نبی ہین مخفی نرہے کہ جو بزرگوار ایسی شرح فرمائے اوسکا مقصود ان التعریف ینطبق علی النبوت کہنے امام کو نبی جاننے کا کیونکر ہو سکتا ہے ہان مطلب شارح کا یہ ہے کہ نبوت بہی ریاست عامہ ہے امور دین اور دنیا مین پس یہہ تعریف امامت بے شبہ تعریف نبوت پر منطبق ہوتی ہے اور اسی تعریف امامت کی رو سے شارح فاضل نے فرمایا ہے کہ نبوت نیز امامت ہے بقولہ

تعالے انی جاعلک للناس اماماً اور نیز اسیطرح تفسیر ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ میں
مرقوم ہے نیہ کہ آیہ مذکورہ میں لفظ امام سے نبوت مراد ہے ان تمام بیانات
جناب علامہ حلی وجناب فاضل مقداد رحمہما اللہ سے مثل آفتاب نصف
النہار روشن ہوتا ہے کہ جناب ایمہ ہدیٰ علیہم السلام نہ انبیا رہین نہ
رسل وا فہموا احفظوا ۔

(آیت نمبر ۱۲ سورہ مائدہ)

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون الزکوۃ وھم راکعون یعنے بجز اسکے نہین ہے کہ ولی تمہارا اللہ ہے
اور اوسکا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایسے لوگ کہ جو نماز
کو قایم رکھتے ہین اور زکوۃ کو دیتے ہین حالت رکوع مین یہ آیت بحالی
رایت اصل عقیدہ دین خدا کی تعلیم دیتی ہے وہ یہ کہ تمہارے ولی یا حاکم
یا امیر جس کے حکم کی تعمیل تم پر واجب ہے اور وہ حاکم یا ولی اور امیر
تین ہین اس آیہ کریمہ مین جو لفظ ولی ہے مفسرین نے اس کے کہی معانی
بیان کئے ہین مثل محب و ناصر و اولی بالتصرف کے مگر مقتضا ئے لفظ انما
یہان معنی ولی کا اولی بالتصرف ہے اور اسی معنی سے باقی گیارہ اماموں
کو بہی ولایت یکے بعد دیگرے حاصل ہے آیہ کریمہ سے بخوبی ظاہر معلوم
ہوتا ہے کہ جیسا اللہ جل ذکرہ اولی بالتصرف ہے اسیطرح جناب رسالتمآب
اور جناب امیر علیہما السلام بلا فرق اولی بالتصرف ہین مگر بنظر تعمق دیکھا
جائے تو ان ہرسہ ولایتون مین فرق بین ثابت ہوتا ہے اس لئے
کہ خدا تعالے بالذات اولی بالتصرف ہے اور آنحضرت بالتبع اور اسیطرح

اہتمام پر کرتا ہے وگرنہ بجائے اس کے عنکم اہل البیت کہتا ششم بتغیران کے
بخطاب اہلبیتم وعدم ذکر اسامی مقدسہ خمسہ نجبا نقطیبا ہفتم ندا بروجہ اختصاص
ہشتم تاکید بلفظ یطہرہ جو جمیع ارجاس وادناس کی تنزیہ پر کرتی ہے
نہم تاکید پر تاکید تطہیر مصدر سے جو تطہیرا مفعول مطلق واقع ہے
اس آیت عالی رایت سے ثابت ہے کہ خمسہ نجبا جمیع ارجاس وادناس
سے معصوم اور پاک و پاکیزہ ہیں پس یہہ بزرگوار جنکی عصمت کیلئے
نص فرمائیں وہ بھی معصوم ہیں تیا محمد علی ندا جناب امام زین العابدین
علیہ السلام سے تا جناب صاحب الامر علیہ السلام سب ائمہ معصوم ہیں
آنحضرت اور جناب فاطمۃ الزہرا اور ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سب کی
سب معصومیت میں مساوی ہیں کیونکہ جیسی عصمت نبی کیلئے
شرط ہے ایسی ہی امام کیلئے محقق نرہے کہ آیہ تطہیر میں جو لفظ رجس ہے معنی اوس کا
لغت میں پلیدی وعفونت وخشم ہے اور تفاسیر میں مراد اوس سے
ناپاکی باطنی ہے کہ وہ معاصی صغیرہ وکبیرہ ہیں جیسا کہ تفسیر عمدۃ
البیان میں لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں مرقوم ہے کہ بیجائے تمہیں ناپاکی
کو یعنے دور کرے تمکو تمہیر سے گناہوں کو اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا
ہے کہ بیان استعارہ کیا ہے واسطے گناہوں کے ناپاکی کو اور
واسطے تقوی کے تطہیر کو اور مجمل جو کتاب لغت ہی اوس میں لکھا
ہے کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہے ہر گناہ سے اور بدی سے
اور راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ تطہیر جسمانی ہیں اور اخلاق اور
افعال سب میں کہی جاتی ہے یہہ معنی رجس وطہارت کی جو مذکور

ہو گی از روئے لغت مذکور و اصطلاح و تفاسیر مفسرین کی نفی نہ فرضی
مثل اوس کے کہ جہل و عجز اقسام رجس سے ہی حق تعالےٰ نے
ان سے دور کیا اور علم و قدرت اقسام طہارت سے ہے اون کو
عطا فرمایا حالانکہ رجس کا معنی نہ جہل و عجز ہے اور نہ طہارت کا معنی
علم و قدرت ہے پس رجس و طہارت کے اس فرضی معنی سے
یہہ خیال نہ کیا جائے کہ ذوات مقدسہ پنجتن پاک علیہم السلام مین
ناوابستگی کسی چیز کی ہر چند دیگر نبوت و رسالت ہو فطرۃً و تخلیقاً
و تکوینیاً نہین ہے پس یہہ دلیل مساوات مستلزم مراتب اربعہ ولایت
و امامت و نبوت و رسالت ہے ورنہ مساوات ساتھہ آنحضرت کے
بے معنی ہے ایسا خیال کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معصوم وہی ہے
جسمین ناوابستگی کسی چیز کی فطرۃً و تخلیقاً و تکوینیاً ہو نظر بریں لازم
آتا ہے کہ جمیع ملائکہ و انبیا و اوصیاء علیہم السلام کیلئے بھی مراتب اربعہ
نبوت و رسالت و نبوت و امامت حاصل ہوں کیونکہ وہ معصوم ہیں
اور آنحضرت سے اس صفت عصمت مین مساوی ہین اگر ملائکہ اور دیگر انبیا
و اوصیاء مین مراتب اربعہ مذکورہ ہون تو اونمین عصمت متحقق نہوگی
حالانکہ ان مین از روئے احادیث وغیرہ عصمت محقق ہے اور نیز جہل
و عجز کو اقسام رجس سے اور علم و قدرت کو اقسام طہارت سے خیال
کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ اور انبیاء اور اوصیاء معصوم نہیں ہین
کیونکہ تباسیر معنی مذکورہ کے معصوم تو وہی ہے کہ جسمین ناوابستگی
کسی چیز کی تکوینیاً و تخلیقاً و فطرۃً ہو اور یہہ امر کتب احادیث سے
ثابت ہے کہ ملائکہ نے انوار مقدس محمدی سے تعلیم تسبیح جناب اقدس

الہی پائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ملائکہ فطرۃً و تخلیقاً و تکویناً عالم نہ تھے
جب تکویناً عالم نہ تھے پس جہل لازم آیا اور جہل و عجز اقسام رجس سے
خیال کیا گیا ہے فلہذا ملائکہ معصوم نہ ہوئے فضلاً علیہ قرآن مجید
مین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وعلم آدم الاسماء کلها ثم عرضهم
علی الملائکة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان کنتم صادقین
قالو سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم
یعنے اللہ نے آدم کو سب اسماء سکہائے پھر اون کو فرشتون کے روبرو
پیش کر کے کہا کہ ان اشیاء کے نام بتلاؤ اگر تم سچے ہو وہ بولے
تیری ذات پاک ہے ہمین کچھ علم نہین ہے مگر جتنا کہ تو نے ہمین سکہایا
اس سے صاف ملائکہ کا جہل و عجز ظاہر ہوتا ہے اور جہل و عجز بنا بر
بیان ذیل اقسام رجس سے ہے پھر کہاں ملائکہ رجس سے پاک ہوئے اور
کیونکہ معصوم ہوئے - حالانکہ ملائکہ معصوم ہین قطعاً انبیاء و اوصیاء کی عصمت
مین بہی کلام پیدا ہوتا ہے کیونکہ تحقیقاً معصوم وہی سمجہا گیا ہی کہ جسمین کسی
چیز کی نادانستگی تخلیقاً وغیرہ نہو پس بظاہر کفلق الصبح روشن ہے
کہ جو علم غیب محمد و آل محمد کو عطا ہوا وہ اور انبیاء و اوصیاء کو نہین
عطا ہوا چنانچہ کتاب عین الحیات مطبوعہ نولکشور ۹۲ سنہ مین علامہ
مجلسی تحریر فرماتے ہین جسکی یہ عبارت ہے الیسیف تمار مرویست
کہ حضرت صادق فرمود اگر من درمیان موسی و خضر میبودم ایشان
را خبر میدادم کہ از ہر دو داناترم و علے میدادم بایشان میگفتم کہ آنچہ ایشان
نمیدانستند زیرا کہ ایشان علم گذشتہ را میدانستند و علم آئندہ را
نمیدانستند و ما میدانیم علم گذشتہ و آئندہ را تا روز قیامت وارث

تا میراث ما رسیده است یعنے سبقت تمارسے مروی ہے کہ فرمایا حضرت صادق
نے کہ اگر میں درمیان موسیٰ و خضر کے ہوتا تو اونکو خبر دیتا اس لیے
کہ دونوں سے میں داناتر ہوں اور چند علم اونکو کہتا کہ وہ خبر نہین رکھتے
ہیں وہ علم گذشتہ کو جانتے تھے اور علم آئندہ کو نہین جانتے تھے
اور ہم علم گذشتہ و آئندہ کو جانتے ہیں تا روز قیامت اور پیغمبر سے
ہم کو میراث پہنچی ہے اس حدیث سے حضرت موسیٰ و خضر کی
نادانستگی علم آئندہ سے مثل آفتاب روشن ہوتی ہے جب
نادانستگی ثابت ہوئی تو پھر موسیٰ وغیرہ کا معصوم ہونا کیسا کیونکہ معصوم
تو وہی ہے جسمین کسی چیز کی نادانستگی فطرتاً تکوینیا و تخلیقاً نہو
اور نیز کتاب مذکور صفحہ مذکور کی سطر ۱۳ مین علامہ مجلسی تحریر کرتے ہیں
کہ حضرت صادق سے علیحدہ بسند روایت کی ہے جسکا یہ ہے
کہ خدا نے حضرت عیسیٰ کو دو اسم اعظم تعلیم فرمائے تھے اور حضرت
موسیٰ کو چار اور حضرت ابراہیم کو آٹھ اور حضرت نوح کو پندرہ اور حضرت
آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب کی
تعلیم فرمائی ہے بدرستیکہ اسمار اعظم الٰہی تہتر ہیں الکہتر آنحضرت کو
تعلیم فرمائے اور ایک اسم اعظم کسی کو نہین تعلیم فرمایا اس ایک
علم کے عالم خود پیغمبر خدا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام بھی نہیں
ہیں اس حدیث صادق سے مقابل حضرت محمد مصطفیٰ کے اور انبیا
کا غیر عالم ہونا اور نادانستگی اونکی صاف طور سے ثابت ہوئی پھر
کیونکر معاذ اللہ انبیا رجس سے پاک ہوں کیونکہ معنی رجس تو وہی ہے کہ

جسمیں نادانستگی کسی چیز کی تکوینیاً و تخلیقاً و فطرتاً سہو جیار علیٰ ہذا انبیاء سے مذکور
غیر معصوم ہوسے اور بیشتر اسمار اعظم سے اکثر اسمار اعظم خداوند عالم جناب محمد وآل
محمد علیہ السلام کو تعلیم فرمائے اور ایک اسم اعظم کسی کو تعلیم نہیں ہوا انہیں اس ایک
اعظم کے جناب محمد وآل محمد بھی غیر عالم ہوئے جب غیر عالم ہوئے تو نادانستگی
اوس کے طرف اصقاثات ہوئی سیں نظر کرتے اوس معنی رجس کے جسکو ہمارے زمن
ناقص نے اختراع کیا تھا عصمت جناب محمد وآل محمد علیہم السلام ہیں سعاؤ اللہ
کیا رخنہ عظیم پڑ گیا حالانکہ ملائکہ اور جمیع انبیار معصوم ہیں اور جناب محمد
وآل محمد علیہم السلام کو خداوند عالم نے ایسا پاک و پاکیزہ فرمایا جو حق تھا جسیر مفہوم
مطلق تطہیر آوال ہے مگر افسوس ہمارے عقل سلیم و فہم مستقیم نے رجس و طہارت
میں غلات تفاسیر و احادیث معنی پیدا کرکے ملائکہ اور جمیع انبیار و اوصیا و جناب
محمد وآل محمد علیہم السلام کو غیر معصوم ثابت کر دیا نعوذ باللہ من ذلک المعنی
ومن ذلک الاعتقاد :
اور نیز اس مقام میں یہ خیال کیا جاتا ہے علامہ حلی نے کتاب باب حادی
عشر میں انہ مساوٍ للنبی لکھا ہے اس سے مقصود علامہ کا مساوات
مراتب اربعہ میں ہے یہ خیال بھی درست نہیں کیونکہ عدم نبوت و رسالت
مستلزم عدم مساوات بعضے صفات کی نہیں ہے مثل عصمت و دیگر شرائط
امام جو مثل شرائط نبوت ہیں و اسی لحاظ سے علامہ موصوف نے انہ مساوٍ
للنبی جناب امیر کے باب میں فرمایا ہے چنانچہ اسی صفحہ کے سطر بالا میں تحریر
فرماتے ہیں انہ افضل الناس بعد رسول اللہ یعنے جناب امیر افضل
ہیں جمیع ناس سے بعد رسول کے اور مساوات کو بدلیل آیہ مباہلہ
انفسنا ثابت ہے اور نفس رسول ہونیکے باب میں فرماتے ہیں لانہ

انہ لیس المراد بہ ان نفسہ لبطلان الاتحاد فیکون المراد انہ
مثلہ ومساویہ یعنے مراد نفس سے عین نفس رسول نہیں واسطے باطل
ہونے اتحاد کے اتحاد یعنے دو شے کا ایک ہوجانا پس مراد نفس سے مثل
نبی اور مساوی نبی کے ہوجاتا ہے یعنے جیسے نبی معصوم اور منابِ ہیں
ویسے ہی جناب امیر معصوم ہیں اور دیگر شرائط امامت ہیں مثل نبی ہیں
اور اون شرائط ہیں مساوی نبی ہیں اگر جناب علامہ حلی کا مقصود مساوی
لنبی لینے سے اجتماع نبوت ورسالت وولایت وامامت ہوتا تو اپنی
کتاب باب حادی عشر مطبوعہ نول کشور میں اسی جملہ کے پانچ ورق قبل صفحہ ۲۹
سطر ۳ فصل خامس فی النبوۃ میں یہ کیوں تحریر فرماتے النبی ہو الا
نسان المخبر عن اللہ تعالی بغیر واسطۃ احد من البشر یعنے
نبی وہ انسان ہے جو خبر دینیوالا ہے منجانب خدا تعالی بغیر واسطہ بشر کے
اگر مقصود علامہ کا مساوِ لنبی سے مراتب اربعہ مذکورہ ہوتا تو تعریف نبی کے
جو مذکور ہوئی خود علامہ کے قول کی تردید لازم آتی ہے۔ اور فاضل مقداد
شارح باب حادی عشر نے جو یہ فرمایا ہے کہ ان التعریف ینطبق علی النبوۃ
یعنے تعریف امامت منطبق ہوتی ہے تعریف نبوت پر۔ تعریف امامت تعریف
نبوت پر منطبق ہونے سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ ائمہ ہدی علیہم السلام
انبیاء ورسل ہیں۔ اگر شارح موصوف کا بھی یہی مقصود ہوتا تو یہ بزرگوار
بھی اپنے قول کی تردید آپ ہی نہ فرماتے جیسا کہ کتاب باب حادی عشر
صفحہ ۴۳ سطر ۱۵ فصل خامس فی الامامت میں ماتن نے جو امامت کی یہ تعریف
کی ہے الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا لشخص
من الاشخاص نیابۃ عن النبی اسکی شرح میں فاضل مقداد

رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں اقول ہذا بحث وھو بحث الامامت من توابع
النبوۃ وفی وجہنا الامامۃ ریاسۃ عامۃ فی امور الدین والدنیا
جناب فاضل موصوف کی اس شرح سے کہ تلویح الصحیح روشن ہے کہ بحث امامت
توابع نبوت اور فروع نبوت سے ہے اور نبوت اصل ہے اور امامت اوسکی
فرع ہے اور نبوت متبوع اور امامت تابع ہے پس جو فرق اصل وفرع
اور تابع ومتبوع میں ہے ارباب بصیرت پر خوب روشن ہے اور نیز شارح
موصوف ماتن ممدوح کے قول کی شرح ایسی فرماتے جو کتاب یا عبادی
[illegible] صفحہ ۲۹ سطر ۲ تعریف نبوت میں کی ہے [illegible]
النبی بانہ انسان المخبر عن اللہ تعالی لغیر واسطۃ احد من البشر
شارح فرماتے ہیں فبقید الانسان یخرج الملک وبقید المخبر عن
اللہ تعالی یخرج المخبر عن غیرہ وبقید عدم واسطۃ البشر یخر
ج الامام والعالم فانہما مخبران عن اللہ تعالی بواسطۃ النبی
یعنے جناب فاضل مقداد فرماتے ہیں کہ قید انسان سے ملک خارج ہوتا ہے
اور قید مخبر عن اللہ تعالے سے مخبر عن غیرہ خارج ہوتا ہے اور قید بغیر واسطہ
احد من البشر سے امام اور عالم خارج ہوتے ہیں بدین سبب کہ وہ دونوں
مخبر عن اللہ تعالے بواسطہ نبی ہیں مخفی نہ رہے کہ جو بزرگوار ایسی
شرح فرمائے اوسکا مقصود ان التعریف ینطبق علی النبوۃ کیسے
امام کو نبی جاننے کا کیونکر ہوسکتا ہے بان [illegible] شارح کا
کہ نبوت بھی ریاست عامہ ہے امور دین و دنیا میں [illegible] تعریف
امامت بے شبہ تعریف نبوت پر منطبق ہوتی ہے اور اسی تعریف امامت کی
رو سے شارح فاضل نے فرمایا ہے کہ نبوت نیز امامت ہے بقولہ

تعالیٰ نے اتحاد خلافت الناس امامًا اور نیز اسیطرح تفسیر فتح اللہ علیہ الرحمہ میں
مرقوم ہے تعریف کہ آیہ مذکورہ میں لفظ امام سے نبوت مراد ہے ان تمام بیانات
جناب علامہ حلی رحمۃ اللہ علیہ و فاضل بغدادی رحمۃ اللہ سے مثل آفتاب نصف
النہار روشن ہوگیا ہے کہ جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام نہ انبیاء ہیں نہ
رسل ۔ فافہموا و احفظوا ۔

(آیت نمبر ۱۰ سورۂ مائدہ)

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤ
تون الزکوٰۃ وھم راکعون ۔ یعنے بجز اسکے نہیں ہے کہ ولی تمہارا اللہ ہے
اور اوسکا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں ایسے لوگ کہ جو نماز
کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ کو دیتے ہیں حالت رکوع میں یہ آیت عالی
رایت اصل عقیدہ دین خدا کی تعلیم دیتی ہے وہ یہ کہ تمہارے ولی یا حاکم
یا امیر جس کے حکم کی تعمیل تم پر واجب ہے اور وہ حاکم یا ولی اور امیر
تین ہیں اس آیہ کریمہ میں جو لفظ ولی ہے مفسرین نے اس کے کئی معانی
بیان کئے ہیں مثل محب و ناصر و اولی بالتصرف کے مگر بمقتضاے لفظ انما
یہاں معنی ولی کا اولی بالتصرف ہے اور اسی معنی سے باقی گیارہ اماموں
کو بھی ولایت یکے بعد دیگرے حاصل ہے آیہ کریمہ سے بظاہر معلوم
ہوتا ہے کہ جیسا اللہ جل ذکرہ اولی بالتصرف ہے اسیطرح جناب رسالتمآب
اور جناب امیر علیہما السلام بھی اولی بالتصرف ہیں مگر بنظر تعمق دیکھا
جائے تو اللہ سبحانہ و النبیون میں فرق بیّن ثابت ہوتا ہے اس لئے
کہ خدا تعالیٰ بالذات اولی بالتصرف ہے اور آنحضرت بالتبع اور اسیطرح

آنحضرت اور جناب امیر کے اولی بالتصرف ہونے میں بھی فرق ہے آنحضرت حاکم
اور متبوع اور جناب امیر محکوم و تابع ہیں جناب امیر کی تابعیت پر سورہ
یوسف کی یہہ آیت قرآنی ناطق ہے یہہ آیت قل ہذا سبیلی ادعوا الی اللہ
علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے کہدے اے رسول کہ یہہ میرا راستہ
ہے کہ جسمیں خدا کے طرف بلاتا ہوں اور میں اور میری متابعت کرنیوالا بصیرت
اور روشنی پر قائم ہے اور ظاہر ہے کہ جناب امیر سے زیادہ کسی نے رسول
کی اطاعت اور پیروی نہیں کی۔ چنانچہ جناب امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے
ہیں قسم خدا کی نہیں متابعت کی رسول کی کسی نے مگر علی نے مگر اوسوقت میں اوس
جناب کا نو سال کا تھا اور نیز یہہ آیت سورہ انفال کی جناب امیر کی متابعت
پر دلالت کرتی ہے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
یعنے اے رسول کافی ہے تجھکو خدا اور مومنین میں سے وہ شخص جو تیرا اتبع
ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے تفسیر
میں اسکی فرمایا کہ یہہ آیت شان جناب امیر علیہ السلام میں نازل ہوئی ہیں
ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محکوم اور تابع آنحضرت ہیں پس
جو فرق درمیان حاکم و محکوم و تابع و متبوع ہے وہ ارباب دانش وبینش پر
کالشمس فی النہار روشن ہے اور نیز یہہ خیال نہ کیا جاوے کہ یہہ صفت
اولی بالتصرف مخصوص خدا ہے اور اس صفت کو خدا تعالے نے مخصوص
نبی فرمایا اور اسی صفت کو واسطے حضرت علی کے ذکر فرمایا ہے پس
کوئی فرق نبی و علی میں نہیں ہے بموجب اس خیال کے کہ حضرت علی
نبی کی اوس صفت مخصوصہ سے جو مخصوص خدا ہے متصف ہوے ہیں ویسے
نبی ہیں پھر نبی کو بھی معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خدا کی اس صفت خاص

ہیں شریک ہونیسے ہم کیا خیال کریں آگے مقام شرک ہے ارباب عقول ایسے
اس مشکل کا نکال سکتے ہیں اور اسی قبیل سے سورہ نساء میں آیہ من یطیع
الرسول فقد اطاع اللہ ہے اور نیز دوسرے مقام میں ارشاد ہوتا ہے
من اطاع الرسول فقد اطاع اللہ یعنے جو شخص اطاعت کرے رسول کی
بدرستیکہ اوس نے اطاعت کی اللہ کی اس آیہ کریمہ میں اطاعت رسول و
و اطاعت خدا دونوں مساوی ہیں پس اس مساوات سے کیا حضرت رسول
کو ہم اور کچہہ خیال کر سکتے ہیں استغفر اللہ نعوذ باللہ

جسطرح آیہ مجیدہ مذکورہ فضیلت و وصایت و امامت
جناب امیر علیہ السلام پر دلالت کرتی ہے اسیطرح یہہ حدیث بھی فضیلت و
امامت پر اوس جناب کے دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علی خیر البشر
من ابی فقد کفر - یعنے علی بہترین بشر ہے جسنے انکار کیا بدرستیکہ وہ
کافر ہوا اس سے یہہ خیال نہ کریں کہ حضرت رسول اولی بالتصرف ہیں اور
بہترین بشر ہیں اور علی بھی موافق حدیث مذکور بہترین بشر ہیں پس حضرت
علی بھی رسول ہیں اگر بوجہہ بہترین بشر ہونے حضرت علی کے ہم حضرت علی کو رسول
خیال کریں تو یہہ خیال درست نہوگا اس لئے کہ جتنے اوصیا ہیں اونکو مثل
انبیا ر تمام امت سے بہتر ہی ہونا چاہئے یہہ ضرور نہیں کہ جو امام امت سے
بہتر ہو تو وہ رسول ہی ہو گیا وصی رسول اور امام کو بہتر ہونا نہ چاہئے ضرور
چاہئے کیونکہ من جملہ شرائط امامت کے یہہ بھی ہے کہ امام افضل ہو تمام
امت سے ورنہ ترجیح بلا مرجح اور تفضیل مفضول لازم آئیگی اور یہہ
عند العقل جائز نہیں فافہموا و احفظوا ؎

(آیت نمبر ۱۳ سورہ احزاب)

النبی اولی بالمومنین من انفسھم و ازواجھم امھاتھم و الو الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المومنین و المہاجرین یعنے نبی اولی بالتصرف ہے مومنین کی جانوں سے اور ازواج بمنزل ماؤں کے ہیں انکی ::

عہد سابق میں یہ محاورہ تھا کہ ـــــ ہیں کہ اپنے ولی نعمت کو کمال عزت اور تعظیم کے لحاظ سے باپ کہتے تھے کیونکہ باپ سے زیادہ کوئی مکرم ہو نہیں سکتا آنحضرت تو اشرف الانبیاء بلکہ اشرف الناس بلکہ اشرف المخلوقات ہیں جسقدر آپ کی تعظیم کیجائے بجا ہے اور تعظیم کا لفظ باپ کے لفظ سے زیادہ کوئی مل نہیں سکتا ساری زبان میں آج تک مشہور ہے کہ میں آپ کو بجائے باپ کے سمجھتا ہوں۔ تفسیر میں بھی یہی ہے کہ آنحضرت دین و دنیا میں امت کے باپ ہیں اور آنحضرت نے فرمایا کہ میں اور علی دونوں باپ ہیں اس امت کے گو علی نبی نہیں مگر امام اور وصی نبی اور ہادی امت تو ضرور ہیں اور کار نبی کو برابر انجام دینے والے ہیں۔ آیہ کریمہ مذکورہ میں جو ارشاد ہوا کہ نبی اولی ہے مومنین کی جانوں سے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت جناب امیر اور دیگر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے نفوس قدسیہ سے بھی اولی ہیں کیونکہ مومنین میں حضرت علی اور ائمہ اطہار بھی داخل ہیں اور خود جناب امیر المومنین اور دیگر ائمہ معصومین آنحضرت کو اپنی جانوں سے اولی جانتے ہیں۔ اگر جناب امیر المومنین آنحضرت کو اپنی جان پاک سے اولی نہ سمجھتے تو آنحضرت پر سے اپنی جان نثار کر سکے تھے

شب ہجرت آنحضرت کے فرش خواب پر آرام فرماتے لیں ذا تو شب ہجرت
اس پر حجت ساطع وبرہان قاطع ہے :
جاننا چاہیئے کہ جناب امیر مظہر کامل صفات الٰہیہ ہیں اور انحضرت اولی بالتصرف
ہیں اس سے ہم یہ نہ سمجھیں کہ ایسے شخص کو رسول کہتے ہیں اور حضرت بھی
رسول ہیں کیونکہ اگر ایسا ہی ہو تو لازم آتا ہے کہ جتنے رسل گذرے ہیں سبکو
وہی ولایت حاصل ہو اور نیز حدیث من کنت مولاہ سے یہ خیال کرنا بھی
صحیح نہیں کہ علت مولائیت حضرت محمدؐ کی نبی ہونا ہے اور معاولیت اوسکی
اولی بالتصرف ہونا ہے اس لئے کہ علت مولائیت آنحضرت کی اگر نبی ہوتا ہے
تو پس تمام انبیاء کو وہی ولایت جو آیۂ انما ولیکم اللہ الخ میں مذکور ہے
حاصل ہوگی اور یہ صفت ولایت مختص بذات مقدس جناب اقدس الٰہی و
مختص بذات مبارک جناب رسالتمآب وجناب امیر المومنین علیہما السلام
نہ ہوگی بلکہ مشترک تمام افراد انبیاء میں ہوگی حالانکہ یہ صفت ولایت مختص
بذات مقدس جناب اقدس الٰہی و مختص بذات جناب ختمی مرتبت و شاہ ولایت
قبل اس کے ثابت کی گئی ہے وا فہموا واحفظوا :

(آیت نمبر ۱۴ سورہ احزاب)

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنے کہہ تو اے محمد امت
کو کہ نہیں سوال کرتا ہوں میں تمسے اوپر پہنچانے احکام خدا کے مزدوری کو
مگر طلب کرتا ہوں میں دوستی کو قریبیوں میں اپنے جید مفسرین لکھتے ہیں کہ
جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ قریب
آپ کے کون ہیں جنکی دوستی ہم پر واجب ہے فرمایا وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ

حسنین علیہم السلام ہیں اس مقام میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آل محمد کو محمد سے وحدت باطنی مساوات ظاہری یعنے ولایت و امامت کے سوا نبوت و رسالت نہیں ہے کیونکہ علاوہ بریں اگر قربی پیغمبر پیغمبر ہوتے تو ان سے بھی سوال ہوتا یعنی اجرت تبلیغ رسالت ہوتا اور یہ کوئی معنی نہیں کہ پیغمبر خدمت تبلیغ رسالت کرے اور امت سے اجرت لیوے اور قربی سے اجرت نہ لیوے حالانکہ تبلیغ رسالت قربی اور امت ہر دو کو ہوئی ہے پس مامور ہونا حضرت محمد کا بسوال اجرت امت سے اور مامور نہ ہونا آنحضرت کا بسوال اجرت قربی سے دلیل وحدت محمد و آل محمد ہے پس قربی بسبب وحدت باطنیہ اور حقیقت محمدیہ میں داخل ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ آل محمد رسول ہیں اس خیال کو بنظر تعمق دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وحدت باطنی مستلزم مساوات ظاہری نہیں اگر مستلزم ہو تو لازم آتا ہے کہ کل اولاد جناب امیر المومنین مثل جناب عباس وغیرہ اور نیز جناب امام حسن کی اولاد مثل جناب قاسم وغیرہ اور نیز تمام اولاد امجاد جناب امام حسین مثل جناب علی اکبر وغیرہ علیہم السلام سب کے سب امام و معصوم و انبیا و رسل ہو جاویں بلکہ جملہ سادات اس لئے کہ سب کو آنحضرت سے وحدت باطنی حاصل ہے بلکہ جملہ شیعہ امام و معصوم اور نبی و رسول ہوں کیونکہ جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ شیعتنا خلقوا من فاضل طینتنا وعجنو من نور ولایتنا یعنے شیعہ ہمارے پیدا کئے گئے ہیں بقیہ طینت سے ہماری اور خمیر کئے گئے ہیں وہ نور ولایت سے ہمارے اور یہ حدیث تمام بلاد میں مشہور و معروف اور زبان زد مومنین و ذاکرین ہے پس بنا بر اس حدیث کے تمام شیعوں کو جناب ائمہ ہدیٰ سے مساوات ہے اور ائمہ ہدیٰ کو آنحضرت سے مساوات باطنی و ظاہری ہے پس نتیجہ اس کا یہ

کہ تمام محبوں کو آنحضرت سے مساوات حاصل ہے فلہذا بنا بر خیال مذکور کے
لازم آتا ہے کہ سب محب معاذاللہ انبیاء و رسل ہوں ۔ اور اس خیال کے بموجب
قربی اگر غیر پیغمبر ہوتے تو آنحضرت اون سے بھی سوال مودت فرماتے
کیا معنی ہے کہ امت سے اجرت لیوے اگر قربی سے اجرت لیوے
حالانکہ تبلیغ رسالت ہر دو کو ہوئی ہے یہاں یہ بات بھی سمجھنی چاہیے کہ جب
قربی کو بھی تبلیغ رسالت ہوئی ہے تو اس بیان سے ظاہر ہے کہ قربی
بھی امت میں داخل ہیں ۔ عقلا اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ آنحضرت
قربی سے سوال مودت کیوں فرماتے اس لیے کہ آیۂ کریمہ مذکورہ کے
نازل ہونے سے بھی غرض ظاہر ہوتی ہے کہ شرف و افتخار و اختصاص آل
محمد کا امت پر مثل آفتاب روشن ہو جائے ۔ الا غرض جب ایسا ہو تو بعد آنحضرت
کا آل محمد سے سوال مودت کرنا بے معنی ہے رہا یہ امر کہ [illegible]
علیہم السلام من جمیع الوجوہ حتی نبوت و رسالت میں بسبب وحدت باطنی
اگر آنحضرت سے مساوات نہیں رکھتے ہیں تو اجرت تبلیغ رسالت چاہیے
کہ خود حضرت محمد کو دیجائے اس واسطے کہ جو شخص خدمت کرتا ہے اجرت
اوس کا مال ہے پس محبت قربی کو مقابل میں خدمت تبلیغ رسالت کے
اجرت قرار دینا بہیچ وجہ من الوجوہ موافق عدل نہیں ہے اس خیال کو اگر ہم
نظر غائر سے دیکھیں تو بداھۃ معلوم ہوتا ہے کہ وحدت باطنی من جمیع
جمیع الوجوہ ہرگز لازمہ مساوات ظاہری نہیں چنانچہ جمیع ملائکہ باعتبار خلقت
و حقیقت باہمدیگر وحدت باطنی رکھتے ہیں مگر مراتب و مناصب میں تفاوت
بین رکھتے ہیں جیسے حضرت جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و میکائیل علیہم
السلام جو مراتب و تقرب درگاہ جناب اقدس الٰہی میں رکھتے ہیں وہ
اور ملائکہ نہیں رکھتے ہیں علی ہذا القیاس انبیاء و رسل باعتبار خلقت و حقیقت

وحدت باطنی رکھتے ہین مگر مراتب و مناصب مین متفاوت جناب ابراہیم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کہ یہ سب پیغمبران الوالعزم ہین اور دیگر انبیاء الوالعزم نہین اسی قسم کی بہت سی نظیرین مل سکتی ہین پس جناب ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام مین نبوت و رسالت نہونیسے وحدت باطنی جو آنحضرت سے جناب ائمۂ ہدیٰ کو ہے باطل نہین ہوتی جیسا کہ ملائکہ و انبیا کی مثال مین ثابت ہوا الحاصل اجرت تبلیغ رسالت جو محبت قربیٰ ہے وہ حقیقت مین محبت حضرت محمد مصطفیٰ ہی کیونکہ قربیٰ یعنے حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام حضرت محمد کے جگر کے ٹکڑے ہین اور بمنزل روح و جان ہین جیسا کہ مفاد انفسنا و ابنائنا و فاطمہ بضعۃ منی سے ظاہر ہے پس اس صورت مین قربیٰ کو اجرت تبلیغ رسالت دینا حقیقت مین حضرت محمد کو اجرت دینا ہے محبت قربیٰ حقیقۃ محبت رسول ہے فبناء علیہ اجرت تبلیغ رسالت محبت قربیٰ کو قرار دینا موافق عدل ہے نہ مخالف عدل قطع نظر اس کے کیا شخص اجیر کی اجرت کو اوسکی اولاد صرف نہین کر سکتی اور کیا اوسکی اجرت مین اولاد شرعاً و عرفاً تصرف کرنیسے منع کیجاتی ہے ہرگز ایسا نہین بلکہ وہ شخص اجیر اپنی ہی اولاد کی خاطر سے محنت و مزدوری کرتا ہے علاوہ برین غور کرنا چاہئے کہ جیسی محبت خلاق عالم کی واجب ہے اور جیسا حق خلاق عالم کا مخلوق پر ہے ایسا کسی کا نہین ہے اور نہ ایسی محبت کسیکی واجب ہے بلکہ جملہ انبیاء و اوصیاء اور جناب محمد و آل محمد سے بھی اسی سبب سے محبت رکھنی لازم ہے کہ یہ بزرگوار ہمارے معبود حقیقی کی حجتین ہین اور واسطہ ہین درمیان خالق و مخلوق کے پس موافق خیال مذکور کے کہ جو خدمت کرے اجرت اوسکا مال ہے فبناء علیہ خداوند عالم نے اپنی محبت کو حضرت رسول کی اتباع پر کیون موقوف رکھی جیسا کہ ارشاد

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنے اے محمد اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تا اللہ تم کو دوست رکھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اتباع رسول عین محبت خداوند عالم ہے حالانکہ درمیان آنحضرت اور خدا تعالے کے معاذاللہ کوئی قرابت نہیں محض بنظر اعزاز و اختصاص آنحضرت حق تعالے نے اپنی محبت کو اتباع حضرت رسول قرار دی ہیں اگر آنحضرت کی اجرت تبلیغ رسالت محبت قربی و اقربے قرابت داران رسول ہیں قرار دیتے کیا نقص لازم آتا ہے اور اسکو کیا ضرور ہے کہ قربی بھی نبوت و رسالت رکھیں علاوہ برین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے واعلموا انما غنمتم من شئی فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمسٰکین وابن السبیل یعنے خوب جانو کہ جو کچھ تمہیں مال غنیمت حاصل ہوا ہے تو اوس کا پانچوان حصہ خدا و رسول و صاحبان قرابت یتیموں مسکینوں اور مسافرون کیلئے ہے مخفی نرہے کہ جن لوگون کو بحکم آیہ تطہیر سر تا دامت پر روشن بزرگی اور فضیلت عطا کی تھی اوراوس بزرگی کو قائم رکھنے کیلئے صدقات اور خیرات لینا اون پر حرام فرمایا تھا او نہیں مال خمس مین حصہ دار فرمایا ۔ رہے یتیم و مسکین و مسافر یہ بھی انہین بزرگوارون کے متوسلین یعنے بنی ہاشم ہین جنکے دوسرے کا اس مین حصہ اور حق نہیں ہے یہ آیہ کریمہ کمال شرافت و عظمت جناب محمد و آل محمد علیہم السلام پر دلالت کرتی ہے مگر اس آیہ مجیدہ مین یہ دیکھنا ضرور ہے کہ آنحضرت اپنے اور اپنی اہلبیت وغیرہ کے حصہ کے مالک تو تھے ہی مگر مالک حقیقی خداوند عالم کے حصہ کا کون مالک ہے چنانچہ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ خمس مین خدا کے

حصہ کا مالک کون ہے فرمایا پیغمبر اور اون کے بعد امام ہے اس آیۂ کریمہ واعلموا
الخ کو نظر تعمق سے دیکھنا چاہیے اس لیے کہ آیۂ مودت میں اجرت تبلیغ رسالت محبت
قربیٰ قرار داد ہوئی ہے خیال ہوتا تھا کہ آل محمد جو ولایت و امامت کی نبوت و رسالت
میں رکھتے ہیں بسبب وحدت باطنی و مساوات ظاہری من جمیع الوجوہ لیکن آنحضرت
سے وہ اس واسطے کہ خدمت تبلیغ رسالت تو حضرت محمد کریں اور اجرت قربیٰ لیویں
یہ منافات عدل ہے اس مقام میں یہ ادنیٰ فکر نہ کیا ہوتا کہ قربیٰ سے یعنی علی و فاطمہ حسن
حسین و دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام بوجہ قرابت قریبہ و بوجہ اتحاد نورانی و اتحاد
روحانی و بسبب وحدت باطنی جو کبھی پہلے سے پیغمبر کے حصہ کے حقدار اور مالک
ہوسکتے ہیں جیسے کہ اجرت تبلیغ رسالت لینے میں ہوئی مگر خمس میں خدا کے
حصہ کے مالک پیغمبر اور ائمہ ہدیٰ کس وجہ سے ہوئے آیا معاذ اللہ خدا و رسول و ائمہ
میں کوئی اتحاد یا کوئی قرابت یا مساوات ہے اور نیز اس حصہ خداوند عالم کے مالک
ہوئے ہیں حضرت رسول اور حضرت ائمہ ہدیٰ کیا معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد شریک
خدا ہو سکتے ہیں ہرگز کوئی مسلمان موحد یہ نہیں کہہ سکتا ہاں بلکہ بنظر اعزاز و
اکرام و اختصاص اپنے رسول اور اوصیائے رسول کے خدا تعالیٰ نے خمس
میں اپنے حصہ کا ان بزرگواروں کو مالک اور حقدار مقرر فرمایا پس ایسا ہی
خداوند عالم نے بنظر اعزاز و اکرام و اختصاص و اظہار شرافت و بزرگی اجرت
تبلیغ رسالت حضرت محمد مصطفےٰ کو محبت قربیٰ (آل محمد) مقرر فرمائی ہرچند
خدمت تبلیغ رسالت آنحضرت نے کی ہی مگر امت پر واجب ہے کہ اجرت اوسکی
آل محمد کو دے کیونکہ آل محمد کو اجرت رسالت دینا عین آنحضرت کو دینا ہے
اور لینا آل محمد کا اس اجرت کو عین لینا حضرت محمد کا ہے جیسا کہ خمس میں خدا
کا حصہ پیغمبر یا ائمہ کو دینا عین خداوند عالم کو دینا ہے اجرت تبلیغ رسالت

لئے ایسے بدی انبیا و رسل نہیں ہوتے اور ایسا ہی حصہ خدا کہ ایسے حضرت
حضرت رسول یا ائمہ بدی معاذ اللہ خدا نہیں ہو جاتے فاعبدوا اللہ
ربنا شہ و انفسی و وسا و سمعا و نستغفر من ذنبہا
فقد بؤا ولا تغفلوا و افہموا و احفظوا :

(آیت نمبر ۱۵)

و اذ اخذ اللہ میثاق النبین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم
رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ الخ یعنی جبکہ
اللہ نے عہد نبیوں سے البتہ جو کچھ دوں میں تمکو کتاب اور حکمت سے اور
آئیگا تمہارے پاس پیغمبر سچا کرنیوالا اوس چیز کا کہ تمہارے پاس ہے
البتہ ایمان لاؤ ساتھ اوس کے اور البتہ مدد کرو اوسکی یہ آیت کریمہ آنحضرت
و جناب امیر المومنین علیہما السلام کی نشان و حالات پر دلالت کرتی ہے چنانچہ
کتاب آیات جلی کے صـ ۸۹ سطر ۱ مین مرقوم ہے کہ جناب امیر المومنین نے
فرمایا کہ خدا کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ اوس سے عہد لیا ہے کہ اگر تمہارے
پاس محمد صلعم آئے تو اوس پر ایمان لانا اور اپنی امت کو اوس پر ایمان
لانیکا حکم دینا ۔ منتخب البصائر مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
طولانی روایت مرقوم ہے مختصر یہ ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین نے
کہ جب پیغمبرونکی روحون کو خداوند عالم نے پیدا کیا اور اون سے عہد
و پیمان لیا کہ ہم پر ایمان لائیں اور ہماری نصرت اور تائید کریں تو آدم سے تا زمان
آنحضرت جتنے پیغمبر ہوئے ہین اون سب کو حق تعالےٰ مبعوث کریگا اور
وہ سب زمانہ رجعت مین مہدی کی مدد کرین گے اسی آیہ مجیدہ کی نسبت

علامہ مجلسی جلد سابع بحار میں تحریر کرتے ہیں لتؤمنن به یعنے رسول اللہ ولتنصرنہ یعنے وصیہ امیر المومنین و لم یبعث اللہ نبیاً ولا رسولاً الا واخذ علیه المیثاق لمحمد بالنبوة ولعلی بالامامة یعنے لتؤمنن به حضرت رسول مراد ہیں اور لتنصرنہ سے حضرت علیؑ۔ اور نہیں مبعوث کیا اللہ نے کسی نبی و رسول کو مگر عہد و پیمان لیا واسطے حضرت محمدؐ کے ساتھ نبوت کے اور واسطے حضرت علیؑ کے ساتھ امامت کے پس اس سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین امام ہیں نہ رسول و نبی اور مدد کرنا انبیاء کا حضرت امیر کی اور جہاد کرنا انبیاء کا کفار سے بنظر ترویج و تلقین دین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہے نہ اور کسی نبی کے دین کی خاطر فتدبرو و تاملوا = جاننا چاہیے کہ جیسے آیات کثیرہ فضیلت جناب محمد وآل محمد علیہم السلام میں وارد ہیں ایسے ہی احادیث متواترہ و روایات مستفاضہ کتب معتبرہ احادیث وغیرہ میں منقول ہیں اس مختصر میں چند حدیثیں تبرکاً و تیمناً لکھی جاتی ہیں =

(حدیث نمبر ۱)

کتاب اصول کافی باب ان الائمة محدثون مفهمون صفحہ ۱۶۷ باپ سند اور جلد ہفتم بحار باب الارواح التی فیھم ملخص او سکا یہ ہے کہ آنحضرت پانچ روحیں رکھتے تھے = روح قوۃ [۱] روح شہوت [۲] روح حیات [۳] روح ایمان [۴] روح قدس [۵] = اور روح قدس کہ آنحضرت کے ساتھ اوس کے متحمل نبوت تھے بعد ارتحال آنحضرت غیر از ارواح اربعہ فقط روح قدس جناب امام علیہ السلام کی طرف منتقل ہوئی اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ ائمہ ہدیٰ انبیاء و رسل ہیں اس لئے کہ روح قدس

مراد علم نبیؐ اور علم امام سے ہے جیسا کہ شرح اصول کافی مطبوعہ نولکشور باب
[illegible] فیہ ذکر الارواح التی فی الائمہ علیہم السلام جلد ۲ صفحہ ۳۶ میں بعد ذکر
احادیث مذکورہ مرقوم ہے کہ مفضل بن عمر نے پوچھا امام جعفر صادق سے [illegible]
کی [illegible] پس وقتیکہ از دنیا رفت پیغمبر علیہ السلام منتقل شد روح
القدس پس گردید بسوئے امام آن اشارت است بعلم امام و عمل او با آنچہ پیغمبر
دانستہ و عمل کردہ مثل استنباط حوادث از قرآن و [illegible] قدر [illegible] پیغمبر
دنیا سے تشریف لیگئے منتقل ہوئی روح قدس پس مراد [illegible] امام سے اور [illegible]
روح قدس اشارہ ہے علم و عمل امام سے کہ جو کچھ پیغمبر جانتا اور عمل کیا [illegible]
مثل استنباط حوادث قرآن سے شبہات کے قدریں =

(حدیث نمبر ۲)

جلد سابع بحار باب انہ جری لہم من الفضل والطاعۃ ما جری لرسول اللہ وانہم
فی الفضل سواء = معنی اس باب کا یہ ہے کہ جاری ہوی واسطے ائمہ کے
فضل و طاعت سے وہ چیز جو جاری ہوئی واسطے رسول اللہ کے اور یہ تحقیق کہ ائمہ
فضل میں برابر ہیں - باب مذکور میں شیخ حسن بن سلیمان سے بسند معتبر جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام سے مرقوم ہے کہ قال قال رسول اللہ اختار
من الایام یوم الجمعۃ ومن الشھور شھر رمضان ومن اللیالی لیلۃ
القدر واختار من الناس الانبیاء والرسل واختارنی من الرسل
واختار منی علیا واختار من علی الحسن والحسین واختار من الحسین
الاوصیاء یمنعون عن التنزیل تحریف الضالین وانتحال المبطلین
وتاویل الجاہلین تاسعہم باطنہم ظاہرہم قائمہم وھو افضلہم

یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بیشک اختیار کیا اللہ نے دنوں میں سے روز جمعہ کو اور مہینوں سے ماہ رمضان کو اور شبوں سے شب قدر کو اور آدمیوں میں سے انبیا و رسل کو اور رسل سے اختیار کیا مجھکو اور مجھ سے اختیار کیا علیؑ کو یعنے تا یہ کہ علیؑ وصی اور خلیفہ ہوں حضرت رسول کے اور اختیار کیا علیؑ سے حسنؑ و حسینؑ کو یعنے تا یہ کہ امام حسنؑ و امام حسینؑ وصی ہوں حضرت علیؑ کے اور اختیار کیا حسینؑ سے اوصیا کو کہ منع کرتے ہیں تنزیل کی تحریف سے ضالین کو اور انتحال مبطلین کو اور تاویل جاہلین کو نہم اون کا باطن اون کا ظاہر اونکا قائم اونکا ہے اور وہ یعنے امام دوازدہم افضل انکا ہے وہو افضلہم سے حیثیت جو بیگر افضل ائمہ سے ہوتا ہے وہ باعتبار ذات و مرتبہ و منصب کی نہیں کیونکہ ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ذاةً و رتبةً و منصباً باہمدیگر مساوی ہیں جیسے خود یہ باب انہم فی الفضل سواء دال ہے اور کل ائمہ ہدی بدون تفاوت منصب ولایت و امامت سے سرفراز و ممتاز ہیں تو واضح ہو کہ ہر معصوم بحیثیت ظاہر ایک ایک صفت خاص سے متصف ہے اور باطناً جمیع صفات سے اور وہ صفت خاص مثل صولت کے کہ جناب حیدر کرار اس سے خاصة متصف ہیں علی ہذا عصمت سے جناب صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا اور حلم سے جناب امام حسن مجتبیٰ اور شجاعت سے جناب امام حسین علیہم السلام اسی طرح سے ہر معصوم ہر ایک صفت سے متصف ہے اور جناب صاحب الامر علیہ السلام ظاہراً و باطناً جامع جمیع صفات سیزدہ معصومین علیہم السلام ہیں جیسا کہ درود دوازدہ امام محقق طوسی علیہ الرحمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ پس افضلیت جناب امام دوازدہم من حیث مجموع الصفات المذکورہ ہے چنانچہ لفظ ظاہرہم و باطنہم سے ظاہر ہوتا ہے اس حدیث سے ہم یہ خیال

تکذیب کہ جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام دارائے نبوت و رسالت بھی تھے
اس حدیث سے اس کا وہم بھی کسی عاقل کو نہیں ہوتا ہے و افہموا حق فہمہ

(حدیث نمبر ۳)

کتاب [illegible] القلوب جلد [illegible] دوم حدیث [illegible] سیوم اور تفسیر کتاب [illegible] و شیخ
مفید میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے اور یہ حدیث طولانی
ہے اوس میں اسمائے جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام مذکور ہیں اور ذکر امام
ہشتمین بقول خداوند عالم یہ عبارت الٰہی ہوئی ہے ہر کہ تکذیب امام ہشتمین
کند ہمہ اولیائے مرا تکذیب کردہ و علی ولی و ناصر دین منست و بارہائے گران
نبوت را بر دوش او بار کنم و قوت کشیدن آنرا باو عطا کنم الخ یعنی جو کہ
تکذیب کرے امام ہشتمین کی تمام میرے اولیا کی اوس نے تکذیب کی اور علی
ولی اور ناصر میرے دین کا ہے اور بار گران نبوت کو اون سے دوش پر
رکھوں گا میں اور قوت اوس کے اوٹھانیکی اوسکو یعنی علی کو عطا کروں گا
بارہائے گران نبوت سے مراد علم نبوت اور لوازم نبوت ہیں مثل ہدایات
خلق وغیرہ کے اس سے ہم یہ خیال نہ کریں کہ حضرت علی نبی تھے علی ہذا یہ حدیث
جو آنحضرت نے ارشاد فرمائی ہے کہ یا علی میں صاحب تنزیل ہوں اور تو
صاحب تاویل ہے اس سے یہ نہ سمجھیں کہ تنزیل مفضول ہے تاویل سے
کیونکہ تاویل مخصوص خدا اور راسخان فی العلم ہیں کہ خداوند عالم فرماتا ہے
وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم یعنی نہیں

نہیں جانتا کوئی تاویل کو قرآن مجید کی مگر اللہ اور راسخان فی العلم یعنے جناب
محمدؐ و آل محمد علیہم السلام ۔ اور تنزیل کو تاویل سے مفضول خیال کرنا فضول
بات ہے اس لئے کہ تاویل بعد تنزیل ہے اور تنزیل قرآن پیغمبر کیلئے ہی ادا ہونے
کے لئے اور مخفی نہ رہے کہ افضل الراسخین حضرت محمد مصطفےٰ ہیں جیسا کہ تفسیر
صافی سورہ آل عمران فی بیان وما یعلم تاویلہ الخ صفحہ ۸۹ سطر ۳ میں ہے
فرسول اللہ افضل الراسخین فی العلم قد علمہ اللہ عز وجل جمیع ما انزل
علیہ من التنزیل والتاویل الخ اور کتاب آیات جلی صفحہ ۵ میں مرقوم ہے
کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم جانتے ہیں تاویل قرآن کو اور حضرت
محمدؐ ہم سب سے افضل ہیں حضرات ائمہ ہدیٰ خود جب اپنے سے جناب رسالتمآب
کو افضل مانتے ہیں تو پس ہم جناب ائمہ ہدیٰ کو آنحضرتؐ کے مساوی من
جمیع الوجوہ ماننا قطعاً خلاف مرضی جناب ائمہ ہدیٰ ہے اور ہمارا اس خیال سے
حضرات ائمہ اطہار ہرگز خوش نہیں ہیں ۔ اور جلد شالع بحار باب نفی الغلو صفحہ
۱۸ میں ہے عن ابی الصباح قال واللہ لقد قال لی جعفر بن محمد
ان اللہ علم نبیہ التنزیل والتاویل قال فعلم رسول اللہ علیاً یعنے
امام جعفر صادق نے فرمایا تحقیق اللہ نے تعلیم دی اپنے نبی کو تنزیل اور
تاویل کی پس رسول اللہ نے تعلیم دی علیؑ کو اس سے بالبداہت ثابت ہے کہ
آنحضرت افضل الراسخین ہیں کیونکہ حضرت علی جو اول آل محمدؐ اور اول اہلبیت
راس و رئیس اہلبیت تھے جب آنحضرت سے تعلیم پائی ہے تو دیگر ائمہ
ہدیٰ کا مدرجہ اولیٰ آنحضرت کے فیوضات علوم سے مستفیض ہونا ظاہر ہے

(حدیث چہارم نمبر ۴)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبهم و فضائلهم صفحہ ۱۴۹ میں مرقوم ہے وروی عن
ابی سعید الخدری قال خطب امیر المومنین علیه الصلوٰة والسلام
فقال ایها الناس نحن ابواب الحکمة ومفاتیح الرحمة وسادة الامة وامناء
الکتاب وفصل الخطاب وبنا یثیب الله وبنا یعاقب من احبنا اهل البیت
عظم احسانه ورجح میزانه وقبل عمله وغفر زلله ومن ابغضنا
لا ینفعه اسلامه الا انا اهل بیت خصنا الله بالرحمة والحکمة والنبوة
والعصمة منا خاتم الانبیاء الا وانا رایة الحق التی من تقدمها
سبق ومن تاخر عنها مرق الا وانا خیرة الله اصطفانا علی خلقه
وائتمنا علی وحیه الخ ۔ یعنے ابو سعید خدری سے روایت کیگئی ہے کہ ایکبار
اونہوں نے خطبہ پڑھا جناب امیر علیہ السلام نے کہا اے گروہ مردم ہم دروازے حکمت
ومفاتیح رحمت و سرداران امت و امنائے کتاب و فصل خطاب ہیں ہماری وجہ
سے ثواب دیتا ہے خدا اور ہماری وجہ سے عقاب کرتا ہے جو شخص کہ دوست
رکھتا ہے ہم اہلبیت کو بزرگ ہوتا ہے احسان اوسکا اور ترجیح دیجاتی ہے
میزان کو اوسکی قبول ہوتا ہے عمل اوسکا اور بخشی جاتی ہیں لغزشیں اوسکی
اور جو شخص کے دشمن رکھتا ہے ہمکو نفع نہیں دیتا ہے اسلام اوس کا اوسکو
یہ تحقیق کے ہم وہ اہلبیت ہیں کہ خاص کیا ہے خدا نے ہمکو ساتھ رحمت و نبوت
و عصمت کے ہم میں سے ہیں خاتم الانبیاء اور آگاہ ہو تم کہ ہم رایت حق ہیں
جو اوسکا تابع ہوا سبقت لے گیا جو متاخر ہوا اوس سے بے دین ہوا آگاہ ہو
کہ بدرستیکہ ہم برگزیدہ کان خدا ہیں برگزیدہ کیا خدا نے ہمکو اپنی مخلوق پر اور
امین کیا خدا نے ہمکو اپنے وحی پر ۔ حدیث مذکور میں جو ارشاد ہوا خصنا
بالرحمة والحکمة والنبوة ومنا خاتم الانبیاء الخ اس سے اذہان

عوام متبادر ہوتے ہیں کہ ایمۂ ہدیٰ انبیا ہیں۔ اور آنحضرت کے خاتم الانبیا
ہونے سے خیال کیا جاتا ہے لفظ خاتم الخ وجہ نفی دیگر نبوت اور استعمال
لفظ خاتم کا شخص کامل پر ہوتا ہے کیونکہ لغت قاموس میں خاتم بمعنی
بلغ آخر ہے یعنے بکمال رسیدہیں جس لفظ کی طرف لفظ خاتم مضاف
ہو کامل اوس مضاف الیہم کا ہوگا۔ مثل لفظ خاتم الذاکرین کے جو شخص
کہ ذاکری اور روضہ خوانی میں کامل ہوتا ہے اوس پر خاتم الذاکرین کا اطلاق کیا جاتا
موافق ہمارے خیال کے حدیث مذکور الصدر سے خصناً جب بلفظ نبوت
ایمۂ ہدیٰ کا انبیا ہونا اور ہنا خاتم الانبیا سے آنحضرت کا کامل انبیا سے کامل ہونا
ظاہر ہوتا ہے تو آنحضرت کا افضل اشرف اور اعلیٰ ہونا کل جمیع انبیا سے
ثابت ہوتا ہے کیونکہ جو کامل ہے وہ افضل واشرف ہے غیر کامل سے اور
یہہ اوضح واضحات وابدہ بدیہیات سے ہے پس بنظر اس آنحضرت
کا جناب ایمۂ ہدیٰ خصناً یا لنبوۃ سے اگر انبیا فرض کئے جاویں اور بنا خاتم
الانبیا سے تو آنحضرت یقیناً کامل الانبیا ہیں۔ فبناءً علیٰ ہذا ایمۂ ہدیٰ
مفضول اور غیر کامل ہوے اور آنحضرت کامل اور افضل ہوے
اس صورت میں ایمۂ ہدیٰ کو آنحضرت سے من جمیع الوجوہ مساوی خیال کرنا
خود ہمارا خیال سابق باطل کرتا ہے۔ الحاصل حدیث مذکور الصدر میں
جو لفظ خصناً ہے اس میں آنحضرت اور جناب سیدہ علیہا السلام
بھی داخل ہیں نہ فقط ایمۂ اثنا عشر علیہم السلام۔ اگر آنحضرت

اور جناب فاطمہ زہرہ داخل نہیں ہیں تو کیا پیغمبر خدا اور جناب صدیقہ
طاہرہ مخصوص رحمت اور حکمت اور عصمت سے نہیں ہیں۔
بلکہ داخل ہیں جب آنحضرت مخصوصاً بالرحمۃ والحکمۃ والنبوۃ ہیں بوجہ
نبوت مستقلہ الغیر مخصوصاً ہیں جو لفظاً نہیں داخل ہیں تو لفظ نبوت حدیث
مذکور میں اشارہ آنحضرت کی طرف ہے نہ ائمہ ہی کی طرف مطلب
حدیث مذکور کا ظاہر ہے کہ آل محمد علیہم السلام مخصوص بالرحمۃ
والحکمۃ والعصمۃ ہیں - اور حضرت محمد علاوہ رحمت و حکمت وغیرہ کے
مخصوص ہونے کے مخصوص بالنبوۃ بھی ہیں اور اسی طرح حدیث منزلۃ
علی منی بمنزلتی ہے یعنی جیسی منزلت آنحضرت کی نزدیک خدا وند عالم کے ہے
ویسی ہی منزلت جناب امیر المومنین اور دیگر ائمہ معصومین علیہم السلام کی ہے
یعنی آنحضرت جیسے اشرف و اعلیٰ اور افضل الناس نزدیک خداوند عالم ہیں
اور بحکم خداوند عالم حاکم ہیں خلق پر اسی طرح جناب امیر اور دیگر ائمہ اطہار ہیں
وافہموا واحفظوا

حدیث نمبر (۵)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم و فضائلہم میں مرقوم ہے عن الباقر علیہ السلام انہ الی
ان قال نحن اہل البیت الرحمۃ و شجرۃ النبوۃ و معدن الحکمۃ و موضع
الملائکۃ و مہبط الوحی یعنے فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہم اہل
رحمت اور شجر نبوت اور معدن حکمت اور موضع ملائکہ اور محل نزول وحی ہیں اور یہ
دلیل علیل قایم کی جائے کہ درخت نبوت سے نبوت نہیں ہوتا و الا ذکر کرنا اوس درخت
کا جو بے نبوت ہو بے ثمر ہے حدیث مذکور کی شرح میں شرح اصول کافی مطبوعہ نولکشور

باب سی و یکم اصل باب انّ الائمّة علیهم السلام معدن العلم وشجرة النبوة والمختلف الملائکة صفحہ ۱۴۱ سنہ ۳ مین مرقوم ہے کہ ائمہ معصومین معدن العلم یعنے مکان علم دین ہین وشجرۃ النبوۃ یعنے ائمہ ہدی مناط احکام شرع ہین کہ مختلف الملائکۃ یعنے محل آمد ورفت ملایکہ ہین شب قدر مین اوس باب مین تین حدیثین لکہی ہوی ہاین اور ہر حدیث مین تفقط شجر النبوۃ واسد ہے اوس کی شرح کتاب مذکور مین بزبان فارسی بہی لکہی ہوی ہے کہ ما حافظ وحی الہی - ایم یعنے ہم حافظ وحی الہی ہیں اور موضع الرسالۃ یہہ شرح ہے کہ جاے مجموع اینچنین یم کہ وحی بر رسول شدہ یعنے ہم جاے مجموع اوس چیز کی ہیں کہ وحی رسول پر ہوئی - فمن شاء فلیرجع الیہ

حدیث نمبر (۶)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبھم وفضائلھم صفحہ ۶۶ مین ابی جعفر بن محمد باقر علیہما السلام علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہین انہ قال ایھا الناس انّ اہل بیت نبیکم شرفھم اللہ واکرمھم ... مالم یوت احدا من العالمین فھم الفروع الطیبۃ والشجرۃ الطیبۃ ومعدن العلم وموضع الرسالۃ ومختلف الملائکۃ الخ یعنے فرمایا جناب امام محمد باقر نے کہ اے گروہ مردم بدرستیکہ تمہارے نبی کی اہل بیت کو شرف عطا فرمایا اللہ نے بسبب بزرگی اوس نبی کے تا اینکہ فرمایا اوس جناب نے کہ امین نازل ہوی رسالت اور اپنے ملایکہ نازل ہوتے ہین اور یہہ لوگ

اونکی طرف روح الامین نے دی خدا نے وہ چیز کہ نہی کو عالمین سے تہین
دی پس یہ فروع طیبہ ہین اور درخت مبارک ہین اور معدن علم ہین اور
موضع رسالت ہین اور محل پے در پے آنے ملایکہ کے ہین یہ حدیث جو کمال
فضیلت اہلبیت علیہم السلام پر دلالت کرتی ہے اس حدیث کے
بعض جملون سے ہمارا ذہن نبوت و رسالت ایمہ ہدی پر استدلال کرتا ہے
وہ یہ ہے کہ ہبوط ملایکہ اور پے در پے انا ملایکہ کا انکی خدمت مین بلا وجہ نہین
البتہ کوئی حکم خالق کیطرف سے لاتے ہین اور پہنچاتے ہین اور جناب ایمہ
ہدی محل وضع رسالت ہین اور شرح الصدر فی تعلیم عدل ہوا اور خدا عادل ہے الغرض
ان مین رکہی ہے پس ائمہ ہدی رسول ہین یہ خیال ہمارا صحیح نہین اسلئے کہ ملایکہ کا
پے در پے خدمت ائمہ مین حاضر ہونا دلیل نبوت و رسالت نہین اور یہ بہی
لازم نہین کہ جب ملایکہ حاضر ہون تو وحی خدا لاوین اس لئے کہ بعد حضرت
رسول وحی کا آنا منقطع ہوگیا اور یہ بات کتب سیر و احادیث سے
بخوبی ثابت ہے اور ملایکہ تو خدمت گزار اہلبیت ہین چنانچہ حدیث الشریف
جناب فاطمۃ الزہرا مین حاضر ہوکر چکی پیسنی جناب امام حسین کے گہوارہ کی جنبانی کی اسیطرح
بہت سی خدمتین آل محمد کی ملایکہ نے کی ہین اور یہ تمام امور درج روایات و احادیث
ہین اہلبیت علیہم السلام کی شان تو ارفع و اعلی ہے بلکہ مومنین کے گہر شب قدر حضرت جبریل ع
بالگروہ ملایکہ سلام کو آتے ہین اور مومنین سے مصافحہ کرتے ہین چنانچہ سورہ قدر کی تفسیر عمدۃ البیان
اردو مطبوعہ نولکشور اور تفسیر ملا فتح اللہ علیہ الرحمہ مین یہی لکہا ہے اور موضع الرسالۃ سے ائمہ ہدی کو محل وضع رسالت سمجہنا
اور ائمہ ہدی کو رسول جاننا قطعا خلاف کتب معتبرہ و احادیث ہے چنانچہ موضع الرسالۃ کی تفسیر جلد سابع بحار
باب جوامع مناقبہم و فضائلہم صفحہ ۳۴۶ سطر مین اس طرح مرقوم ہے موضع الرسالۃ ای علوم الرسالات
او الرسالات نزلت کلہا بیتہم او علیہم فی لیلۃ القدر وغیرہا سے علامہ مجلسی فرماتے ہین موضع الرسالات

یعنے علوم رسالت اور رسالات نازل ہوئی ہیں گھر میں ائمہ ہدیٰ کی یا اون
پہ نازل ہوئی شب قدر یا غیر شب قدر میں بیشک اس میں انکار ہی نہیں
کیونکہ جب قرآن مجید حضرت رسول پر گھر میں اہلبیت کے نازل ہوا تو علوم
رسالت اور رسالات بدرجہ اولی گھر میں ان کے نازل ہوئے ہیں اور وہ علوم
آنحضرت نے اپنی اہلبیت کو تعلیم فرمائے جیسا کہ کتاب اصول کافی وغیرہ سے
ظاہر ہوتا ہے فتدبروا وتاملوا ؛

(حدیث نمبر)

انہ وجد بخط مولانا ابی محمد العسکری اعوذ باللہ من قوم حذفوا
محکمات الکتاب ونسوا اللہ رب الارباب والنبی وساقی الکوثر فی
مواقف الحساب ولظی والطامات الکبری ونعیم دار الثواب فنحن
السنام الاعظم فینا النبوۃ والولایۃ والکرم ونحن منار الھدی
والعروۃ الوثقی والانبیاء کانوا یقتبسون من انوارنا الخ
یعنے شان یہ ہے بخط جناب امام حسن عسکری علیہ السلام پایا گیا کہ وہ
جناب فرماتے ہیں پناہ لیتا ہوں میں ساتھ خدا کے اوس قوم سے کہ جس نے
محکمات کتاب خدا کو حذف کی ہے اور فراموش کیا خدا کو جو رب الارباب
ہے اور فراموش کیا نبی اور ساقی کوثر کو موقف حساب میں اور فراموش
کیا شعلہ آتش اور طامۃ کبری کو اور نعمت گہر سے ثواب کا پس ہم ہیں سنام
اعظم اور ہم میں ہے نبوت اور ولایت اور کرم اور ہم منار ہدایت اور
عروۃ الوثقی ہیں اور انبیاء ہمارے نور سے اقتباس کرتے تھے اس حدیث
میں لفظ فینا النبوۃ سے یہ خیال نکیا جائے کہ جناب ائمہ ہدیٰ انبیاء

ہین اس لیئے کہ جب آیت قرآنی وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین لبراحت تمام آنحضرت کے خاتم الانبیا ہونیکے اور آنحضرت پر نبوت ختم ہونے پر دلالت کرتی ہے اور کل اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت خاتم الانبیا بمعنی ختم کنندۂ نبوت تھے نہ بمعنی انگشتر و مہر وغیرہ کے۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ آیۂ مذکورہ مین خاتم بفتح تا ہے بکسر تا نہ ہوا تو ختم کنندہ کا معنی ہونا اس قرأت کے نسبت باعث تامل ہے تو تفسیر فتح القدیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم کو ابو عاصم نے فتحہ سے پڑھا ہے اور نیز تفسیر صافی سورہ احزاب صفحہ ۴۲۴ سطر ۱ مین مرقوم ہے خاتم النبیین وآخرھم الذی ختمہم او ختموا بہ علی اختلاف القرائتین فیعلم من یلیق ان یختم بہ النبوۃ وکیف ینبغی شانہ یعنے آنحضرت آخر پیغمبران ہین ایسے کہ تمام انبیا کی نبوت کو خدا نے ختم فرمادی یا کل انبیا نے ختم کردی ہے نبوت کو بوجہ آنحضرت کے یعنے تمام انبیا کی نبوت ختم ہوگی بسبب خاتم الانبیا ہونے آنحضرت کے پس جو شخص کہ ایسا لائق ہو کہ جس کے سبب نبوت ختم ہوتی ہے تو اوس شخص کی شان کیسی ہوگی غرض لفظ فینا النبوۃ مین تا متکلم مع الغیر کیلئے ہے جسمین آنحضرت داخل ہین اور فینا النبوۃ سے یہ ہے کہ ہم خاندان نبوت سے ہین اور یہ اشارہ آنحضرت کیطرف ہے کیونکہ آیت قرآنی اور احادیث کثیرہ ائمۂ ہدی کے نبی نہونے پر خود جناب ائمۂ ہدی سے وارد ہوئین جیسے کہ کتاب حدیث اصول کافی اور جلد سابع بحار باب نفی الغلو مین مرقوم ہین یا این ہمہ جناب ائمۂ اطہار کو نبی جاننا قطعاً خلاف حکم خدا و رسول و ائمۂ علیہم السلام ہے اور حدیث مذکورہ مین مقتبس ہونا انبیاء کا انوار جناب محمد و آل محمد علیہم السلام

حضرت علی کی فرع ہے اور اصل و فرع میں جو فرق ہے وہ اظہر من الشمس ہے پھر اسکو مساوی خیال کرنا گویا روز روشن کا انکار ہے = اور نیز جلد سابع بحار باب نادر فی معرفتہم بالنورانیہ صفحہ ۲۷۲ سطر ۳۵ میں ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے یا سلمان و یا جندب قال لبیک یا امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیک قال کنت انا و محمد نوراً واحداً من نور اللہ عز و جل فامر اللہ تعالیٰ ذالک النور ان یشق فقال للنصف کن محمداً و قال للنصف کن علیا اسی حدیث کا ترجمہ بیت الاحزان کتاب مصایب کے صفحہ ۶۶ سطر میں لکہا ہے کہ فرمایا جناب امیر نے سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے کہ میں اور محمد ایک نور تہے پس فرمایا خدائے تبارک تعالیٰ نے اوس نور کو کہ دو نصف ہوں پس ایک نصف کو فرمایا محمد ہو اور دوسرے نصف کو فرمایا علی ہو پس ایسا ہی ہوا = اور کتاب حیات القلوب مطبوعہ نولکشور صفحہ [illegible] میں ہے جسکا ترجمہ اردو یہ ہے کہ حدیث معتبر میں حضرت صادق سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے چودہ نور خلق فرمائے چودہ ہزار سال قبل پیدایش خلقت پس وہ روحیں ہمارے ہیں اور نیز کتاب حدیقہ سلطانیہ میں اسیطرح حدیث وارد ہے یعنے جناب چہاردہ معصوم علیہم السلام قبل انشقاق یعنے ابتدائی نورانیہ اور ارواح لطیفہ کیساتہہ حضور جناب اقدس الٰہی تسبیح و تقدیس میں مصروف تہے پس بنا بر ان احادیث مذکورہ کے حدیث کنت نبیا الخ جو آنحضرت نے بصیغہ واحد ارشاد فرمائی ہے اوس سے کافۃً الصحیح روشن ہوتا ہے کہ جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام جیسے عالم ارواح میں شریک نبوت آنحضرت نہیں ہیں عالم انوار میں بہی شریک نبوت

(حدیث نمبر ۹)

جلد سابع بحار باب جوامع مناقبہم و فضایلہم انہ وجد بخطہ علیہ السلام ما صورتہ قد صعدنا ذری ۲لحقایق باقدام ۲لنبوۃ و۲لولایۃ ۲لی ۲ن قال فالکلیم البس حلۃ ۲لاصطفا لما عہدنا منہ ۲لوفا وروح ۲لقدس فی جنان ۲لصاغورۃ ذاق من حدایق ۲لباکورۃ ۲لخ = یعنی شان یہہ ہے کہ پایا گیا بخط معصوم علیہ السلام صورت اوسکی یہہ تحقیق کہ صعود کیا ہمنے زینہائے حقایق پر بقدمہا نبوت و ولایت تا اینکہ فرمایا پس کلیم خدا کا پہنایا گیا اون کو لباس اصطفا سوقت کہ عہد لیا ہمنے اون سے وفا کا اور روح القدس نے جنان صاغورہ مین اون کے ذائقہ کیا ہے حدایق باکورہ سے ہماری یہہ حدیث بہی کرامت کبری و مراتب عظمی پر جناب محمد و آل محمد علیہم السلام کے دلالت کرتی ہے باقدام النبوۃ سے یہہ خیال نہ کیا جاے کہ جناب ایمہ ہدی نبوت و رسالت رکہتے ہین اس لیے کہ حدیث مذکور جو معصوم نے ارشاد فرمائی ہے اس سے اشارہ بطرف علو مرتبت و سمو منزلت و رفعت کے اور ظاہر ہے کہ نبوت سی نبوت آنحضرت کی مراد ہے اور ولایت سے ولایت ایمہ ہدی جو نیابتہ عن ۲لنبی ایمہ کو پہنچی ہے فلہذا معصوم نے فرمایا صعدنا ذری ۲لحقایق باقدام ۲لنبوۃ الخ اور حدیث نمبرے مین مذکور ہو چکا ہے کہ خلاق عالم نے جناب چہاردہ معصومین علیہم السلام کو بطور اشباح اپنی نور عظمت سی پیدا فرمایا اور آنحضرت کے نور مقدس سے ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر خلق فرمائے بنا برعلیہ آنحضرت معدن نبوت و رسالت و منبع جمیع فیوضات اور بسبب وراثت علوم جمیع انبیا

ومرسلین ہوئے جناب آل محمد علیہم السلام کو بھی معدن نبوت و رسالت
کہتے ہیں فضلاء علیہ بہ برکت انوار جناب محمد و آل محمد علیہم السلام تمام انبیاء
ومرسلین خلعت وجود سے خلع ہو کر بعالم شہود و ظہور میں جلوہ پذیر ہوئے
ہیں اس سے لازم نہیں آتا کہ آل محمد بھی نبی و رسول ہوں کیونکہ نبوت و رسالت
تابر اپنی مصلحت کے خداوند عالم نے جسکو چاہا عطا فرمایا اس میں وحدت یا طینت
و مساوات ظاہریہ کو کچھ دخل نہیں اگر دخل ہوتا تو ہر امام علیہ السلام کی
جدا جدا [illegible] ولایت و امامت سے سرفراز ہوتی بلکہ مرتبہ [illegible] نبوت
و رسالت و ولایت و امامت سے جدا ہوتی نظر بر آن مخصوص بارہ امام اور وجود
[illegible] امامت و معصومیت کا حصر قطعاً معین ہے فافہموا واحفظوا

(حدیث نمبر ۹)

[illegible] باب جوامع مناقبہم و فضائلہم صفحہ [illegible] میں مرقوم ہے نحن شجرة النبوة
و معدن الرسالة و مختلف الملائکة الخ یعنی معصوم فرماتے ہیں کہ ہم درخت
نبوت [illegible] موضع رسالت ہیں اور محل [illegible] آنے والے فرشتوں کے ہیں
جناب [illegible] درخت نبوت ہونے سے خیال کیا جاتا ہے کہ [illegible] نبوت
رکھتے ہیں [illegible] شجرة النبوة وغیرہ کا معنی حدیث نمبر ۵ میں کتاب شرح
اصول کافی [illegible] سے مذکور ہو چکا ہے فمن شاء فلیراجع الیہ =

(حدیث نمبر ۱۰)

جلد [illegible] بحار باب جوامع مناقبہم صفحہ ۲۶۴ کتاب خصال باسناد عبداللہ ابن عباس سے
روایت کیگئی ہے قال قام رسول اللہ فینا خطیباً فقال فی آخر خطبة

جمع اللہ عز وجل لنا عشر خصال لم یجمعہا لاحد قبلنا ولا تکون
فی احد غیرنا الحکم والحلم والعلم والنبوۃ والسماحۃ والشجاعۃ
والقصد والصدق والطہور والعفاف یعنے جمع کئے ہیں خداوند
عالم نے واسطے ہمارے دس خصال کہ نہیں جمع کئے ہیں واسطے کسی کے
قبل ہمارے اور نہوں گے یہ خصال کسی میں سوائے ہمارے یہ حدیث
مدرجہ اقصی فضیلت جناب محمد و آل محمد علیہم السلام پر دلالت کرتی ہے
جاننا چاہیے کہ لنا متکلم مع الغیر ہے ان صفات مذکورہ میں سوائے نبوت کے
باقی سب میں جناب امیر بھی آنحضرت کے شریک ہیں ۔ اور کتاب الدر
المبین فی تاریخ امیر المومنین جناب مندرجہ ۱۵۳ بیان خم غدیر میں جو آنحضرت
سے یہ خطبہ مرقوم ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جمعت فیہم الخصال العشرۃ
لا یجمع الا فی عترتی و اہل بیتی العلم والحلم والنبوۃ تا آخر لہٰذا
احادیث معتبرہ مثل جلد ہفتم بحار و اصول کافی میں ہیں اور نیز یہ بھی کتاب مذکورہ
سے ثابت نہیں ہوتا ہے کہ خطبہ مذکور کسی معتبر کتاب حدیث سے لیا گیا
ہے کیونکہ تفسیر صافی جو نہایت معتبر اور ایک علامہ متبحر کی تصنیف سے
تفسیر مذکور کے سورہ مائدہ صفحہ ۱۵۱ میں فقرات خطبہ یوم الغدیر جناب رسولخدا
سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسولخدا پر نبوت ختم ہوگئی بعد
آنحضرت کے کوئی نبی نہیں ہے چنانچہ تفسیر مذکور میں حسب صفحہ مذکورہ
مرقوم ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان علی ابن ابی طالب اخی ووصی
وخلیفتی والامام بعدی الذی محلہ منی محل ہارون
من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی یعنے بدرستیکہ علی ابن ابی
طالب میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ اور امام ہے بعد میرے محل اس کا
مثل ہارون کے موسیٰ سے مگر فرق یہ ہے کہ کوئی نبی بعد میرے نہیں ہے

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو حضرت علی علیہ السلام ہی ہوتے مگر خاتمیت آنحضرت مانع ہوگئی = اور نیز یہہ حدیث تفسیر عمدۃ البیان اور حق الیقین اور تفسیر ملا فتح اللہ رحمہ اللہ میں صراحۃً مذکور ہے جسکی یہہ عبارت ہے =

آنحضرت امیر المومنین را خطاب کرد کہ اے علی تو من بمنزلۂ ہارونی از موسیٰ الا آنست کہ بعد از من پیغمبر نہ خواہد بود اگر جائز بود کہ بعد از من پیغمبری میباشد آن تو میبود نہ غیر تو بجہت جامع فضل وعصمت ومزیت علم وانواع محاسن واخلاق تو۔ یعنے آنحضرت نے امیر المومنین کو خطاب کیا کہ یا علی ع۔ تو مجھسے بمنزل ہارون کے ہے موسی سے مگر یہہ کہ بعد میرے پیغمبر نہوگا اگر جائز ہوتا کہ بعد میرے پیغمبر ہوئے تو وہ تو ہوتا نہ غیر تیرا بسبب جامعیت فضل وعصمت ومزیت علم وغیرہ الخ۔ اس عبارت تفسیر مذکور سے نیز ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگئی ہے اگر ختم نہوتی تو بجز حضرت علی کے کوئی غیر شخص پیغمبر نہوتا اور جلد نہم بحار صفحہ ۴۱۱ میں یہہ عبارت علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں ابو سعید از رسول خدا روایت نمودہ کہ فرمودند یا علی حب تو ایمان ست وبغض تو نفاق اول کسیکہ داخل بہشت میگردد دوست تو است واول کسیکہ داخل دوزخ میشود مبغض تو ست خداوند ترا شالستہ این مقام نمودہ تو از من هستی ومن از تو الا آنکہ بعد از من پیغمبری نیست اگر پیغمبر ممکن بود کہ باشد ہر آئینہ تو میبود اس حدیث سے بھی بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگی اگر بعد آنحضرت کسی

پیغمبر کا ہونا ممکن ہوتا تو وہ حضرت علیؑ ہی ہوتے پس حدیث مذکور سے
حضرت رسول کا خاتم الانبیا ہونا اور حضرت علی کا نبی نہونا ظاہر ہے
مخفی نرہے کہ اکثر اوقات آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ یا علی انت
منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی یعنے
یا علی تجھکو مجھسے وہ نسبت ہے کہ جو موسیٰ سے ہارون کو تھی مگر شان
یہہ ہے کہ بتحقیق کوئی نبی بعد میرے نہیں ہے اس حدیث منزلت
مین جو لفظ بعدی ہے اس سے یہہ خیال نکیا جائے لفظ بعد ظرف
سے ہے اور انحصار ظرف زمان اور مکان مین ہے یہان اگر ظرف
زمان لین تو لا نبی بعدی کا یہہ معنی ہوگا بعد میرے زمانہ کے نبی
نہین ہے اور میرے زمانہ تو نبی ہے پس اس سے لازم آتا ہے کہ
بعد آنحضرت جناب امیر سے سلب نبوت ہو اور بعد عطا کرنے نعمت
نبوت و رسالت کے کسی نبی کو زمان حضرت آدم سے تا زمان حضرت
خاتم سلب نبوت و رسالت نہین فرمایا اور خدا تعالےٰ اپنے طریق کی
خلاف نہین کرتا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے ولن تجد لسنة الله
تبدیلا" یعنے ہرگز نہین پائیگا تو واسطے طریقہ خدا کے تبدیلی بنا بریں
معنی ظرف زمان لفظ بعدی مین لینا جبکہ متعذر ہوا تو ضرور ہے
کہ معنی ظرف مکان لیجائے اس وقت لا نبی بعدی کا یہہ معنی
کہ کوئی نبی نہین ہے بعد میرے مکان کے اور مکان
مراد ہے مرتبہ سے اور بعدیت مکان اور مرتبہ کا معنی ایک ہی ہے مرتبہ
سے اور معنی ... آنحضرت کا اس وقت یہہ ہوتا ہے کہ کوئی نبی
... جو نبی بعد میرے ہوگا اوسکا مرتبہ میرے

برابر مرتبہ نبوت کے ہوگا اور مقصود آنحضرت کا یہہ تہا کہ کوئی نبی میرے
زمانہ میں اور بعد میرے زمانہ کے قیامت تک نہوگا تو لیس آنحضرت اصطلاح
فرماتے انا ۲ نہ لانبی فی حیاتی و بعد مماتی ۲ الی یوم القیا
مۃ جاننا چاہیے کہ بنا بر اس معنیٰ خیالی کے کہ جو نبی ہوگا وہ میرے
مرتبہ سے پست نہوگا تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آنحضرت کے مرتبہ
کے برابر ہوگا یا بڑھکر ہوگا پس ہم آنحضرت کے مرتبہ کے برابر ہوگا فقط
کہکر کیوں خاموش رہیں بلکہ یوں کہیں کہ وہ آنحضرت کے مرتبہ سے
بھی بڑے مرتبہ والا نبی ہوگا نعوذ باللہ من ذالک الاستغفار =
غرض موافق ہمارے معنیٰ اختراعی کے مقصود نبی ہمارا مفقود ہوگیا وہ یہہ کہ
آنحضرت کے بعد جو نبی ہو وہ آنحضرت کے مرتبہ نبوت کے برابر کا
نبی ہو حالانکہ ایسا کوئی نبی نہ قبل آنحضرت ہوا اور بعد آنحضرت
اور نہ قیامت تک ایسا کوئی نبی ہوگا اگر حسب خیال مذکور آنحضرت کی
برابر کے نبی حضرت علیؑ اور دیگر ائمہ کو ہم خیال کریں تو یہہ حضرات
بہی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ با لاصالت یعنی
بلا واسطہ بشر نبی ہیں اور آنحضرت پر قرآن مجید نازل ہوا اور آنحضرت
پر وحی نازل ہوتی تہی اور آنحضرت نبی تارہیں اور شریعت تازہ
رکہتے ہیں اور جس پیغمبر اولوالعزم کو خداوند عالم نے مبعوث برسالت
فرمایا اوس پر کتاب آسمانی نازل ہوئی اور نیز وحی نازل ہوتی تہی اور
وہ پیغمبر اولوالعزم شریعت تازہ رکہتے تہے حضرت آدم سے تا حضرت
عیسیٰ یہی طریق خدا جاری رہا اس میں کسی قسم تبدیلی نہیں ہوئی اور
کیونکر ہو سکتی چنانچہ خداوند عالم کا خود ارشاد ہے ولن تجد

لسنۃ الفرقتہ بالا مگر بنا بر خیال مذکور جناب امیر اور دیگر ایمہ ہدیٰ کو
نبی اور رسول خیال کرنیسے بدیہی تبدیلی طریقہ خداوند عالم کیلئے ثابت
ہوتی ہے اس لئے کہ جب ایمہ ہدیٰ آنحضرت کے مرتبہ نبوت کے
برابر ہیں تو ایمہ ہدیٰ ایپر بھی وحی نازل ہوتی اور کتاب آسمانی کا
بھی نزول لازمی تھا اور شریعت تازہ بھی ایمہ اطہار کیلئے ضرور
ہوتی اور ایمہ ہدیٰ بھی بالاصالت بغیر واسطہ بشر نبی تازہ ہوتے
ان مذکورہ باتوں سے ایک بات بھی جناب ایمہ طاہرین کیلئے
متحقق نہیں باوجود اس کے پھر ہم خیال کریں کہ حضرت علی اور
دیگر ایمہ ہدیٰ علیہم السلام آنحضرت کے مرتبہ کے برابر نبوت رکھتے
اس طرح کا خیال یقیناً شرعاً وعرفاً وعقلاً ہرگز ہرگز درست نہیں
بلکہ ایسا خیال بمقابل دیگر پیغمبران اولوالعزم کے حضرت علی اور دیگر
ایمہ ہدیٰ کی شان کو گھٹاتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ
وغیرہ پر تو کتاب خدا نازل ہوا اور نیز نزول وحی ہوا اور وہ سب
بالاصالت نبی ہوں اور شریعت تازہ رکھتے ہوں اور حضرت علی اور
دیگر معصومین ہمارے مثل آنحضرت نبوت و رسالت رکھکر نبی تازہ نہوں
اور شریعت تازہ رکھتے نہوں اور کتاب آسمانی بھی قرآن مجید کے
سوا نازل نہو اور ایپر نزول وحی نہوں اور بالاصالت نبی نہوں
پس اس سے بڑہکر ایمہ ہدیٰ کی کیا شان گھٹ سکتی ہے کیونکہ حضرت
موسیٰ وغیرہ مفضول ہوکر تو صاحب شریعت تازہ وغیرہ وغیرہ ہوں
اور حضرت علیؑ اون سے افضل ہوکر آنحضرت کی شریعت کے تابع
ہوں پس تمام امور مناقص مراتب و منازل جناب ایمہ اثنا عشر

علیہم السلام محض لفظ بعدی میں معنیٰ ظرف مکان لینے چہیا ہیئے

: حدیث منزلت کے لفظ بعدی میں

معنیٔ ظرف زمانی کو متعذر جاننا اور ظرف مکانی کا معنیٰ لینا اور اوسمیں
مفہوم مخالف پیدا کرنا یعنے لانبی بعدی کا یہہ معنیٰ لینا کہ کوئی نبی بعد میرے
زمانہ کے نہیں ہے یا علیؑ تو میرے زمانہ میں نبی ہے اسطرحکا مفہوم مخالف
پیدا کرکے ہمارے خیال سے معنیٔ حدیث منزلت کو مختل کردیا اگر ایساہی
مفہوم مخالف لیا جاوے تو قرآنمجید اور احادیث کا معنیٰ تمام مختل ہوجاویگے
مثلاً یہہ آیت قرآنی قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد
من بعدی یعنے جناب سلیمان پیغمبر نے کہا کہ اے پروردگار میرے
بخش تو مجکو اور عطا فرما تو مجکو ایسا ملک جو نہ سزاوار ہووے واسطے
کسیکے بعد میرے اس آیہ کریمہ میں جو لفظ بعدی ہے بنا برخیال سابق
کے اس میں بہی معنیٰ ظرف زمانی لینا متعذر ہے کیونکہ معنیٰ ظرف
زمانی سے آیہ مذکورہ کا یہہ معنیٰ ہوگا کہ بعد میرے زمانہ کے کسیکو بہی
ایسا ملک نہ سزاوار ہو لیس یہہ دلالت کرتا ہے میرے زمانہ میں سزاوار
ہووے حالانکہ یہہ خلاف مقصود متکلم ہے کیونکہ غرض حضرت سلیمان یہہ ہے
کہ بعد میرے کسیکو ایسا ملک عطا ہی نہو اور یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص
بعد اپنے زندگی کے جس چیز کو گوارا نکرے تو اپنے زمانہ میں اوسکو
کیونکر گوارا کرسکتا ہے اسیطرح حدیث منزلت بہی ہے کہ بعد آنحضرت
کے کوئی نبی قیامت تک نہوگا تو حضرت کے زمانہ میں کیونکر کوئی
نبی ہوسکتا ہے اس لیئے کہ آنحضرت خود اپنے زمانہ کے آپ ہی نبی
مرسل موجود ہیں ۔ غرضکہ جب آیہ مجیدہ مذکورہ میں معنیٰ ظرف زمانی

متعذر ہوئی تو ضرور ہوا کہ معنی ظرف مکان لیئے جاویں حدیث منزلت
مین لیگئی تہی اسوقت مین یہ معنی آیہ مذکورہ کے ہونگے کہ مجہے
ایسا ملک عطا فرما کہ بعد میرے کسیکو ملک عطا ہو مگر ملک سے پست
مرتبہ ہو ملک میرے ملک کے برابر ہو کیونکہ حدیث منزلت مین مکان سے
عبارت مرتبہ کی تہی اور اگر مقصود سلیمان کا یہ ہوتا کہ بعد میری زندگی
مین کسیکو ایسا ملک عطا نہی ہو تو آیات قرآنی عبارت ہونی
چاہیے تہی اینبغی لاحد من حیاتی و بعد مماتی الی یوم
القیامۃ جیسا کہ حدیث مذکور مین بیان کیا گیا کہ اینبغی من حیاتی
و بعد مماتی الی یوم القیامۃ ہونا تہا پس بحال مذکور معنی اصلی
و مقصود قلبی جناب سلیمان کا مفقود ہو گیا اور انحصار ظرف زمان
و مکان مین تہا وہ بہی فاسد ہو گیا اب بجز معنی سومی کے چارہ ہی نہین
کہ جو معنی آیہ مذکورہ درست ہو جاوے - اور نیز موافق مفہوم مخالف
مذکور کے اکثر معانی آیات قرآن مجید کی اور احکام شریعت غرا کے
معاذ اللہ لغو ہو جاوینگے چنانچہ قرآن مجید مین خداوند عالم فرماتا ہے ور
اکعو مع الراکعین یعنی رکوع کرو تم رکوع کرنے والونکے ساتہہ بنا بر
مفہوم مخالف کے لازم آتا ہی کہ اگر ہم تنہا نماز پڑہین تو رکوع نہ کرین
اور نیز ارشاد ہوتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ
فاغسلوا وجوہکم و ایدیکم الی المرافق الخ اس آیہ کریمہ سے نماز
کیواسطے وضو کا واجب ہونا ظاہر ہوتا ہے پس بنا بر مفہوم مخالف
اگر نماز نہ پڑہین تو وضو واجب نہین حالانکہ طواف واجب کیے سلئے

اور اس کتابت قرآن مجید کیلئے بھی وضو واجب ہے ۔ تمّ بَرَدا وفاقًلو ۲ ۔

مخفی نہیں کہ حدیث منزلت میں کئی امور غور طلب ہیں وہ یہ کہ یہ حدیث آنحضرت نے کب ارشاد فرمائی اور کیوں ارشاد فرمائی اور جناب امیر علیہ السلام کو نبوت کیونکر مستثنٰی فرمایا اور فائدہ استثنا کا کیا ہے اور اسمیں جو لطیفے و نکات ہیں اور بعضی نے جو شبہہ کیا [illegible] سے دفع کیا چاہتے ہیں کہ آنحضرت کو غزوۂ تبوک درپیش [illegible] اسلئے مدینہ میں اپنی اہلبیت کی حفاظت کیلئے آنحضرت نے جناب [illegible] [illegible] کیا آنحضرت جناب امیر سے آزردہ ہو گئے ہیں و بہت مدینہ میں حضرت علی کو چھوڑ گئے ہیں ۔ یہ سماعت فرما کر جناب امیر اپنے مقام سے نکلے اور راہ میں آنحضرت سے ملاقات کر کے کیفیت عرض کی اوسوقت آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہو اس پر کہ تمکو مجھ سے وہ نسبت ہے کہ جو موسٰی کو ہارون سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد پیغمبری نہیں ہے یہ سنکر جناب امیر المومنین نے عرض کی کہ میں راضی ہوں ۔ آنحضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو پیغمبری سے اس لئے مستثنٰی فرمایا کہ ہارون پیغمبر اور وصی جو جناب موسٰی کے تھے اون کا انتقال سامنے موسٰی کے ہو گیا تھا اور آنحضرت نے جناب امیر المومنین کے سامنے رحلت فرمائی اور جناب امیر المومنین بعد آنحضرت سو سال تک زندہ و سلامت رہے اور نیز قائمیت آنحضرت بابِ نبوت حضرت علی تھی تنہا جناب امیر کو جناب رسالتمآب کی پیغمبری

سے مستثنی فرمایا اور استثنا وہ ہے کہ کلام سابق سے جو وہم پیدا ہوتا
اوس کے دفع کرنیکی غرض سے کیا جاتا ہے جیسا کہ جاءنی القوم الا زیداً یعنی
ہے یعنے آئی میرے پاس قوم مگر زید یعنے زید نہیں آیا از بسکہ زید
قوم میں داخل تھا مقصود متکلم کا یہہ ہے کہ زید جو نہیں آیا ہے اوسکو
بھی داتا سے خارج کرے لہذا زید کو مستثنی کیا اگر زید مستثنی نہوتا تو زید بھی
بھی میں داخل ہوتا اور یہہ خلاف مقصود متکلم ہے حدیث منزلت میں بھی
ایسا ہی ہے کہ جناب ہارون جناب موسی کے خلیفہ بھی تھے اور نبی
بھی تھے اگر آنحضرت الا انہ لا نبی بعدی نفرماتے تو جناب امیر علیہ
السلام کی نبوت بھی متحقق ہوتی کیونکہ جناب امیر شرائط نبوت مثل علم
علم وفضل وعصمت وغیرہ میں موسی وہارون کے جو مستثنی منہ میں شریک
تھے اور آنحضرت پر خداوند عالم نے نبوت کو ختم فرمادی جیسا کہ آیہ
ماکان محمد ابا احد الخ اور نیز احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ جیسا
کہ قبل ازین مذکور ہو چکا ہے اور نیز مذکور ہوگا لہذا آنحضرت نے نبوت
سے جناب امیر کو مستثنی فرمایا بلکہ حدیث مذکور سے جنس نبی کی
نفی ثابت ہوتی ہے یعنے عام ازین کہ پست مرتبہ کا یا برابر مرتبہ کا یا آنحضرت
سے بلند مرتبہ کا کسی قسم کا کوئی نبی بعد آنحضرت کے بوجہ خاتمیت قیامت
تک نہوگا اگر کسی قسم کا نبی ہوتا تو الا انہ لا نبی بعدی فرمانا بیجا اور استثنا
لغو اور عبث ہوتا اور معصوم سے صدور عبث نہیں ہوتا ۔ اور بعدی کی
قید کا فائدہ یہہ ہے کہ خلافت جناب امیر المومنین حیات آنحضرت اور
بعد ممات آنحضرت ہر دو زمانہ کو شامل ہے بعدی کا جو ظرف زمان ہے
اگر نہوتا تو تمثیل ہارون خلافت حضرت امیر المومنین بھی فقط زمان حیات

آنحضرت میں محقق ہوتی وافقھوا واحفظوا ولا تتفلوا۔

(حدیث نمبر ۱۱)

کتاب کافی میں یہہ مضمون حدیث ہے کہ معصوم نے فرمایا کہ قولوا فینا ما شئتم الا ان تقولوا انیّنا ربّنا ولن تبلغوا کنہ فضلنا یعنے کہو ہمارے شان میں ہمارے جو کچھہ چاہو مگر یہہ کہ کہو تم رب ہمارا ہمکو پرورش کرتا ہے اور ہرگز نہ پہونچوگے تم کنہ فضل کو ہمارے اس حدیث سے یہہ خیال نکیا جاوے کہ نبوت ورسالت ربوبیۃ تو نہیں ہے پس ایمہ کی نبوت ورسالت بھی واجب الاخراج ہوتی تو البتہ امام علیہ السلام اسکو خارج فرماتے۔ پس خارج نکرنا نبوت ورسالت کو دلیل قطعی ہے واسطے اثبات نبوت ورسالت ایمہ علیہم السلام کے حدیث مذکور میں غور کرنا چاہیے کہ جو لفظ فینا واسطے جمع کے ہے آیا اون میں جناب رسول خدا بھی داخل ہیں یا نہیں ہیں تو آنحضرت کی مفضولیت اور جناب ایمہ ہدی کی افضلیت لازم آتی ہے یعنے جناب ایمہ ہدی کے ایسے فضایل ومراتب ہیں کہ غیر از ربوبیۃ جو چاہیں کہہ سکتے ہیں اور آنحضرت کو نہیں کہہ سکتے پس اس سے کمی فضیلت ومراتب آنحضرت بمقابل جناب ایمہ ہدی علیہم السلام ظاہر ہوتی ہے پس معاذ اللہ آنحضرت مفضول اور ایمہ ہدی افضل ہوے حالانکہ آنحضرت افضل ہیں اس لئے کہ آنحضرت متبوع اور ایمہ ہدی تابع ہیں اور آنحضرت نبی مرسل اور پیغمبر اولوالعزم اور موسس شریعت ہیں۔ اور جناب ایمہ ہدی اوصیاے

آنحضرت اور حافظ شریعت ہیں۔ اور نیز اس خیال سے ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہے پس بوجہ لزوم نقایص مذکورہ آنحضرت بھی فیما بین داخل ہیں
اس صورت میں نبوت و رسالت کیونکر واجب الاخراج ہو سکتی ہے
اور نیز نبوت و رسالت کو خارج نکرنا آنحضرت کے فیما بین داخل ہو سکنے کی دلیل
ہے پس معنی حدیث کا یہہ ہوا کہ غیر از دو صفت جو جا ہمکو کہو عام از ینکہ
نبوت ہو یا رسالت و ولایت و امامت من حیث المجموع رکھتی ہین جناب
جناب رسالتمآب اور بعض فرد ہماری فقط ولایت و امامت رکھتی
ہیں جیسے ائمہ اثنا عشر علیہم السلام پس جناب رسالتمآب کو نبی و رسول
وغیرہ ہرگز نہ کہو اور ہمکو امام و ولی کہو۔ مگر ذکر نبوت و رسالت حدیث مذکور
مین مقصود معصوم کا یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ محمد و آل محمد کو خداوند عالم
نے اپنے صفات کمالیہ کا مظہر گردانا ہے۔ پس ہم مین صفات کمالیہ الہیہ
کو مشاہدہ کر کے ہمکو خدا نہ کہو بلکہ ہمارے واسطے رب کو قرار دیکر جو چاہو
ہماری شان مین کہو۔ اور نبوت و رسالت خدای تعالیٰ کے صفات سے
نہیں جسکو معصوم خارج فرماتے فتدبروا ولا تغلوا۔

(حدیث نمبر ١٢)

کتاب غایۃ المرام صفحہ ٤٧ باب صد و شصت و شش مین مرقوم ہے
عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہین کہ حضرت امیر المؤمنین کو رکوع و سجود مین
مین نے دیکھا کہ بعد نماز کہتے ہین اللّٰھم بحرمۃ محمد عبدک
و رسولک اغفر للخاطئین من شیعتی یعنی

خداوند بحق حضرت محمد کہ بندہ اور رسول تیرا ہے میرے گنہگار شیعوں
کو بخشدے عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ پھر جناب رسول خدا کو دیکھا
مین نے رکوع اور سجود مین کہتے ہیں اللھم بحرمۃ عبدک وولیک
علی اغفر للعاصیین من امتی یعنے خداوندا بحرمت علی جو تیرا عبد
اور ولی ہے میرے گنہگاران است کو بخشدے ابن مسعود کہتے ہین کہ
مین ترس وہیم سے بیہوش ہوگیا جناب رسول خدا نے سر بلند کر کے فرمایا
یا ابن مسعود آیا کفر بعد از ایمان - مین نے عرض کی کہ پناہ بخدا کہ مین کافر ہون
لیکن جب علی کو دیکھا مین نے کہ آپکے حق کے واسطے سے خداوند عالم سے
سوال کرتے ہیں اور آپ کو دیکھا کہ حضرت علی کے حق کے واسطے سے اپنی
امت کیلئے طلب مغفرت فرماتے ہین اس سے مجھے حیرت ہے کہ کون
ایک تمہارے سے افضل ہے پیغمبر خدا نے فرمایا ابن مسعود حق تعالی
نے مجھکو اور علی کو اور حسن و حسین کو اپنی نور عظمت سے دو ہزار سال
قبل پیدائش مخلوق پیدا فرمایا اوسوقت نہ تسبیح تھی نہ تقدیس بعد ازان
میرے نور کو شگافت فرمایا - اور اوس سے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا
اوس سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا اور علی عرش و کرسی سے
جلیل تر ہے تا آخر اس حدیث نورانی سے کالنور علی شاہق
الطور روشن ہے کہ حضرت رسول اور حضرت علی اور جناب حسنین علیہم السلام
باعتبار حقیقت و خلقت نورانیت باہمدیگر مساوی ہین اس سے
یہہ خیال نہ کیا جائے کہ مساوات خلقیہ مستلزم اسکو ہے کہ جو حضرت محمد مراتب

اربعہ ولایت و امامت و نبوت و رسالت رکھتے ہیں حضرت علی بھی
نبوت و رسالت رکھتے ہیں کیونکہ مساوات خلقیہ مستلزم اسکو نہیں ہے
اس لئے ظاہر ہے کہ بنی آدم سب کے سب مساوات خلقیہ رکھتے ہیں
اور نیز باعتبار حقیقت مساوی ہیں۔ پھر کس لئے تفاوت و تفارق
بین مراتب و مناصب وغیرہ میں رکھتے ہیں علاوہ بریں ایک ناگفتہ بہ
امر اس تقریر سے یہ ہے کہ سب کی خلافت مختص از آنحضرت ہے جیسا کہ حدیث نمبر ۔۔ میں
مذکور ہوا۔ پھر باہم دیگر مراتب و مناصب و مدارج میں کیوں فرق بین رکھتے
ہیں کیوں دیگر انبیا مثل جناب موسی و عیسی وغیرہ کے اولوالعزم نہ ہوئے

وافھموا ولا تغفلوا

(حدیث نمبر ۱۳)

کتاب حق الیقین بیان اثبات رجعت صفحہ ۳۵۲ چھاپ ایران میں نعمانی نے
روایت کی ہے حضرت امام محمد باقر سے کہ جب قائم آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام
باہر آئینگے خداوند عالم اون کی یاری کریگا۔ ساتھ ملائکہ کے۔ اول جو شخص
کہ اون سے بیعت کریگا وہ حضرت محمد ہوں گے بعد ازاں حضرت علی
آنحضرت کی بیعت سے یہ خیال نکریں کہ حضرت صاحب الامر بھی
نبوت و رسالت رکھتے ہیں ورنہ بیعت اوس شخص سے کہ جو
دارائے مراتب اربعہ مذکورہ نہو قبیح ہے اور مستلزم بیعت افضل
بمفضول ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ائمہ دوازدہ ہم ولایت
و امامت کے سوائے نبوت و رسالت رکھتے ہیں اس امر کو بنظر تعمق

جاننا چاہیئے کہ آنحضرت کا صاحب الامر سے بیعت فرمانا دو حال سے خالی
نہوگا یا معاذ اللہ۔ بلحاظ اپنی محکومیت و تابعیت کے بیعت فرمائینگے یا اظہار
کرنے شرافت و کرامت جناب صاحب الامر کی جو امت پر مخفی ہے بیعت
فرمائینگے - ان ہر دو صورت سے صورت اولی عقلاً و شرعاً و عرفاً کسی طرح
جایز ہی نہیں ہے اسلئے کہ کوئی پیغمبر اپنے وصی اور جانشین کا محکوم و تابع نہیں ہو سکتا
بلکہ وصی محکوم و تابع اپنے پیغمبر کا ہوتا ہے اور یہی طریقہ حضرت آدم سے تا آنحضرت
ہر پیغمبر اور اسکے وصی کے حق مین جاری رہا اور خداوند عالم اپنے طریقہ
کے خلاف نہیں فرماتا - چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ولن تجد لسنۃ اللہ
تبدیلا پس جبوقت صورت اولی متعذر ہوی تو لا محالہ صورت ثانیہ
متحقق ہوی - یعنے بیعت کرنا آنحضرت کا محض بنظر اظہار شرافت و کرامت
جناب صاحب الامر کے ہے جو عالم پر مخفی ہے بجز اسکے اور کسی جہت سے
بیعت آنحضرت کی نہیں اور اس بیعت سے لازم نہیں آتا کہ جناب
صاحب الامر دارائے مراتب اربعہ مذکورہ ہو کر من جمیع الوجوہ آنحضرت
کے مساوی ہوں۔ بالغرض اگر جناب صاحب الامر علیہ السلام بدون
تفاوت آنحضرت سے مساوات رکھتے ہوں - تو اس صورت مین بیعت
کرنا آنحضرت کا حضرت امام مہدی از دیسے کیا معنی - اور نیز ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہے اور مرجح جناب صاحب الامر مین کیا چیز ہے
جسکے سبب سے آنحضرت اپنے پوتے اور اپنے وصی سے بیعت فرمائینگے
جب مرجح ثابت ہوگا تو پھر مساوات قطعاً باطل ہوگی اور اگر کوئی
امر مرجح ثابت نہوگا تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی - اور دیکھو بدایۃ

باطل ہے پس ان صورتون کے باطل ہونے سے صاف معلوم ہو گیا کہ
کہ آنحضرت جمیع مخلوقات سے اور اپنے اوصیاء سے یقیناً افضل ہین
اور جناب آئمہ ہدیٰ کا مفضول ہونا اور تابع ہونا بآیات و احادیث سے
ثابت ہے چنانچہ سورہ انفال رکوع ۱۰ مین خداوند عالم فرماتا ہے یا ایہا
النبی حسبک اللہ و من اتبعک من المؤمنین
یعنے اے رسول کافی ہے تجکو خدا اور مومنین سے وہ شخص جو تیرا اتباع کرے
اور کتاب آیات جلی مین لکھا ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام اس آیت
کی تفسیر مین اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہے کہ یہ آیت جناب
امیر علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی۔ اور یہہ روایت تفسیر عمدۃ البیان
مین بھی موجود ہے اور تفسیر جناب اہلبیت علیہم السلام سے بھی یہی مفہوم ہوتا
کہ اس آیت مین مومنین سے مراد جناب امیر ہین اور یہ صاف ظاہر ہے کہ
جو اطاعت رسول کی آپنے کی ہے کسی سے وقوع مین نہین آئی۔ اور نیز
سورہ یوسف رکوع ۱۲ مین خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے قل ھذا سبیلی
ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی یعنے کہدے اے رسول
کہ یہ میرا راستہ ہے جسپر مین خدا کی طرف بلاتا ہون مین اور میری متابعت
کرنے والا بصیرت اور روشنی پر قایم ہین ان دونون آیتون سے جناب
امیر کا تابع رسول ہونا اور حضرت رسول کا متبوع ہونا ثابت ہے اور نیز جلد اول
کافی باب نفی الغلو صفحہ ۲۵۰ سطر ۱۷ مین مرقوم ہے باسناد عن ابن یزید
عن ھشام بن سالم عن الثمالی قال قال علی بن الحسین

کان علی واللہ عبداً صالحاً اخو رسول اللہ ما نال الکرامۃ من اللہ الا بطاعۃ للہ ولرسولہ وما نال رسول اللہ الکرامۃ من اللہ الا بطاعۃ للہ یعنے فرمایا جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے کہ علی واللہ شخص صالح اور برادر رسول اللہ ہیں نہیں پہنچے وہ جناب بزرگی کو مگر بسبب اطاعت خدا و رسول کے اور نہیں پہنچے رسول اللہ بزرگی کو مگر بسبب اطاعت خدا کے ۔

اور آیت وما یعلم تاویلہ الخ کی تفسیر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم راسخون فی العلم ہیں اور حضرت رسول صلعم سب سے افضل تھے ۔ اور یہ بات تفسیر صافی و آیات جلی سے منجلی ہے پس آیات و احادیث سے آنحضرت کا متبوع و افضل ہونا اور جناب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام کا تابع و مفضول ہونا ثابت ہوا ۔ پس باوجود افضل ہونے آنحضرت کے جناب صاحب الامر سے بیعت کرنا بغرض اظہار شرافت جناب صاحب الامر کے کوئی اور امر متصور نہیں ہو سکتا جیسا کہ آنحضرت نے بغرض اظہار جلالت جناب امیر ۔ جناب امیر کو خانہ کعبہ سے بتوں کو گرانے کے وقت اپنے دوش مبارک پر اٹھایا اور اسی طرح جناب حسنین علیہما السلام کو اپنے کاندہوں پر اور کبھی اپنی پشت اقدس پر آنحضرت سوار کر لیتے تھے اور بغرض اظہار مراتب جناب سیدہ علیہا السلام کا استقبال فرماتے تھے اور دست مبارک کو بوسہ دیتے تھے وانصفوا و احفظوا

ارباب بصیرت و بصارت اور صاحبان ایمان و ایقان پر مخفی نہیں کہ جناب ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے نبی و رسول تھے میں جناب

جناب رسالت مآب اور خود جناب ایمہ ہدیٰ سے احادیث کثیرہ وارد ہیں منجملہ اون کے اس کتاب مین چند حدیثین لکھی جاتی ہیں سـ۱ جلد سابع بحار صـ۲۷ سـ۱ مین سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب امیرالمومنین علیہ السلام صار محمد خاتم النبین وصرت انا خاتم الوصیین وصار محمد نبیا و رسولاً وصرت انا صاحب امر النبی یعنے محمد خاتم النبین ہوے اور مین خاتم الوصیین ہوا اور محمد نبی مرسل ہوے اور مین صاحب امر النبی ہوا۔

اس حدیث شریف مین جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا خاتم الوصیین ہونا جو مذکور ہے اوس سے کسیکو یہہ خیال پیدا ہو کہ جب جناب امیر علیہ السلام خاتم الوصیین ہیں تو امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے لیکر تا امام دوازدہم علیہ السلام یہ گیارہ وصی کیسے ہوے۔ جاننا چاہیے کہ خاتم الوصیین کا یہہ معنی ہے کہ جیسے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ خاتم الانبیا ہو کر نبوت انبیا کو ختم فرما دیے کہ قیامت تک بعد آنحضرت کے کوئی نبی نہو گا جیسا کہ ایت وماکان محمد الخ اور نیز احادیث کثیرہ سے ثابت ہے ایسا ہی جناب امیرالمومنین علیہ السلام خاتم و آخر اوصیا ہو کر وصایت اوصیائے انبیا کو ختم فرما دی چنانچہ جلد نہم بحار صـ۱۳۰ سـ۱ مین مرقوم ہے کہ نبی خاتم و آخر پیغمبران است و علی خاتم و آخر اوصیا۔ یہہ معنی ہے خاتم الوصیین کا اور ظاہر ہے کہ جب کوئی نبی نہو گا تو بالضرور کوئی وصی بھی نہو گا لہذا جناب امیر علیہ السلام خاتم الوصیین ہوے اور گیارہ امام علیہم السلام یہہ سب اوصیائے حضرت رسول ہیں نہ کسی دوسرے کے۔

سـ۲ جلد نہم بحار صـ۳۳ سـ۱۳ ابن عباس از رسول خدا روایت نمودہ

کہ آنحضرت فرمودند مطلع گردید خداوند عالم براہل زمین اختیار نمود وبرگزید مرا از برائے نبوت پس مرا پیغمبر خود گردانید ثانیاً مطلع شد براہل زمین برگزید از میان آنہا علی بن ابی طالب را پس او را امام گردانید بعد ازان امر نمود کہ علی را برادر و وصی و خلیفہ و وزیر خود گردانم یعنے ابن عباس نے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مطلع ہوا خداوند عالم اہل زمین پر پس اختیار کیا اور برگزیدہ کیا مجھکو واسطے نبوت کے پس مجھکو اپنا پیغمبر کیا۔ اس حدیث مین جو فقط ذکر نبوت ہے اس سے یہ خیال نکیا جائے کہ اور مراتب مثل ولایت و امامت و رسالت کے نہ تہی اس لئے جس زمانے مین آن حضرت نبی تھے اوس زمانے مین رسالت و ولایت و امامت بہی حضرت کو حاصل تہی مثل اور انبیا کے بتدریج مراتب حاصل نہین ہوے۔ ثانیاً مطلع ہوا اہل زمین پر پسند کیا درمیان سے اون کے علی ابن ابی طالب کو اور امام کیا بعد ازان حکم فرمایا کہ علی کو بہائی اور وصی اور خلیفہ اور وزیر اپنا کرون مین۔

۳۔ بحار جلد ۲۳ سے مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث طولانی مروی ہے تا اینکہ آنحضرت فرمودند شنیدم از پدرم حضرت محمد باقر علیہ السلام و او از پدرش حضرت علی ابن الحسین و او از حضرت امیر المومنین علیہ السلام از حدیث طولانی در بعض روایت خداوند عالم فرمودند اوجب و افضل فرائض از برائے انسان معرفت و شناختن پروردگار و حق معرفت آنست کہ خدا را یگانہ داند و بے ہمتا بعد از معرفت خدا واجب است معرفت رسول خدا اقل معرفت پیغمبر اقرار کردن

بر نبوت اوست بعد از معرفت رسول واجب است معرفت امام و افضل معرفت امام آنست که او را در جمیع صفات مثل پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ بداند بجز مقام و مرتبہ نبوت یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ سنا مین نے اپنے پدر بزرگوار سے اور وہ جناب اپنے پدر بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے اور وہ جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بعد رویت خداوند عالم مین فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ اوجب و افضل و فرایض واسطے انسان کے معرفت اور پہچاننا پروردگار کا ہے اور حق معرفت وہ ہے کہ خدا کو یگانہ جانین۔ اور سب سے پہلا بعد از معرفت خدا واجب ہے معرفت رسول خدا اور افضل معرفت اقرار کرنا نبوت پر اونکی ہے بعد از معرفت رسول معرفت امام اور افضل معرفت امام وہ ہے کہ اونکو پہچانا امام کو جمیع صفات مین مثل پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ جانتن بجز مقام و مرتبہ نبوت کے۔

حدیث (۴۹) ایضاً نہم بحار صفحہ ۱۳۰ سطر ۱۴ مرقوم ہے کہ نبی خاتم و آخر ہمہ پیغمبران است و علی خاتم و آخر ہمہ اوصیا بلافصل۔ از رسول خدا مرویست کہ فرمود رسول خدا من خاتم پیغمبرانم تو یا علی خاتم اولیا ہستی یعنے حضرت رسول سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین خاتم پیغمبران ہون اور تو یا علی خاتم الاولیا ہے۔

حدیث (۵۰) نہم باب بحار مطلب جوامع مناقب صفحہ ۱۵۰ سطر ۱۹ مین سلیم بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کی کہ جزو مرا از بہتر منقبتے کہ از رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ از برائے

شماست فرمودند که در غدیر خم مرا نصب نمود - بامر خداوند ولی گردانید و در حق من فرمود یا علی تو نزد من بمنزلہ ہارون ہستی در نزد موسی بجز مقام نبوت - زیرا کہ بعد از من دیگر پیغمبر مبعوث نخواہد شد یعنے اگر غیر از من پیغمبرا مبعوث میگردانید تو بودی آن پیغمبر یعنے جز و یکے مجھکو بہتر منقبت ہے کہ رسول خدا ہے واسطے تمہارے فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے غدیر خم میں مجھکو نصب کیا بحکم خدا ولی گردانا آنحضرت نے اور میرے حق میں فرمایا کہ یا علی نزدیک میرے بمنزل ہارون ہے تو نزدیک موسی کے بجز مقام نبوت کے سو اسطے کہ بعد میرے کوئی پیغمبر مبعوث ہنوگا یعنے اگر سوا میرے کوئی پیغمبر خداوند عالم مبعوث فرماتا تو وہ پیغمبر تو ہوتا -

حدیث (۶) نہم بحار صفحہ ۱ سے محمد بن حسین وجمع دیگر اصحاب از حضرت ابی عبد اللہ روایت نمودہ اند کہ آنجناب فرمودند کہ بخدا سوگند کہ شنیدم از امیر المومنین کہ فرمودند بحق خدا قسم کہ عطا فرمودہ است خدای تبارک و تعالی بمن نہ چیز کہ باحدے قبل از من عطا نہ فرمودہ است سوای نبوت - جلد نہم بحار میں مرقوم ہے کہ محمد بن حسین اور ایک جماعت اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا ان جناب نے بخدا سوگند کہ سنا میں نے کہ فرمایا امیر المومنین نے قسم بخدا عطا فرمائی ہیں خدای تبارک و تعالی نے مجھکو نو چیزیں کہ قبل میرے کسیکو عطا نہیں فرمائی ہیں سوائے نبوت کے -

حدیث (۷) جلد سابع بحار باب محمد ثون و مضمون صفحہ ۲۹ سطر ۳۵

حمران راوی سے وہ کہتا ہے اتی اتیت ابا جعفر فقلت الیس
حدثنی ان علیا کان محدثا قال بلی قلت من یحدثہ قال ملک
یحدثہ قال قلت اقول انہ نبی او رسول قال لا بل مثلہ مثل
صاحب سلیمان و مثل صاحب موسیٰ مثلہ مثل ذی القرنین یعنے حمران راوی
سے کہ میں عرض حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس عرض کی میں نے کیا نہیں فرمایا
آپ نے کہ بہ تحقیق علی محدث ہیں حضرت نے فرمایا ہاں۔ کہا میں نے
کون بات کرتا ہے اون سے فرمایا ملک کہا میں نے کہوں میں بہ تحقیق
علی نبی ہیں یا رسول ہیں فرمایا امام باقر علیہ السلام نے لا یعنی حضرت
علی نبی یا رسول نہیں بلکہ مثال اون کی۔ مثل صاحب سلیمان اور مثل صاحب
موسیٰ کے ہے۔ مثال اون کی مثل ذوالقرنین کے ہے

حدیث نمبر (۸) اس کتاب مذکور میں اور باب مذکور ص ۲۹۲ میں
نیز مرقوم ہے حمران بن اعین نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے
عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت علی محدث
ہیں۔ اور نیز دیگر ائمہ علیہم السلام بھی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا ہاں راوی نے
عرض کی انا اقول انہ نبی او رسول یعنے میں کہوں بہ تحقیق کہ علی
نبی ہیں یا رسول ہیں معصوم نے فرمایا لا بل مثلہ یعنے حضرت علی
نبی یا رسول نہیں ہیں بلکہ مثل نبی اور رسول ہیں اور مثل صاحب موسیٰ۔
اور ذوالقرنین کے ہیں صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے یوشع یا خضر
مراد ہیں جو نبی نہ تھے اور اسی کتاب اور اسی باب میں ہے کہ
راوی نے جب کہا کہ حضرت علی نبی یا رسول ہیں تو حدیث میں یہ لکھا
ہے کہ حرکت یدہ قال لا یعنے معصوم نے اپنے دست مبارک کو

حرکت دیکر فرمایا ہے

حدیث ۹

اور نیز کتاب سابع بحار صفحہ ۲۹۳ کے شروع میں ہے کہ یہی حمران بن اعین نے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ یا بن رسول اللہ صاحب موسی اور ذو القرنین سے کیون تشبیہہ فرماتے ہین تو ارشاد ہوا کانا عالمین ولم یکونا نبیین یعنے وہ دونون عالم تھے۔ اور نبی نہ تھے اور یہی حدیث شرح اصول کافی باب پنجاہ و سیوم باب فی ان الائمہ صفحہ ۵۵ سطر ۱۵ مین بھی قوم ہے

حدیث ۱۰

جلد سابع بحار باب ارواح التی فیہم صفحہ ۱۲ سطر ۱۸ عن حمران بن اعین قال قلت لابی عبد اللہ انبیاء انتم قال لا یعنے حمران بن اعین نے عرض کی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ انبیا ہیں فرمایا نہین پھر راوی نے عرض کی انک قلت انا انبیا یعنے بہ تحقیق کہ کہا آپ نے کہ ہم انبیا ہین امام علیہ السلام نے فرمایا لم اقل ذلک وکذب علی یعنے مین نے نہین کہا انبیا اور اوسنے جھوٹ کہا ہے اور یہ ہمارے مراد ہے کہ جسنے ہماری طرف سے ایسا کہا ہے اوس نے ہم پر تہمت کی ہے۔

حدیث ۱۱

جلد سابع بحار باب انہم علیہم السلام محدثون مفہمون والفرق بینہم وبین الانبیاء صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۲ علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں -

الفرق بین الائمة وغیر اولی العزم من الانبیاء والاوصیاء ان الائمة نواب للرسول لایبلغون الا بالنیابة واما الانبیاء وان کانوا تابعین لشریعة غیرهم لکنهم مبعوثون بالاصالة وان کانت تلک النیابة اشرف من تلک الاصالة وبالجملة لابد لنا من الاذعان بعدم کونهم انبیاء وبانهم اشرف وافضل من غیر نبینا من الانبیاء والاوصیاء ولا نعرف جهة لعدم اتصافهم بالنبوة الا رعاية جلالة خاتم الانبیاء یعنے مجلسی علیہ الرحمہ سابع بحار میں فرماتے ہیں کہ فرق درمیان جناب آئمہ ہدی و انبیاء اولوالعزم اور اوصیائے سابق کے تحقیق کہ آئمہ ہدی نائب رسول ہیں احکام الٰہی نہیں پہنچاتے ہیں مگر نیابتہ اور لیکن انبیا اگرچہ دوسرے پیغمبروں کی شریعت کے تابع ہیں لیکن بالاصالة نبوت پر مبعوث ہوتے ہیں اور نیابت آئمہ ہدی اشرف ہے اوس اصالت سے ضرور ہے واسطے ہمارے اعتقاد کہ نہیں آئمہ ہدی انبیا نہیں ہیں باوجود اسکے بہ تحقیق کہ آئمہ ہدی تمام سوا آنحضرت کے انبیا اور اوصیا سے افضل و اشرف ہیں - اور نہیں پہچانتے ہیں ہم عدم اتصاف بالنبوت کو اونکے مگر رعایت جلالت خاتم الانبیاء کے -

---

حدیث ۱۲

جلد سابع بحار باب نفی الغلو فی النبی والائمہ صفحہ ۲۴۶ سطر ۳۳ بعد حدیث بعد الالف جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں فمن ادعیٰ للانبیاء ربوبیۃ وادعیٰ للائمۃ ربوبیۃ او نبوۃ او لغیر الائمۃ امامۃ فنحن براء منہ فی الدنیا والآخرۃ یعنے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص ادعا کرے واسطے انبیا کے ربوبیت کا اور ادعا کرے واسطے ائمہ کے ربوبیت کا یا نبوت کا بس ہم بیزار ہیں اوس شخص سے دنیا اور آخرت مین۔

حدیث نمبر ۱۳

اسی کتاب اور اسی باب کے صفحہ ۲ سطر ۸ مرقوم ہے عن معلی بن خنیس قال قال ابو عبد اللہ یا عبد اللہ ابرأ ممن قال انا الانبیاء۔ یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے یا عبد اللہ بیزاری چاہتا ہون مین اوس شخص سے کہ جس نے کہا ہم انبیاء ہین۔

حدیث نمبر ۱۴

اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۲ سطر ۱۳ مین مرقوم ہے محمد بن مسعود عن عبد اللہ بن محمد بن خالد عن الوشا عن بعض اصحابنا عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انبیاء فعلیہ لعنت اللہ ومن شک فی ذالک فعلیہ لعنت اللہ یعنے فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے بہ تحقیق کہ جو ہمکو انبیاء کہے پس اوس پر لعنت خدا کی

اور جو شخص کہ ہمارے انبیا ہونیکا شک کرے پس اوس پر لعنت
خدا۔

حدیث نمبر ۱۵

اسی کتاب اور اسی باب صفحہ ۱۸۷ کے سطر ۱۲ میں مرقوم ہے عن
ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ یا ابا محمد ابرء ممن یزعم انا ارباب
قلت بری اللہ منہ فقال ابرء ممن یزعم انا انبیاء قلت بری اللہ
منہ یعنے فرمایا امام جعفر صادق نے بیزاری رکھتا ہوں میں اوس شخص
سے کہ جو گمان کرلے کہ ہم رب ہیں بیزار ہے اوس سے اللہ پھر فرمایا
اوس جناب نے کہ بیزاری رکھتا ہوں میں اوس شخص سے کہ جو گمان
کرتا ہے کہ ہم انبیا ہیں راوی نے کہا کہ اللہ بری ہے اوس شخص سے

حدیث نمبر ۱۶

نیز اسی کتاب یعنے جلد سابع بحار الانوار باب نفی الغلو فی النبی والائمہ
صفحہ ۲۵۰ کے سطر ۶ میں مرقوم ہے عن محمد بن الحسین و عثمان معا عن
محمد بن زیاد عن محمد بن الحسن عن ابن فضال عن ابی مالک
الحضرمی عن ابی العباس البقباق قال تدارء ابن ابی یعفور
ومعلی بن خنیس فقال ابن ابی یعفور الاوصیاء علماء
ابرار اتقیاء وقال ابن خنیس الاوصیاء انبیاء قال فدخلا
علی ابی عبد اللہ علیہ السلام فلما استقر مجلسہما قال فبداہما
ابو عبد اللہ فقال یا عبد اللہ ابرء ممن قال انا الانبیاء
یعنی کہا ابو العباس نے ابن ابی یعفور اور معلی بن خنیس ان دونوں میں
تذکرہ ہوا۔ ابن ابی یعفور نے کہا اوصیاء علما ہیں ابرار ہیں

التقیا ہیں اور ابن خنیس نے کہا کہ اوصیا انبیا ہیں حاصل یہہ ہے کہ
یہہ دونو حاضر خدمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہوے فرمایا امام
علیہ السلام نے یا عبد اللہ بن بزار یہہ ان اوس سے کہہ کہ جسنے ہمکو کہا
انبیا ہیں۔

حدیث نمبر ۱۷

شرح اصول کافی مطبوعہ نولکشور باب پنجاہ وسوم اصل باب
فی ان الائمۃ علیہم السلام صفحہ ۲۵۳ سطر ۱۲ مین مرقوم ہے قال ابو
عبد اللہ علیہ السلام انما الوقوف علینا فی الحلال والحرام
فاما النبوۃ فلا حاصل اسکا یہہ ہے کہ واجب ہے خلائق پر یاد کرے
جسکو وہ کرسکتے ہیں اور جسکو نہیں کر سکتے ہین پس لیکن نبوت نہیں ہے
یعنے ہمکو وحی نہین پہونچتی ہے جو ہم لوگ نقل کرین۔

حدیث نمبر ۱۸

شرح اصول کافی باب مذکور وصفحہ مذکور سطر ۱۸ مین مرقوم ہے
سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ان اللہ عزوجل ذکرہ
ختم بنبیکم النبیین فلا نبی بعدہ ابدا وختم بکتابکم الکتب
فلا کتاب بعدہ ابدا الخ یعنے حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہین
تحقیق کہ اللہ جل ذکرہ نے ختم فرمایا تمہارے نبی پر انبیا کو پس کوئی
نبی بعد اونکے نہین ہے ابدًا اور ختم فرمایا تمہاری کتاب (قرآن)
پر کتب کو پس کوئی کتاب بعد اونکے نہین ہے ابدًا۔ اس حدیث سے

صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید خاتم الکتب ہے اور آنحضرت خاتم الانبیا ہیں قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی کتاب نازل ہوگی۔ ختم نبیکم النبیین کا معنی ختم کیا تمام کیا ہے اسی طرح ختم بکتابکم الکتب کا معنی ہے۔ اسی لفظ ختم سے خاتم الانبیا ہونا آنحضرت کا واضح ہے معنی انگشتر یا مہر وغیرہ نہیں کیونکہ فلا نبی بعدہ کا شل آفتاب نصف النہار کے اوس کو بتلا رہا ہے کہ آنحضرت پر نبوت ختم ہوگی۔ پس جس آیت اور حدیث میں خاتم النبیین کا لفظ ہے معنی اوس کا ختم کنندہ نبوت ہے نہ معنی مہر ہے نہ معنی انگشتر ہے نہ کامل جیسا خاتم الذاکرین وغیرہ میں خیال کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۹

کتاب شرح اصول کافی ص ۳۵۵ سنہ ۲ میں مرقوم ہے عن سدیر قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان قوما یزعمون انکم آلهة یتلون علینا بذلک قرآنا وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله فقال یا سدیر سمعی وبصری وبشری ولحمی ودمی وشعری من هولاء بریء الله منهم ما هولاء علی دینی ولا علی دین آبائی والله لا یجمعنی الله وایاهم یوم القیامة الا وهو ساخط علیهم یعنی سدیر جناب امام جعفر علیہ السلام سے عرض کیا کہ تحقیق ایک قوم گمان کرتی ہے کہ آپ خدا ہیں اور اوس پر قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے ہیں وهو الذی فی السماء اله وفی الارض اله امام علیہ السلام نے فرمایا اے سدیر میرا سمع و بصر اور پوست مرا

اور خون میرا اور گوشت میرا اور بال میرے اوس قوم سے بیزار ہیں اللہ بیزار ہے ان لوگون سے نہ ہن ہیں یہہ لوگ میرے دین پر اور نہ میرے آبا کے دین پر قسم ہے اللہ کی نہیں جمع کرے گا اللہ مجھکو ان لوگون کے ساتھہ روز قیامت مگر یہہ کہ وہ غضبناک ہوگا ان لوگون پر۔ اسکے بعد ہی پیمبر نے

حدیث نمبر ۳

عرض کیا ہمنے ایک قوم گمان کرتی ہے کہ اسکے رسول پڑہتے ہیں ہم پر اسکو یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم فقال یا سدیر سمعی وبصری وشعری وبشری ولحمی ودمی من ہولاء براء وبرئ اللہ ورسولہ ما ہولاء علی دینی ولا علی دین آبائی واللہ لا یجمعنی اللہ وایاہم یوم القیامۃ الا وہو ساخط علیہم۔ سدیر نے کہا عرض کی مین نے حضور سے ایک جماعت ہے کہ دعوی کرتی ہے کہ آپ رسول ہیں اور سورۂ مومنون کی قرآن سے اس مضمون کی آیت پڑہتے ہیں۔ یا ایہا الرسل کلوا الخ پس فرمایا امام نے اے سدیر گوشت و پوست و خون و مو میرے اس قوم سے بری ہیں اور برات کی اللہ نے اور اوسکے رسول نے اس قوم سے اور یہہ قوم نہین ہے دین پر میرے اور نہ دین پر میرے آبا کے لیکن بخدا قسم کہ جمع نہین کریگا مجھکو اللہ ساتھہ انکے روز قیامت مگر اس حال پر کہ وہ غضبناک ہوگا اونپر

حدیث نمبر ۲۱

کتاب شرح اصول کافی باب مذکور کے صفحہ ۵۱ سطر ۲۵ مین مرقوم ہے
سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول الائمۃ علیہم بمنزلۃ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ الا انہم لیسوا بانبیاء ولا یحل من النساء ما یحل
للنبی فاما خلا ذلک فھم بمنزلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ یعنے راوی کہتا ہے سنا مین نے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے
اوصیاء رسول علیہم السلام مرتبہ رسول علیہ السلام مین ہین جمیع خصایص
رسول ہین - مگر یہ کہ اوصیا نہین ہین پیغمبر اور حلال نہین ہے ان کو عورتون
سے وہ جو کہ حلال ہے واسطے پیغمبر کے اور اوسی کتاب کے باب
چہل و ہشتم باب ان اللہ عزوجل لم یعلم نبیہ علما الا امرہ
ان یعلمہ امیر المومنین یعنے نہین تعلیم دیا اللہ عزوجل نے
اپنے نبی کو کوئی علم مگر یہ کہ حکم فرمایا اونکو کہ تعلیم دین جناب امیر المومنین کو۔

حدیث ۲۲

کتاب شرح اصول کافی صفحہ ۲۲۰ سطر ۲۴ حدیث اول عن حمران
بن اعین عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان جبرئیل
علیہ السلام اتی رسول اللہ برمانتین فاکل احدیھما
وکسر الاخری بنصفین فاکل نصفا واطعم علیا علیہ السلام
نصفا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یا اخی
ھل تدری ما ھاتان الرمانتان قال لا قال اما الاولی
فالنبوۃ لیس لک فیھا نصیب واما الاخری

فالعلم وانت شاکی نیت الحدیث حمران بن اعین نے جناب
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا اوس جناب نے کہ
بدرستیکہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو دو انار
بہشت کے دیے پس اون دو انار سے ایک انار آنحضرت نے نوش فرمایا اور دوسرے
کے دو نصف کرکے نصف آنحضرت نے نوش فرمایا اور نصف علی کو کھلایا
بعد ازان فرمایا رسول اللہ نے انار اول نشان نبوت ہے نہیں ہے تمہارے
لیے اوس مین کوئی حصہ اور انار دیگر پس نشان علم ہے کہ تم شریک اوس مین
میرے ہو **حدیث ۳** ۴ شرح اصول کافی فارسی مطبوعہ نولکشور باب سوم
اصل کافی الفرق بین الرسول والنبی والمحدث ۲۹ ۱۳۰۲ صفحہ ۱۹ و ۲۰ مین جواب مین سایل کے
جناب امام محمد باقر علیہ السلام معنی رسول و نبی و منزلت امام کو ارشاد فرماتے ہیں
قال النبی الذی یری فی منامہ و یسمع الصوت ولا یعاین الملک
یعنی نبی وہ ہے کہ جو خواب مین دیکھتا ہے ملک کو اور آواز اوس کی سنتا ہے
اور بیداری مین فرشتہ کو نہیں دیکھتا ہے والرسول الذی یسمع الصوت
ویری فی المنام ویعاین الملک اور رسول وہ ہے جو خواب
بیداری مین دیکھتا ہے فرشتہ کو اور آواز اوس کی سنتا ہے قلت
الامام ما منزلتہ قال یسمع الصوت ولا یری ولا یعاین
الملک راوی نے کہا کہ منزلت امام کی کیا ہے کہ جو نہ نبی ہو اور نہ رسول
ہو۔ فرمایا کہ امام نہ خواب مین فرشتہ کو دیکھتا ہے اور نہ بیداری مین مراد
یہ ہے کہ بصورت فرشتہ نہیں دیکھتا ہے مگر آواز فرشتہ کی سنتا ہے
بیداری مین انتہی۔ **حدیث** ۴ کتاب اور اسی باب

سے سار شتہ کی اور یا منداسس فرشتہ کے آگاہ کرنے سے اس شخص یا کی

آو اور یا منداوس شخص کے جو کچھ جاتی ہے اوسکی صورت اوس کی

معلوم نہیں ہوتی ہے

حدیث ۳۵

جلد خامس بحار صفحہ ۔ میں مرقوم ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام بعد ذکر پیغمبر اولوالعزم فرماتے ہیں کہ لا تنسخ شریعۃ محمد الی یوم القیامۃ ولا نبی بعدہ الی یوم القیامۃ فمن ادعی بعدہ النبوۃ او علی بعد القرآن الکتاب فدمہ مباح لکل من سمع ذلک منہ یعنی شریعت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم قیامت تک منسوخ نہ ہوگی اور کوئی نبی بعد آنحضرت کے قیامت تک نہ ہوگا پس جو شخص کہ بعد آنحضرت دعوی نبوت کا کرے یا بعد قرآن کے کتاب کا دعوی کرے تا آخر حدیث۔

حدیث ۳۶

جلد سابع بحار باب الارواح التی فیہم وانہم مؤیدون بروح القدس صفحہ ۱۹۵ عن ابی جعفر الثانی علیہ السلام قال قال ابو جعفر ان الاوصیاء محدثون یحدثہم روح القدس ولا یرونہ یعنی فرمایا جناب امام محمد تقی نے فرمایا جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بدرستیکہ اوصیا محدث ہیں روح القدس اون سے کلام کرتا ہے اور اوصیا روح القدس کو نہیں دیکھتے ہیں

حدیث ۳۷

جلد تاسع بحار صفحہ ۳۵ میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہے بعد فرمودن انتقال نور باصلاب طاہرہ فرمودہ حضرت رسول از جابر

الخثعم فارسی سے روایت ہے کہ کہا اوس نے جناب امام رضا علیہ السلام
سے بہ تحقیق لوگ گمان کرتے ہیں بہ تحقیق کہ زمین پر ابدال ہیں پس
وہ کون لوگ ہیں ابدال حضرت نے فرمایا کہ راست کہا انھون نے ابدال
وہ اوصیا ہیں اللہ عزوجل نے گردانا ہے اوصیا کو زمین پر بدل انبیا اس لیے
کہ انبیاء کو اٹھا لیا اور اوسنے ختم کیا انبیا کو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ائمہ ہدی علیہم السلام انبیاء نہیں ہیں
بلکہ بدل انبیا ہیں۔ اگر ائمہ ہدی انبیا ہوتے تو بدل انبیا کیا معنی اور نیز
اذ ختم الانبیاء بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے کالشمس فی نصف
النہار ثابت ہے کہ خداوند عالم نے انبیا کو اٹھا لیا۔ اور نبوت کو تمام
انبیاء کی عام ختم ہوا انبیا آنحضرت کی ذریت طاہرہ کہ ہم نوالہ ہو یا غیر ذریت طاہرہ سے
بوجہ ختم نبوت آنحضرت محمد قیامت تک کے لیے ختم۔ فرمایا کہ اوصیا کے آنحضرت کو
بدل انبیا قرار دیا افھموا واحفظوا۔

حدیث ۳۰

سلیم بحار باب نفی الغلو صفحہ ۲۴۶ سطر ۳ الطیالسی عن فضیل بن عثمان قال
سمعت ابا عبد اللہ یقول اتقوا اللہ واعظموا اللہ وعظموا رسول اللہ
ولا تفضلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ احدا فان اللہ قد فضلہ ولا
تغلوا ولا تفرقوا ولا تقولوا ما لا نقول یعنے طیالسی نے فضیل بن عثمان سے
روایت کی ہے کہ قال کہا اوسنے سنا مین نے امام جعفر صادق علیہ السلام
سے کہ وہ جناب فرماتے تھے کہ ڈرو تم اللہ سے اور عظیم جانو اللہ کو اور
عظیم جانو رسول اللہ کو اور نہ فضیلت دو رسول اللہ پر کسی کو بہ تحقیق
کہ فضیلت دی ہے اللہ نے اون کو اور نہ غلو کرو تم اور نہ تفرقہ ڈالو تم

اور نہ کہو تم اوس چیز کو جسکو ہم نے نہاں کہتے ہیں

حدیث ۳۱

جلد سابع بحار باب ۱۵ سن ۳۳ باب جوامع تاویل ما نزل فیہم و نوادرها قوله عزّ و جل جعل الشمس ضیاءً و القمر نورًا ان المراد هنا بالضیاء نور محمد بان الله تعالی شبّه فی جمیع القرآن الرسول بالشمس و نسب الیها الضیاء و الوصی بالقمر و نسب الیه النور فالضوء للرسالة و النور للامامة ان الضیاء یطلق علی الضوء المنیر بالذات و النور علی النور المضیٔ بالغیر و لذا نسب النور الی القمر لانه یستفید النور من الشمس و لما کان نور الاوصیاء مقتبسا من نور الرسول و علمهم من علمه عبّر عن علمهم و کمالهم بالنور و عن علم الرسول بالضیاء یعنے علامہ مجلسی اپنی کتاب مذکور میں آیتہ مذکورہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ تحقیق کہ یہاں مراد ضوء سے نور محمد ہے بدرستیکہ اللہ تعالی نے تمام قرآن میں حضرت رسول کو شمس سے مثال دی ہے اور نسبت دی ہے طرف شمس کے ضیا کو اور وصی کو مثال دی ہے ساتھ قمر کے اور منسوب فرمایا ہے نور کو طرف قمر کے پس ضوء واسطے رسالت کے ہے اور نور واسطے امامت کے بدرستیکہ ضیا اطلاق کی جاتی ہے ضوء منیر بالذات پر اور اطلاق نور کا اوپر نور مضئ بالغیر کے ہوتا ہے اسی واسطے نسبت دیا گیا نور قمر کیطرف اس لئے کہ نور مستفید ہوتا ہے شمس سے۔ اور نور اوصیاء مقتبس ہے نور رسول سے اور علم اوصیا۔ علم رسول سے تعبیر کیا گیا ہے علم اور کمال اوصیا کا ساتھ نور کے اور علم رسول ساتھ ضیا کے تعبیر کیا گیا ہے

حدیث نمبر ۳۲

جلد سابع بحار باب انہم محدثون مفہمون والفرق بینہم وبین الانبیاء
صہ ۲۶ سطر ۱۵ عبد الرحمن سلیم بن قیس الشامی انہ سمع علیا علیہ السلام
یقول انی واوصیائی من ولدی مہدیون کلنا محدثون یعنے عبد اللہ نے
روایت کی ہے سلیم بن قیس شامی سے کہ کہا اوسنے تحقیق کہ سنا مین نے
علی علیہ السلام کو کہتے تھے بدرستیکہ مین اور اوصیا میرے میری اولاد سے
ہدایت یافتہ ہین تمام محدث ہین الخ

حدیث ۳۳

اسی کتاب اور اسی باب و صفحہ سطر ۲۳ مین لکہا ہے کہ زرارہ نے
جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اوس جناب نے
کان رسول اللہ رسولا و نبیا یاتیہ جبرئیل قبلا یعنے صحانا
بصورت خود یکلمہ ویرہ ویاتیہ فی النوم فاما المحدث فہو
الذی یسمع ولا یعاین ولا یوتی فی المنام یعنے آنحضرت رسول تھے
نبی تھے جبرئیل بصورت خود حضرت کے خدمت مین آتے تھے حضرت
سے باتین کرتے تھے اور آنحضرت اون کو دیکھتے تھے اور خواب مین
بھی جبرئیل آتے تھے پس لیکن محدث وہ ہے سنتا ہے اور نہین دیکھتا ہے
جبرئیل کو اور وہ خواب مین بھی نہین آتے ہین نیز اسی صفحہ کے سطر ۱۸
مین ہے کان علی محدثا یعنے حضرت علی محدث تھے۔
نیز اسی صفحہ کے سطر ۱۸ مین ہے کان علی محدثا یعنے حضرت
علی محدث تھے اور نیز اسی صفحہ کے سطر ۱۹ مین وفاطمہ کانت
محدثۃ ولم تکن بنیۃ یعنے حضرت صدیقہ طاہرہ علیہما السلام

محمد تو تھے اور نبی نہ تھے - اور اسی صفحہ مذکورہ کی سطر آخر میں محمد
عباس نے اور ... حضرت علی ابن الحسین سے روایت کی ہے
کہ فرمایا اوسی جناب نے کہ کل امام منا اہل البیت
محدث ہے یعنی ہر امام ہم اہل بیت سے محدث ہے

علاوہ ان احادیث کے بہت سی حدیثیں کتب معتبرہ عقاید وغیرہ
میں مرقوم ہیں کہ جناب ایمۂ اطہار علیہم السلام نبی و رسول نہیں ہیں بخوف
اطالت فقط تین حدیثیں ... لکھی گئیں وہ بھی اس خیال سے کہ
چند آیات و احادیث معتبرہ ... شمایل ایمہ ... ہوتے
کتاب ہذا میں لکھی ہیں اونکی معانی ... سے کہیں کسی کو ... شبہہ
اور خیال نہ پیدا ہو کہ جناب ایمۂ طاہرین انبیا و رسل ہیں اگر ... تو بسبب
بیان معانی واقعیہ وہ شبہات ذہنیہ اور وہ خیالات ... ہوگئے
ہیں مزید بران یہ تین حدیثیں بھی لکھدی گئیں کہ تا اطفال ...
اور مبتدیوں کے اذہان پریشان نہ ہوں اور بلا تاویل و تشکیک
اچھی طرح سمجھ میں آجاوے کہ ہمارے ایمۂ طاہرین نبی و رسول نہیں ہیں
اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت
و رسالت ختم ہوچکی ہے - قیامت تک کوئی پیغمبر نہ آنحضرت کی ذریت
طاہرہ سے ہوگا نہ غیر ذریت طاہرہ سے ---- اور یہی اعتقاد کل اہل
اسلام کا ہے اور یہی اعتقاد ہمکو رکھنا چاہیے - اور اسی اعتقاد پر
ہمارا خاتمہ بخیر ہو - آمین ثم آمین -

باب پنجم معاد میں

اس میں کئی فصلیں ہیں۔ فصل اول جاننا چاہئے کہ معاد لغت میں معنی بازگشت ہے اور یہاں مراد بازگشت روح سے ہے طرف بدن کے بعد مفارقت روح کے پس واجب ہے کہ اعتقاد رکھیں اس کا کہ خدا تعالیٰ تمام مردگان مستحقین کو روز قیامت زندہ فرماوے گا۔ واسطے دینے جزاے عمل کے اون کو جو دار دنیا میں کئے ہیں اور عقل بھی وجوب معاد پر دلالت کرتی ہے۔

بنا بر وقوع کے وعد و وعید یعنے ثواب و عقاب اور وہ موقوف ہے بازگشت روح پر طرف بدن کے اگر ایسا نہ ہوگا تو امر بطاعت و نہی از محرمات عبث ہوگی اور صدور عبث خداوند عالم سے محال ہے۔

اعادۂ ارواح کے متعلق دیگر کتب معتبرہ میں طولانی بحث مرقوم ہے اس مختصر میں اوس کی گنجایش نہیں۔ جاننا چاہئے کہ حساب و حشر عام واسطے کل حیوانات ناطق و صامت کے ہے اسپر آیت قرآنیہ ناطق ہے اور قول پیغمبر خدا بھی شاہد ہے کہ فرمایا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصاص لیگا حیوان بے شاخ
حیوان شاخدار سے - بلکہ محشور ہونگے بعض جمادات مانند اون
پتھروں کے جو عبادت کئے گئے بغیر از خدا اسی طرح محشور ہونگے
بعض اشجار وغیرہ اور قصاص کیا جائے گا اون سے اور دلیل قصاص
جمادات پر - قول خدا یتعالیٰ ہے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ۝ یعنے
بدرستیکہ تم اور جو کچھہ پرستش کرتے ہیں اون کی بغیر از خدا کے
سنگ وہیمہ ہے جہنم ہو تم البتہ تم جہنم میں وارد ہونیوالے
ہو - فصل جملہ اون چیزوں سے کہ اعتقاد اونکا واجب ہے گویا ہونا
اعضاء وجوارح کا ہے تا گواہی دیں اون اعمال پر کہ جو مکلفین نے
کئے ہیں جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یعنے وہ روز ہے کہ
گواہی دیں گے اوپر اون کے اون کی زبانیں اون کے ہاتہہ اون کے
پاؤں اون افعال پر کہ جو کرتے تہے - اخبار کثیرہ میں وارد ہے کہ بقعہا
زمین گواہی دیں گے اوس عمل کی کہ جو اونپر مکلفین نے کیا ہے اور
محشور ہوں گے دن اور راتیں اور ساعات اور ماہ وسال پس
یہہ سب گواہی دیں گے مکلفین کے عمل پر جو اون میں کئے ہیں -

فصل - اور واجب ہے اعتقاد رکھنا میزان اعمال کا - کیفیت میں اوسکی خلاف ہے بعض روایت میں ہے کہ میزان ذو کفتین ہے یعنے صاحب دو پلہ اور بعض روایت میں ہے کہ مراد میزان اعمال سے ولایت ائمہ دین علیہم السلام ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ میزان کنایہ ہے عدل حق تعالی سے - فصل - جملہ اون چیزوں سے کہ جن پر اعتقاد لانا واجب ہے صراط ہے اور وہ پل ہے کھنچا ہوا جہنم پر - اول اوس کا محشر سے متصل ہے اور صاعد ہے طرف جنت کے اور یہہ جسر تیز تر ہے دم شمشیر سے اور باریک تر ہے بال سے لیکن وسیع ہوتا ہے واسطے مطیع کے مثل وسعت مابین السماء والارض - اور تنگ ہوتا ہے واسطے عاصی کے بہ نہایت تنگی اور گذرنا خلق کا اوسپر موافق اون کے اعمال کے ہے - بعضے مثل برق خاطف کے اوسپر گذریں گے اور بعضے مثل دوڑانے گھوڑے کے اور بعضے مثل پیادہ چلنے کے اور بعضے ہاتھ اور پاؤں سے = فصل - واجب ہے اعتقاد رکھنا رجعت محمد و آل محمد علیہم السلام کا دنیا میں اور نیز واجب ہے اعتقاد حوض کوثر کا جسکے ساقی جناب امیر المومنین علیہ السلام ہوں گے اور واجب ہے اعتقاد شفاعت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا واسطے اہل کبایر کے جو آنحضرت کی امت سے ہیں -

اور واجب ہے اعتقاد دلانا نار و جنت پر اور سوال منکر و نکیر پر جو قبر میں کیا جاتا ہے

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب

قطعہ تاریخ از رشحات شیریں مقال نازک خیال جناب میرزا دلاور علی بیگ صاحب رفعت

کتابی از حقایق کردہ تالیف — کہ ہست او عالم و مداح الیق
پئے تاریخ فصلی گفت رفعت — صراط مستقیم دین بر حق
۱۳۲۴ ف

قطعہ تاریخ از طبع زاد شرف الاکابر فخر المعاصر شیریں سخن جناب میر دلاور علی صاحب دانش

زہے تالیف پاک مولوی مدّاح — صراط المستقیم آمدش با اہل دین
رقم زد بہر سال طبع آن دانش — بشد مطبوعہ تحقیق العقاید این
۱۳۳۳ ھ

قطعہ تاریخ از قلم جدت رقم شاعر شیریں سخن ماہر فن جناب علی جعفر صاحب جعفر

دے خدا مداح صاحب کو ثواب — جسکو بتلا دی ہے کیا راہ سوا
کہدے جعفر مصرعہ تاریخ طبع — رہبر جنت جمیعی ہے یہ کتاب
۱۳۳۳ ھ